صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۲	۹	نہی	تہی	۲۰۵	۷	اولہانی	اوٹہانی
۱۴۱	۵	آنگلی	آنکلی	۲۱۷	۸	پاون	پاؤن
۱۴۶	۶	ٹہرہی ہری	ٹیڑہی ٹیڑہی	۲۳۲	۵	قدتسبونگی	قدتبیونکی
ایضاً	۹	دوری	ڈوری	۲۳۸	۳	ہین	ہون
۱۴۷	۱۳	تبلی	طبلی	۲۴۰	۶	ڈالٹی	ڈالتی
۱۴۸	۴	تبلی	طبیلے	۲۴۹	۵	آب	آپ
۱۵۰	۱۲	بہپہی	بہجہنی	ایضاً	۱۲	حانکی	جانکی
۱۶۰	۱۲	کہاون	کہاؤن	۲۶۳	۷	لکلا	نکلا
۱۶۱	۶	ررو	زرد	۲۶۷	۱۲	رمر	رمز
۱۶۴	۱۳	یاسمین	یاسمن	۳۱۳	۲	بذاتی	بدذاتی
۱۶۸	۱۰	یاسمین	یاسمن	ایضاً	۵	بذات	بدذات
ایضاً	۱۲	زره	زرد	۳۱۵	۴	لو	تو
۱۷۹	۸	بجاتا	بچاتا	۳۲۶	۴	مہریرور	مہرپرور
۱۸۴	۶	چلاتا	جلاتہا	۳۲۸	۱۲	کرباہی	کرتاہی
۲۰۲	۴	خال	حال	۳۳۲	۱۰	جالی	جاکی
۲۰۴	۳	توفیر	توقیر	۳۳۳	۹	حال	جال
				۳۳۵	۱۰	حاتی	جاتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۵	دستیکیر	دستگیر	۴۶	۶	آب کوثر	آب گوہر
ایضاً	۶	من	مین	۵۴	۳	لکی	لچکی
۵	۱۳	دیکھی	دیکھتی	۵۵	۱۲	پاؤن	پاؤن
۷	۶	علیٰ	علیٰ	۵۷	۴	سبب	جب
۹	۵	سبکون	سبگون	۶۶	۵	بہی	بہین
۱۰	۸	آدب	اوب	ایضاً	۹	پاونگی	پاؤنگی
۱۱	۱	آزل	ازل	۶۷	۱۰	نارک	نازک
ایضاً	۱۰	جبگل	جنگل	۷۵	۷	بالسی	حالسی
۱۷	۳	کام	گام	۷۸	۱	اپ	آپ
ایضاً	۱۳	اوناکام	نہ اوناکام	۹۱	۱۰	گام	کام
۲۴	۹	تنک	تنگ	۹۴	۳	لیتاہی	لیناہی
۲۶	۷	پرہون	پڑہون	۹۵	۸	آب	آپ
۲۹	۳	لعلکون	لعلگون	۹۹	۱۲	برپا	پر یا
ایضاً	۴	کل	گل	۱۰۶	۹	تہی	بہی
۴۲	۹	بہ	پہ	۱۱۰	۱۱	بور	نور
ایضاً	۱۳	زرو	زرد	۱۱۵	۱	غمسی	غمگی

رتبہ کیا اس کی ساحری کو ہی | مرحبا ایسی شاعری کو ہے

آگی اختر دعا خدا سی کر | اور یہہ التجا خدا سی کر

مہر کی ہی یہہ روشنی جب تک | رات کی ہی یہہ تیرگی جب تک

جب تلک نور اس سحر مین ہی | جب تلک یہہ ضیا قمر مین ہے

ماہ پروین کی جب تلک ہی چمک | زہرہ اور مشتری مین یہہ جب تک

گردشِ ہر ستارہ ہی جب تک | بُرج بارہ ہین یہہ بروی فلک

جاہ و حشمت زیادہ ہو اوج | رہی یارب سدا ہمارا اوج

بڑہی ہر وقت اوج جاہ و سپاہ
تا قیامت رہی یہ دولت و جاہ

مہر پرور نی پہر کیا یہہ طور — گلشنِ جادو سی ہین فی الفور
یاسمن سی بہی پہر صفائی ہو — تینو مین ربط و آشنائی ہو
نہ کبہی عہد دوستی ٹوٹی — ہی جو آپس کی دشمنی چہوٹی
لایا دونو کو مہر پرور ساتہہ — نذرین دلوائین اونکو ہاتہون ہاتہہ
ہوئی خلعت غرض یہان اونکو — دین جواہر کی کشتیان اونکو
سب مین آپس مین اتحاد بڑہا — نشۂ دوستی زیاد بڑہا
زہرہ القصہ پہر معِ لشکر — داخلِ ملک ہو گئی آکر
ملکِ ذنبق کا قبضی مین جو تہا — شہر وہ واگذاشت اسکو کیا
جسطرح سی پہری پہر اونکی دن — پہرین اسطرح یارب اپنی دن
عشق اس مثنوی مین تہا جو بہرا — بحرِ الفت ہر اک نی اسکو کہا
خوب اعجاز اس بیان مین ہی — سحر اختر تری زبان مین ہی
رہی گا یادگار لطف زبان — کم فسونسی نہین یہہ نظم بیان
سنکی کہتا اسی زمانہ ہی — نظم یہہ تو نہین فسانہ ہی

زور کیا مجھہ شکستہ پا کا تھا　　فضل مجھہ پر میری خدا کا تھا
فوجِ ذہنوق کہان کہان یہہ اوج　　قطرہ مین اور وہ فوجِ دریا موج
اوس سی مین ہو گیا جو عہدہ برا　　شکر کرتی نہین ہو تم اسکا
گلشنِ جادو کی یہہ دولت ہی　　اوسکی باعث میری یہہ صورت ہے
شکر سی منہہ تو پہیر لیتی ہو　　اولٹی الزام مجکو دیتی ہو
مجکو بہاتی نہین ہی یہہ گرمی　　ایسی اچھی نہین ہی ہٹ دہرمی
نہین عاشق کو تنگ کرنا خوب　　نہین انصاف سی گذرنا خوب
حسن پر بس نہ اب غرور کرو　　آؤ مل جاؤ غصہ دور کرو
ماہ پروین بہت ہوئی معقول　　جو انہون نی کہا کیا وہ قبول
اب زیادہ کرو نہ مجکو خفیف　　آؤ گہر اپنی لی چلو تشریف
آگی ذہنوق نی بہی یہہ سمجہایا　　پہر جو شرم آئی کچہہ لحاظ آیا
لیکی اسباب و مال جادوگر　　ہوئی داخل طلسم مین آگر
ملکی زہرا سی خوب شاد ہوئی　　پہر خوشی فوج مین زیاد ہوئی

ہاتہہ کو باندہ کر یہہ کہنی لگا ۔ تیرا بندہ ہون دی جو چاہی سزا

راست اسمین ہی میرا کلام سمجہہ ۔ اوسکو لونڈی مجہی غلام سمجہہ

تیری ناخن کا ہی بڑا رتبہ ۔ تیری آگی ہی اوسکا کیا رتبہ

وہیان اسوقت ہی کہان تیرا ۔ مین تیرا پوست استخوان تیرا

مال کی تو مکان کی مالک ۔ جسم کی دل کی جان کی مالک

جب کہ تیرا ہوا پری سایہ ۔ پہر مجہی کسکا بہائی ہمسایہ

مجکو سودا ہی اپنا چہرا دیکہہ ۔ کسکا منہہ دیکہون تیرا تلوا دیکہہ

اپنی اس ناز اور ادا سی ڈر ۔ مجکو رسوا نکر خدا سی ڈر

ایسی باتونسی ہی کمال قلق ۔ چاک سینہ ہی اور جگر ہی شق

دیوی تجکو اگر خدا انصاف ۔ کر تو انصاف یار نا انصاف

اس مصیبت مین کیا بہلا کرتا ۔ یہہ نکرتا جو مین تو کیا کرتا

کونسی پہر تہی فتح کی صورت ۔ اس سوا اور تہی کوئی صورت

یہہ بہی فضل خدا ہوا مجہہ پر ۔ دوست دشمن کو کردیا مجہہ پر

لی نہ جاؤ مجھی تمہین اب جاؤ — بحرِ غمکی غریق کو نہ ستاؤ

بہتی ہین اشک میری بہنی دو — اسی دریامین مجکو رہنی دو

یاد وہ تمکو کرتی ہوویگی — جاؤ جاؤ وہ مرتی ہوویگی

گلشنِ جادو نام ہی اوسکا — ساحری خوب کام ہی اوسکا

مجکو دیکھی سی خار کہاویگی — مین جو جاؤنگی منہہ پہلاویگی

سحر مجہپر کریگی راہو نمین — کہٹکونگی اوسکی مین نگاہو نمین

تہرسی دلکی یہ لگی ہوویے — رشک کی آگ ہی بری ہوویے

سرسی پاتک یہ پہونک دیتی ہے — یہ وہ لو ہی کہ جان لیتی ہے

مجکو پہلو مین بیٹہی جب دیکہا — لہو آنکہو نمین اوسکی اوتریگا

آتی تہی ہر سخن سی رشک کی بو — لب پہ تہی شکوہ انکہہ مین آنسو

ایسی مچلی ہوئی تہی غصی مین — کہ نہ تہی وہ سنبہلتی غصّی مین

پہر پری ورنی جب دیکہا ڈہنگ — کسی صورت نہین ملا یکا رنگ

صورتِ جان لیا بغل مین اوسی — پہر لیسی آنسو اوسکی پاک گئی

ایڑیان رگڑین ہمتو غم مین پڑے
وہان غیر و نسی روز آنکھہ لڑے

پاؤن پہیلاکی سوؤ یار کی ساتھہ
اور ہم قید ہو وین غیر کی ہاتھہ

ملی سینہ سی یار کی سینہ
ہو وی مشکل ہمین یہان جینا

حسن کی اوسکی تم مزی لوٹو
اوسکی اوپر ستارہ سان ٹوٹو

قید مین ہم پہنسی تمہاری لیئے
نکلی آنسو نہ اک ہماری لیئے

پہٹی منہہ تمکو ہمکو صد رحمت
ایسی قول ایسی فعل پر لعنت

رشتۂ عشق وانس چہوٹ گیا
تمسی دل اب ہمارا ٹوٹ گیا

مرد تہی چار دن رہا نہ گیا
تمسی عورت کی بن رہا نہ گیا

حسن مین تو سلوک ایسا کیا
مجکو تمسی امید آگی کیا

جب خزان ہوگی یہ بہار حسن
نہین رہنی کی آپ یار حسن

نام بہی میرا پہر نہ لوگی تم
مجکو گہر سی نکال دوگی تم

تمکو کچہ لطف اتحاد نہین
آپکا مجکو اعتماد نہین

زیست کی اپنی دن یہ دکہہ بہر کی
گو شمین کاٹ دونگی مر مر کی

عشق مین میری جان دی تمنی — کیا نباہی یہہ دوستی تمنی
بات کرنی کی تو نہ تہی طاقت — دیکہتی تہی وہ یاس سی صورت
شربتِ وصل نی جو دی تسکین — ماہ پروین نی کہولین انکہین وہین
بخشی عناب لب نی یہہ تاثیر — سرخی خون کی رخ پہ تہی تحریر
بچ گئی جان ہجر کی تپ سی — ٹوٹا پرہیز بوسۂ لب سی
روبصحت مزاج پہر تو ہوا — اوسکا پہلو علاج پہر تو ہوا
گہٹ گیا سب مرض بڑہی طاقت — کچہہ کہ کچہہ دم مین ہوگئی صورت
درمیان شکوی کی سخن آئی — یاد وہ قصۂ کہن آئے
کہا اوسنی نہ کیجئی اتنی ہوس — دیکہہ لی الفت آپکی بس بس
غیر کی یہہ جو تمنی حالت ہی — ساری منہہ دیکہنی کی الفت ہی
تمسی امید ہوئی کیا مشفق — تم ہو نا مہربان و نا مشفق
دل لگا کر بہت مین پچہتائی — بدلی عزت کی ذلت اب پائی
حال ہو یہہ ہمارا خوش ہون آپ — ہم نہون اور غیر سی ہو ملاپ

نام باقی نہین ہی طاقت کا — غلبہ ہی ضعف کا نقاہت کا
مثل یعقوب عشق یوسف مین — رات دن روتی ہی تاسف مین
نرگسی انکھونکا وہ حال نہین — وہ نہین حسن و جمال نہین
ابروؤن مین کجی نہین ہرگز — بل نہین زلف مین کہین ہرگز
گل سا چہرہ وہ سرخ فام نہین — لب مین بہی طاقت کلام نہین
رگ گل سی جو تہی کمر باریک — بال سی بہی زیادہ تر باریک
بڑہ کی ناخن ہوئی ہین بدر کمال — پیچ در پیچ ہین گندہی وہ بال
حال ہر عضو کا ہوا ایسا — ہاتہہ پاؤنمین دم نہین گویا
تہی کلائی جو ہیر یسی شفاف — نیلی نیلی رگین عیان ہین صاف
رنج و غم سی اوسی توسل ہی — وہ ترقی گئی تنزل ہیی
مہر پرور نی جب بہت کی غور — کہا مشکل ہی اسکی زیست کا طور
جو ہین صندوق سی کیا باہر — غش سی جان اوسکی آگئی لب پر
مہر پرور نی جب تو دی آواز — ماہ پروین یہہ کیا کیا انداز

کہہ رہی تہی بگریہ و زاری ای اجل آکہ زیست ہی بہاری
خلق سی ہای دل ملول چلی فرقتِ یار مین ہمیشہ جلی
ضبط اسسی نہو سکا زنہار خوب یہہ روئی مثلِ ابر بہار
آنکہہ کی سوتی نی جو جوش کیا بہا دریا مین اشک کا دریا
گئی صندوق کی جو وہ نزدیک سر کو دی پٹکا کہکی وا ہی نصیب
جسپہ صدقی نثار رہتا تہا جسپہ میرا یہہ پیار رہتا تہا
ای فلک تو نی کیا کیا افسوس اوسکا یہہ حال کر دیا افسوس
یہہ بہی ہے گردشِ نصیب اپنی دوستی ہو گئی رقیب اپنی
جلد صندوق وا کیا اسنی کیا کہون دیکہا حال کیا اسنی
لب پہ مشکل سی آہ آتی ہی فقط ایک سانس آتی جاتی ہی
ناتوانیسی جان باقی ہے پوست اور استخوان باقی ہی
رشک نی بہی جلا دیا اوسکو عشق نی بہی گہلا دیا اسکو
ناتوانی سی ایسا ہی عالم کہ اوکہڑتا ہی بات کرنی مین دم

کہتی ہتی اوسکو میری کیا پروا
اوسکا معشوق سی ہی دل ٹہنڈہا

اسمین ذہنیت نی اوس سی آکی کہا
ہہ چلئی دریا سی پہرتہ دریا

کیجئی غواصی جلد جستی سی
موتی بطنِ صدف سی تا نکلی

اوس دُرِ عصمت و شرافت کو
بحرِ ذخار سی نکال ہی لو

منقضی ہو چکا ہی وعدیکا دن
وہ جو مرجائی تو یہہ ہی ممکن

جلد چل کر نکال لاؤ اوسی
آبیاریسی اب جلاؤ اوسی

کہا اسنی کہ عین بہتر ہے
حاضر اب اس پہ مہرپرور ہی

گیا کہون بات مہرپرور کی
سحر کی اوسنی سب مہم سر کی

گیا دریا مین لیکی جبکہ انیس
دیکہا ایک موتیکا مکانِ نفیس

کہ مکمل ہی سحر سی طیار
خیرگی آنکہہ کرتی ہی ہر بار

چاہئی جو جہان تکلف ہی
ہر طرحکا وہان تکلف ہی

ایک صندوق جو نگارین ہے
اوسی مین قید ماہ پروین ہے

کرتی ہی ہای ہای آہستہ
آرہی ہی صدا ای آہستہ

اوسطرف خواہش کنار و بوس — پانچون بیٹھی تہی اسطرف خاموش
اوس لعین کو نسوجہا اپنا مآل — ہر گھڑی مین ہی اور ہی گھڑیال
الغرض اوسکو جال مین کہینچا — وہ پہنسا جب ایدہر سی کہینچ لیا
جا لگی کانٹی نی کیا یہہ غضب — چہیدی مچہلی کیطرح دونو لب
ایسا کانٹا لگا نڈہال ہوا — بی چہری کی گلا حلال ہوا
بہولا سب سحر و ساحری اپنی — سر و پا کی بہی کچہہ خبر نرہی
نکلا خشکی پہ جب تریسی وہ — سخت مضطر تہا بی پریسی وہ
لب تو تہی بند سحر کیا کرتا — جان کی اپنی تہا دعا کرتا
لاکہہ تڑپا یہہ حال مین اوچہلا — خوب اسکا سبہون نی سر کچلا
آیا ذبنق پہ ئی مبارک باد — مہر پرور کا دل کمال تہا شاد
ماہ پروین کو قید مین تہی یاس — نہ تو مونس کوئی رفیق نہ پاس
دلسی کہتی تہی ای خدای کریم — بہیج یاور کہ ہون کمال سقیم
مہر پرور سی رکہتی تہی وہ ملال — سن چکی تہی تمام اوسکا مآل

ماہ پروین کا حال تہا تغیر	کہتی تہی دلسی واوہی تقدیر
گہتی تہی کچہ نہین بن آتی ہی	جان بہی آبرو بہی جاتی ہی
یا خدا نامہ چار سو نہ ہو جاے	جان یہ جاے آبرو رہ جاے
نہین معلوم ہای مجکو یہان	مہر پرور پہ کیا بنی ہی وہان
مجہسی غفلت کی اسقدر اونی	میری ابتک نہ لی خبر اوسنی
مر گیا ہای یا گیا گذرا	نہین معلوم حال کیا گذرا
موت کی میری اب ہی طیاری	رحم کر رحم خالق باری
بحر غمسی کمال حیرت سی تہے	زہر زہرا کی دلکو فرقت سی تہے
ہنستا پہرتا تہا بہ طرف شہبال	شاد تہا اپنی دلمین بد افعال
پانچون پہنچی وہ تہ مین دریا کے	ایک گوشہ مین چہپ کی پس جا کے
تاکہ وہ ائی جال مین مردود	قبضی مین کیچی گوہر مقصود
سحر کا پانچون نی بچہایا جال	ہوا شہبال کی لئی جنجال
باہر آتا تہا وہ خوشی کی ساتہہ	کہ وصال اب ہی اوس پری کی ساتہہ

خاک اس عیش جاودانی پر
خاک ہی ایسی زندگانی پر

کہا ذنوق سی اب ہی کیا تدبیر
بولا چلئی یہان سی بی تاخیر

تہ دریا مین تمکو پہچا وون
اوس ستمگر کی شکل دکہلا دون

لیجئی ساتہہ چار سو ساحر
ہو وین وہ خوب سحر سی ماہر

نہ کسی اور سمت جانی دین
اسکو سب جاتی ہی پکڑ لیوین

کس لئی سحر سی ہی وہ غافل
واقف حال وہ نہین جاہل

جب وہ باہر کہین کو جاتا تہا
قید مین اوسکو چہوڑ آتا تہا

کرتا تہا اس شدید قید مین بند
جس سی ہوتی تہی اوسکی جی کو گزند

کیا کہون مین کہ یہہ کہان آئی
دم مین مشکل ہوا یہان آئی

جب کہ ساحل پہ شہر جا پہنچا
اب یہہ تہا قصد دیکہئی دریا

ساحری مین جو تہی بہت بیباک
چار شخص اونمین تہی بہت سفاک

گیا دریا پہ سبکو استادہ
پانچون تہ مین گئی وہ آمادہ

اوسکا وعدہ وہان تمام ہوا
وعدہ عمر یہان تمام ہوا

یہی تو صیغۂ محبت ہے / نہین فعلو نسی تجکو راحت ہے

نفی قول اب نہ کیجیو میرا / تو نی اثبات سی تو منہہ پہیرا

تمکن رہونگا ایذا پر / رنج ہوتا ہی امر بیجا پر

تیری اقرار پر کرونگا عمل / لن ترانی نہ پہر ہوتا ہو خلل

سمجھا یہہ وعدۂ ثقیل نہین / گو بہت ہی یہہ پکہہ قلیل نہین

ہین خفیف اپنی درد و غم کی جو دن / انکا کٹنا ہی ہر طرح ممکن

کہا اچہا مجہی گوارا ہے / تیری کہنی سی کب کنارا ہی

وعدی مین ایک روز باقی تہا / کہ خبر لی کی ذبوق آپہنچا

رفتن مہر پرور برای رہائی ماہ پروین وآوردن آن مع گلشن جادو و نرگس جادو و یکجا بعیش و عشرت بسر کردن

ساقیا جام وصل کا ہی دن / جام می بہر کی دی تو ہی ممکن

مہر پرور نی جب سنی یہہ بیچ / دلسی بولی کہ زندگی ہی ہیچ

ہوئی معشوق اس مصیبت مین / تم ہو مصروف عیش و عشرت مین

غیر انکار یہان نہین اقرار — روز و شب ہی یہم یہی تکرار
جب بہت تنگ اس سی آتا ہی — بر سرِ جنگ اس سی آتا ہی
ہوا اسکی وہ جنگ کا دری — نازنین رنج سہتی یہہ تا کی
ایک دن دل بہت جو تنگ آیا — ماہ پروین نی اسطرح سی کہا
نہین تجسی کنارا ہی مجکو — تجہہ سوا کون پیارا ہی مجکو
تجکو ہر دم جو مین کڑہاتی ہون — ناز و انداز یہہ دکہاتی ہون
اک مہینی کی اور دی مہلت — مجکو ایذا اندہی کسی صورت
بعد اسکی نہو گی پہر تکرار — مین تیری یار ہون تو میرا یار
سنکی یہہ دل مین اپنی شاد ہوا — دعوی دوستی زیاد ہوا
سمجہا یہہ ہی کہ مجہپہ مرتی ہی — فی الحقیقت کہ ناز کرتی ہیے
کہا اوسنی کہ اسپہ راضی ہون — حال ماضی پہ رنج کیون مین دون
ابتو مجکو ہی فکرِ استقبال — تیری اس امر مین نہین ہی ملال
تو تو اعلی ہی اور مین کم ظرف — عمر کی مینی تیری عشق مین صرف

اوسکی قبضی مین سب وہ سرحد ہے — سحر اور ساحری مین جو بد ہی

سحر پر اوسکو اپنی دعوی ہی — سار ہی وہ ساحرون مین یکتا ہی

نام شہبال اوسکا ہی مشہور — اوسکو اپنی کمال پر ہی غرور

ماہ پروین کا ہی وہ عاشق زار — زور اوسکا نہ چلتا تہا زنہار

ماہ پروین کی جو محبت تہی — اور زہر اسی اک عداوت تہی

کسی صورت نہ ہاتہ آتی تہی — اسکی بس اوسپہ جان جاتی تہی

ملنی کی اوسکی گہات کرتا تہا — شب کو دن دنکو رات کرتا تہا

یہہ بہی ہی قدرتِ قضا و قدر — چڑہی اوسدن وہ گہات کی اوپر

آیا بنکر وہان وہ مثلِ عقاب — لی گیا اوسکو بس اوٹہا کی شتاب

تہہ مین دریا کی اوسکو رکہا ہی — دخل اوسجا نہین کسیکا ہی

وصل کا روز اوسی طالب ہے — وہ ہی مغلوب اور یہ غالب ہی

کرنا روز اوسکی دلداری ہے — اور اوسکو ہی اس سی بیزاری ہے

روز وصلت پہ وہ ہی آمادہ — جان دینی پہ ہی یہہ استادہ

گلشن جیا دو ہی جو بیچاری لگی دعوت کی کرنی طیاری
مژدۂ فتح سبکو جا پہنچا ساتھ زہرا کی لشکر آ پہنچا
وہی فنبق کو تخت و تاج دیا پیشکش اوسنی پھر خراج کیا
حکم فنبق کو پھر بلا کی دیا ماہ پروین کا کچھ بتا و پتا
انکی بس کہنی کا بہانہ ہوا ڈھونڈھنی کو وہ خود روانہ ہوا
ساتھ تھی ساحران چابکدست سبکی سب تھی جوان چابکدست
شہر مین کوہ مین بیابان مین ڈھونڈھتا تھا ہر ایک زندان مین
ہفت اقلیم چھان ڈالی تھی کوئی جاگہ نہ اوس نی خالی تھی
پھرتا پھرتا کہان کہان نگیا تھی جگہہ کونسی جہان نگیا
بخرابی و محنت بسیار لگا ایک جا سراغ آخر کار
اوس جگہہ پر لگا تیا اوسکا نہ ہوا کا بھی ہو گذر جس جا
چین کی ہی قریب جو ماچین کہتی ہین لوگ اوسی جزیرۂ چین
ہی مہیب اور وہ نہایت قلب ہوش انسان ہو دیکھکر جسی سلب

پڑ گئی ایک طلسم مین ہلچل ‏ ‏ گئی نامرد و زن و بر و سی نکل

ہو گیا ساحرونکو خوف مصاف ‏ ‏ مہر نی کردیا وہ مطلع صاف

سب فنا ہتی نکو ئی تہا باقی ‏ ‏ ایک ذنبق ہی رہگیا باقی

مہر پرور نی گہیرا ذنبق کو ‏ ‏ کچہہ نہ بن آئی بات احمق کو

عرض کی باندہ کریہہ ہاتہونکو ‏ ‏ مجہہ گنہگار کا گنہہ بخشو

سب بڑا بول میری پیش آیا ‏ ‏ کیا تہا جیسا ویسا ہی پایا

دل ہوا پہر طلسم پر مائل ‏ ‏ ساتہہ لیکر اوسی ہوا داخل

یون کیا اوسکا پہر گناہ معاف ‏ ‏ جیسی بندی سی ہو مسلمان صاف

سیر کی پوچہا سارا حال طلسم ‏ ‏ کیا قبضی مین اپنی مال طلسم

لایا ذنبق بصدق دل ایمان ‏ ‏ ساری اون ساحرون نی پائی جان

پڑہی کلمی بہی لائی ایمان سب ‏ ‏ ہوی کافر وہان مسلمان سب

پہری باطل سی حق ہوا آگاہ ‏ ‏ کہا سبہ لا اله الا اللّٰه

نیک باتونکا سب کو تہا اقرار ‏ ‏ جا بجا مسجدین ہوئین طیار

چاہتی تہی کہ رد سحر کرین
بعد اسکی گلی پہ تیغ دہرین

کہ ہوا نعرہ مہر پرور کا
دم کیا بند ہر ستمگر کا

وہان ہر عیار کا ہوا نعرہ
گلشنِ جادونی کیا نعرہ

رخِ ذہنق پہ مردنی چہائی
اوس ستمگار کی قضا آئی

لیکی خنجر یہہ سب تعبے جا ہی پڑی
شیر روباہ ہو نیر بس آہی پڑی

سحر جو جو کی کرتی تہی ساحر
لوح کر دیتی تہی اونہین آخر

فکرِ سحر اسطرف بہت سی کی
یاسمن بہی شریکِ مہر ہوئی

نرگسِ جادو گلشنِ جادو
یہہ بہی دونو تہین یکدل و یکرو

نوگلِ جادو یاسمن جادو
فوج سی لڑتی تہین بہم یکسو

جابجا قربان اوسپہ کرتی تہین
اسکی بدلی وہ آپ مرتی تہین

برق رفتار کو جو ہوش آیا
مینہہ وہان پتہرونکا برسایا

ہوکی خنجر بکف جدہر کو پہرا
ایک دو چار کو گرا ہی دیا

دو کی خنجر سی گرچہ کام ہوئے
لوح سی سیکڑون تمام ہوئی

قفل کہولا جو دل مین یہہ کہکر — لوح لی اور دو لی خنجر
غائب ان سبکو کر لیا پنہان — تا کہ ہرگز نہ دیکہی کوئی وہان
اوس جگہہ سے چلی بصد تعجیل — کہ رہی تہی کمال بات قلیل
ساحرونکا تہا ازدہام جہان — اونہین آبیٹہی یہہ بہی دونو وہان
ماہ پیکر چہپا وہ ذرونکی فوج — مہر کا آسمان پر ہوا اوج
چہپا تارونکی ماہ لیکر فوج — مہر کا ہوگیا فلک پر اوج
ہوا ذبنت بہی آکی داخل بزم — ٹہرا اوس نابکار کا یہہ عزم
کہینچی قتل مہر پرور کو — چہوڑی پہر نہ سارے لشکر کو
مہر پرور کا جب قفس آیا — اور عیار کو بہی بلوایا
کہا فرصت نہ انکو لینی دو — گلشن جادو کو بہی قتل کرو
یاسمن نے جو دیکہا یہہ انداز — رنگ پہر ہی سے کر چلا پرواز
صبر و ہوش و حواس جانے لگی — غش پہ غش اوسکو غمسی آنے لگی
ساحرونکی صلاح یہہ ٹہہری — کہینچی انکی صورتِ اصلی

باہم

گیا پہلی تو اوسکو بزمی بستر | اور ٹہری نہ پہر وہان دم بہر
یکی عیارہ کو وہ دونو پہرین | جہان قمری ہتی اوسجگہہ وہ گیئین
آئین اسجا یہ دیکہا حال خراب | گوش زد ہو گئی نفیر خواب
گلشن جادو نی کیا یہہ طور | ہنجرہ قمری کا لی لیا فی الفور
آپ قمری کی بن گئی وہ شکل | اور اوسکی بنائی اپنی شکل
کہہ دیا دونو تم یہہ کام کرو | لوح جسجا ہو ڈہونڈ لو اوسکو
ہتہا جہان توشی خانہ ذنبق کا | خالی از کارِ عقل احمق کا
آئین دارو غہ کی یہہ باہم پاس | اور کہا تمکو کچہہ نہین وسواس
جاؤ ذنبق نی اب بلایا ہی | صبح کا وقت ہونی آیا ہی
دہوم ہی قتلِ مہرپرور کی | کرو طیاری جلد سب گہر کی
تم وہانسی جو پہر کی آؤگی | اسی جا ہمکو بیٹہی پاؤگی
جب کہ دارو غہ ہو گیا راہی | بات یہ انکی عقل نی چاہی
قفل صندوق جلد وا کیجی | لیجئی لوح مدعا کیجی

برق رفتار تہا جہان عیار | تہا پہنچی دونو یہ ساحرہ ایکبار

چوکی تہی ساحرونکی وہان جو شدید | آفت جانی کی تہی بہت تاکید

یہہ اودہر وہ دونو باتین کرتی چلین | پاؤن ڈر ڈر کی اپنی دہرتی چلین

چوکیدارون نی یہہ کہا جسدم | کون ادہر آیا ہی یہہ بولین ہم

دل مین اسوقت آیا اپنی بہی | دیکہی چلکی قید یونکو بہی

ایسی نادان تم بہلا کیا ہو | کیا نہین ہمسی تم شناسا ہو

ٹوکتی ہو بنی ہو دیوانی | ہم یگانی ہین یا کہ بیگانی

سمجہو وہ دل مین انسی بر نہین | اپنی ہم جنس ہین یہہ غیر نہین

سب یہہ بولی کہ آؤ آؤ تم | غصی مین آگی پہر نہ جاؤ تم

درِ زندان پہ پہر گئین دونو | دیر تک ہم سخن رہین دونو

کچہہ نہ ایسی جدا تہی جادوگر | ایسی سب آشنا تہی جادوگر

کر کی سب سی تپاک یکدیگر | کہنچی لی اور کہولا قفلِ در

نرگس جادو جب کہ در آئی | برز کی صورت اوسی نظر آئی

جبسے عیار چھوٹی وہ چھوٹی — اپنی دلبر سے تو مزی لوٹی

وہ ہی مجھسے شعور منند زیاد — سحر مین رکھتی ہی کمال سواد

جو کہی تمسی تم وہ کام کرو — اوسمین ہرگز نہ کچھہ کلام کرو

کہہ کی یہہ اوسکو جاکی لی آئی — خوب تدبیر اوسنی ٹہرائی

اپنی تبدیل اوسنی کی ہیئت — گلشن جادو کی بنی صورت

اور اوسی اپنی شکل پر لائی — خوب عیاری اوس سے بن آئی

آپ منظور قید خانہ کیا — گلشن جادو کو روانہ کیا

نوگل جادو نام تہا اوسکا — یہی عیاری کام تہا اوسکا

اوسنی خواہر سے پہر کہی یہہ بات — قید عیار ہی جہان ہیہات

پہلی سیدہی اوسی جگہہ تو جا — اوسکی شکل آپ بن کر اوسکو رہا

جبکہ عیار قید سے چہٹ جای — وہی کرنا جو کچھہ کہ تجکو بتای

چلین دونو وہان سے عیارا — سوی زندان غم قدم مارا

اوسی صورت سے گلشن جادو — ساتہہ اوسکی ہوی بنی بازو

قیس اوسکو اگر کیا لاے کے | مین بہی کچہہ سو رہونگی اب کہاکے
وہ نہو اور مین جیون ہیہات | عاشقی سی بہت یہہ دور ہی بات
اوسکی مین قتل کی خبر کو سنون | چاہئی جان پہلی اوس سی دون
جب تو زحمت ہی عشق کو میری | ورنہ عاشق مین یون تو بہتیری
نرگس جادو نی سنی جو کلام | غم سی روئی کمال وہ ناکام
کہا اوسنی کہ کیا یہہ کہتی ہی تو | خیر ہی تجہکو گلشن جادو
وہ سلامت رہی تیرا دم ہو | ملکی تو اوس سی شاد و خورم ہو
یہی ہی وقت آڑہی آنیکا | دن ہی الفت کی یہہ دکہانیکا
ہم تم اک روح اور دو قالب مین | ساحر آگاہ اس سی تو سب ہین
تیری جینی سی زیست میری ہی | جان تو ایک میری تیری ہی
ایک مین ایک میری خواہر ہی | مجہسی خوبی مین لاکہہ بہتر ہے
باطنی تجہسی اوسکو الفت ہی | تیری عاشق بدل نہایت ہی
اوسکو جاکر ابہی مین لاتی ہون | ایسی عیاری اب بناتی ہون

زن

سنکی یہہ حال جان کہوتی تہی — آٹہہ آٹہہ آنسو ونسی روتی تہی

سوجہتی تہی نکوئی بہی تدبیر — کہ رہا ہو مسلسل زنجیر

کہتی تہی کون انہیں چہوڑائیگا — کون دونوں کی جی بچائیگا

تہا جو عیار اوسکا عاشق زار — ہاتہہ پاؤنسی وہ بہی ہی لاچار

جتنی ساحر کہ تہی مع ذنبق — اونکو کچہہ اوسکا غم نہتا مطلق

تہی مصمم وہ اس ارادی پر — شہرونکی جمع کیجئی جادوگر

جمع ہو ساحرونکا جب میلا — کیجئی قتل اونکو بس اوسجا

اس اذیت سی قتل انکا ہو — رنج ہو ماہیان دریا کو

ہووی مرغان دشت کو عبرت — کوئی ایسی نہ پہر کری حرکت

گلشنِ جادو سنتی تہی جو حال — دل دہڑکتا تہا اسکا غمسی کمال

نرگسِ جادو پاس جب آئی — دیکہہ کر روئی اسکی تنہائی

بولی رو رو کی پیٹ کر سر کو — دیکہون کسطرح مہرپرور کو

راتکی رات وہ تو مہمان ہی — قتل کا اوسکی صبح سامان ہی

ہنسکی بولی ابہی تو آتی ہون — کب تمہین چہوڑکر مین جاتی ہون
دی صدا لوگونکو کہ جلد آؤ — چور پکڑی ہین دونو لی جاؤ
لوگ آئی انہین پکرنی کو — اوٹہی کس بات پر یہہ لڑنی کو
ماہ پروین کی ہات پکڑی گئی — طوق و زنجیر مین یہہ جکڑی گئی
نشہ سب ہوگیا ہرن انکا — تہا گلا قابل رسن انکا
بیٹہی دام مین پہنسی دونو — روئی اتنی نہ پہر ہنسی دونو
سنا ذنبق نی جب یہہ حال انکا — کیا جاکر بتون کو پہر سجدا
گلشن جادو کو خبر یہہ پہنچی — مرگئی سنکی وہ تو جیتی بچی
یاسمن نی جو یہہ خبر پائی — وہ کلی کی طرح سی مرجہائی
پاس ذنبق نی اپنی بلواکر — سحر کچہہ پڑہ کی پہونکا دونو پر
ہوگئی پہر تو جانور دونو — بز کیا اسکو فاختہ اوسکو
شاہ ذنبق تہا زہرہ کو غم تہا — عید ادہر تہی ادہر محرم تہا
قید مین تہی جو گلشن جادو — اسقدر ہو رہی تہی بیقابو

بولا غازی کہ مین نہ ٹالونگا — ایک دم مین مین مار ڈالونگا
کہا مہوش سے پہر بلا کی شتاب — کرو طیاّر کہانی کا اسباب
مئی گللون کی بہی ہو طیاّری — بعد مدت ہی آج میخواری
برق رفتار سے بلا کی کہا — گرم آئی ہو ٹہنڈی ہو تو ذرا
ساری کہلوائی جسم سے ہتیار — لوح بہی بس اوتار لی یکبار
بانی عیّاری کی تہی جو اوسکی — برق رفتار نے بس اوس سے لیے
آئی مہوش تو پہر سنایا شتاب — کر صندوق مین یہہ بند اسباب
لیگئی سب اوٹہا کی وہ بالکل — ایک ایک شی دیکہا کی وہ بالکل
مئی گلرنگ کا ہوا پہر دور — ہاتہہ گردن مین پڑگئی فی الفور
برق رفتار کو بہی پلوائی — عذر کی بات پکہہ نہ بن آئی
مست جب نشہ مین ہوئی وہ خوب — نہ رہی پاس طالب و مطلوب
اوٹہہ گئی وہ کسی بہانی سے — غم ہوا دل کو اوسکی جانی سے
کتنا کہتی رہی نہ جا تو کہین — میری دل کو تجہی سے ہی تسکین

آج کل تمکو جوش خون تو نہین ۔ فصد لو فصد لو جنون تو نہین
مہرپرور نی جب یہہ دیکہا حال ۔ حسن اور عشق مین ہی رنج و ملال
دل سی بولا کہ داغ کہاؤ تم ۔ یار روٹہا ہی اب مناؤ تم
لی بلالین گرا وہ پاؤن پر ۔ کہا تقصیر اب معاف یہہ کر
گو برا ہون پہ یار تیرا ہون ۔ سچ ہی تقصیر وار تیرا ہون
ہنسکی بولی گنہہ معاف کیا ۔ تمسی دل اپنا مینی صاف کیا
تمکو اسطرح بہول جاؤ تم ۔ اسکو کیا کہتی ہین بتاؤ تم
ہمتو غم مین یہہ اپنا حال کرین ۔ آپ اصلا نہ کچہہ خیال کرین
کیا ہوا امید بیوفائی سے ۔ دور ہی پاس آشنائی سی
کوئی شکوہ ہی زبان پہ کیا لائے ۔ آئی ہو راہ کی تہکی ماندی
مجکو اسبات کا ہی اندیشہ ۔ کہ نہایت ہی وہ ستم پیشہ
دیو ار تم جو آج آوینگا ۔ دیکہئی رنگ کیا وہ لاوی گا
دم ہمارا نکل نہ جای کہین ۔ تمسی تلوار چل نہ جای کہین

اور ہستانیاں جو ہوتی ہین ۔ آبرو جو کہ اپنی کھوتی ہین
بندی ایسی نہین ہی اودماتی ۔ رال میری نہین بہی جاتی
اب بہلا اور تو امید کہان ۔ دل کی تو کچھہ نکال لو ارمان
چلو تم جی تو اپنا بہلا لو ۔ کچھہ گریبان مین تو منہہ ڈالو
مین تو قائل ہون اس ڈہٹائیکے ۔ اور اس دیدی کی صفائیکی
یہہ تو کہتی ہین ہاتہہ دلپہ دہرو ۔ وہ یہہ کہتی ہی چوہنچلی نکرو
اور وسی گرمیان کرو صاحب ۔ ٹہنڈی سانسین نہ یون بہرو صاحب
پیار سی انکا چٹکیان لینا ۔ اور وہ ہتڑا اودہرسی چل جانا
اور کہنا یہہ تہا آداکی ساتہہ ۔ لوٹ جاوین خدا کری یہہ ہاتہہ
منہہ سی انکا ہی منہہ جو مل جاتا ۔ بس تہپیڑ یسی ہی جواب آتا
اور کہنا ملال سی کہ ہٹو ۔ آگ لگ جای ایسی باتونکو
سر جو رکہدیتی ہین یہہ زانوپر ۔ وہ ہٹاتی ہین مارکر ٹہوکر
کہتی ہی کیا یہہ غمزی لائی ہو ۔ خوب کچھہ تم مزی مین آئی ہو

اپنی دانست مین ڈراتی ہو — لو میری دل کو آزماتی ہو
پہلی جہجی مردوی حواس مین آ — یہہ کہنی ہیہ قوف کو دہمکا
گر لپٹنی کا اوسنی قصد کیا — غصی کی تیورونسی ڈانٹ دیا
خوب کہل کہیلی تم بلانی سی — اچہی چل نکلی منہہ لگانی سی
دیکہو کم بختیان نہ آ جائین — بس زیادہ نہ آپ اترائین
خوب آکر اودہم مچایا ہی — کیا مجہی مسخرہ بنایا ہیی
اتنا کرتی نہین پچہلا پہن — خبط مین مبتلا ہین کیا دشمن
خوب قابو کا وقت پایا ہی — کسکا اسدم خیال آیا ہی
مین گہر آنیکا پاس کرتی ہون — ورنہ کیا کچہہ مین تمسی ڈرتی ہون
مین بہی پہر کہنی پر جو آؤنگی — سیکڑون بی نقط سناؤنگی
یہانسی ذلت اوٹہاکی جاؤگی — بیحیا ہوگی پہر جو اؤگے
مجہسی ہونڈہی نہ اختلاط کرو — بہہ کہین اور ارتباط کرو
جنکو رغبت سی بیاہ لائی ہو — جنکی پہلو مین سوکی آئی ہو

مردوی دل مین اپنی کچهه شرما　　چل الگ ہٹ ذرا براے خدا

مین یهه سب جانتی ہون بذاتی　　کچهه تجهی شرم بهی نهین آتی

مجهسی پهر آنکهه چار کرتا ہی　　دیدہ و دانسته تو مکرتا ہی

تو بهی کیا جعل ساز ہی الله　　کس قدر مفتری باز ہی والله

اری او فیلسوف او بذات　　تیری آگی تو ہی قسم اک بات

تو بڑی چیز بهی اگرچه او ٹهاے　　تو بهی دل کو میری یقین آئی

تو دبای بغل مین ایمان ہی　　سر تو جهوٹا نکار حل قرآن ہی

اب تیری چل مین کب مین آتی ہون　　تجهسی خود لاکهون دم مین لاتی ہون

ایک تو شیفته تها وه گلفام　　جبکه اوسنی سنا یهه طرز کلام

اور بهی پس گیا وه مه پیکر　　شوق وصلت سی مضطرب ہوکر

جبکه اوسنی نکوی ڈهب پایا　　جان دینی په اپنی دهمکایا

بولی کس نازسی وه ماه لقا　　تو خدارا اس لای سچ کهنا

جان دینی په کیا دلیر ہی تو　　کسقدر زندگی سی سیر ہی تو

ماہ پروین کا میلا سا ہی لباس
ہو پریشان اور چہرہ اوداس

انکو آتی ہوئی جوبس دیکہا
منہہ پہبلائی ہوئی تہی منہہ پہیرا

رو دیو ابر پشت انکی طرف
جان ہونی لگی الم سی تلف

پاس پہنچی تو اور رنگ ہوا
غیظ سی سب بدل گیا نقشا

یہہ لگاتی ہین جب کہ اپنا ہاتہہ
وہ جہٹک دیتی ہی بس انکا ہاتہہ

زلف بل کہا رہی ہی جی بیکل
چین جبین پر ہی ابرو پر بل

چہیڑتی ہین ہنسی سی یہہ جتنا
اور روتی ہی غصہ سی وہ سوا

یہہ تو کہتی تہی میری کیا تقصیر
وہ یہہ کہتی تہی ہان میری تقدیر

یہی ہوتی ہین فعل انسان مین
منہہ تو ڈالو ذرا گریبان مین

فقری کیجئی یہہ جا کی اور کہین
یہان خوشامد پسند طبع نہین

چلو اتنی بناوٹین نکرو
ہٹو مجہسی لگاوٹین نکرو

یہہ کہین اور جا کی دم دیجئی
بس بس اب آپکی قدم لیجئی

کتنی بہولی ہین آپ تو واللہ
کوئی جانی کہ کچہہ نہین آگاہ

اس جگہہ سی مکان ہی وہ قریب — آئی تم خوب تہی نصیب غریب
مین یہان بہر سیر آتی ہون — روز بہلاکی انکو جاتی ہون
مل گئی مجہسی تم تو بہتر تہا — ماہ پروین کا بخت یاور تہا
چلئی تدبیر جلد کیجئی آپ — بچہڑی معشوق سی ہو آج ملاپ
برق رفتار کو بہی پیار کیا — اوسنی بہی حال آشکار کیا
وصل دلبر کی یہہ جو تہی پیاسی — لی چلی دونو کو وہ اوسجا سی
تہا مکان دور گو ہزار قدم — شوق سی ہو گیا وہ چار قدم
آنکہ آنمین یہہ جا پہنچی — جہان آنا تہا انکو آ پہنچی
مع عیار پہنچی جب اندر — ماہ پروین کا دیکہا حال دگر
جب مکان پر پڑی نظر اوسدم — نظر آیا وہ رشک باغ ارم
خوبصورت سا ہی وہ خانہ باغ — باغ جنت کو جس سی ہووی داغ
خوب آراستا تکلف سی — لطف ہر طرح کا تکلف سی
عیب مین سی نکلی اوسمین عیب — اوس پہ اطلاق خلد ہو لاریب

رہی تا دیر گریہ و زاری — پوچھنے کی پھر آ گئی باری
کیا مہوش سے جبکہ استفسار — اوسنے یون حال دل کیا اظہار
ماہ پروین ہے قید اسجا پر — آپکا غم ہے اوسکو شام وسحر
نہ تو کہاتی ہے اور نہ پیتی ہے — نام کے واسطے وہ جیتی ہے
دیو ارقم اوسے اوٹھا لایا — ساتھ اپنے مجھے بھی لے آیا
عاشقی اپنی وہ جتاتا ہے — رنج سے مارتا جلاتا ہے
طالب وصل ہے وہ بدکردار — حیلونسے ٹالتی ہے سو سو بار
آپ کی انتظار مین شب و روز — زیست کرتی ہے اسطرح دلسوز
آپ عالم مین ہون طلسم کشا — وہ رہے مورد جفا و بلا
خاک اس آپ کی محبت پر — پڑین پتھر بس ایسی الفت پر
دیو دن بھر اوسے جلاتا ہے — رات کو بے تمیز آتا ہے
اک پہر بھر یہان وہ رہتا ہے — وصل کو روز اوس سے کہتا ہے
ماہ پروین ہے جانسے بیزار — کرے کیا خاک وصل کا اقرار

حد سی افزون وہ شہر تہا آباد — تہا ہر ایک کوچہ چوک سی بہی زیاد
رات کی رات ہی مقام کیا — عیش و عشرت سی دن تمام کیا
ماری رنجون سی بی خلل نکلی — صبح کو اوس جگہہ سی چل نکلی
تہوڑی سی دور شہر کی باہر — ایک تالاب آیا انکو نظر
وہان مع یہہ ہاتہہ دونو دہونی لگے — اپنی اس بیکسی پہ رونی لگے
مع عیّار انکو کہینچ لیا — ایسی ڈوبی کہ کچہہ پتا نہ ملا
تہی جو غرقِ محیطِ غم دونو — نکلی یہہ ایکجا بہم دونو
دیکہنی کیا ہین سیرِ قدرتِ حق — نہ سنا تہا جو سانحہ مطلق
چلی آتی ہی اک حسین مہوش — آگیا انکو اس خوشی مین غش
ہو گئی شاد شاد شادی سے — مرتی ہتی سخت نامرادی سے
وصل محبوب کا پیام آیا — قاصدِ شوق تیز گام آیا
دوڑ کر اوس سی دونون گلی لپٹی — جیسی ملتی ہین یہ چہوٹی بر سونگی
سر سی پا تک بلائین لینی لگے — انکو لاکہون دعائین دینی لگے

اون بلاؤنکا لکہون گر احوال / سامعینونکو ہووی رنج و ملال

صدمی جب راہ کی کمال ہوی / توکہکی آشنائی حال ہوئی

نکلا یہہ لوح مین نہ گہبراؤ / صبر اور شکر سی چلی جاؤ

اسی در مین بڑی اذیت ہی / پہر غم و رنج سی فراغت ہی

کسی صورت نہ ہو مکدر تم / اس بلا کو بہی جہیلو سر پر تم

غم نہ کہاؤ جو رنج ملتا ہی / رنج کی بعد گنج ملتا ہیے

اسی در مین تو سانحی ہین عجیب / کہ بہانسی طلسم اب ہی قریب

جسقدر راہ مین کہ تہی غمگین / مطلب لوح سی ہوی تسکین

سبہکی ایذا سب آن پہنچی وہ / بر سر مطلب آن پہنچی وہ

دیکہو اب چرخ کیا دکہاتا ہی / کونسی دام مین پہنساتا ہی

سنئی کا نونسی ماجرا انکا / حال ہوتا ہی طرفہ کیا انکا

لائی آوارگی کہان انکو / چین اکدم نہو جہان انکو

ہوی یہہ ایک شہر مین داخل / طرف سیر دل ہوا مائل

سبکی مجری سلام ہوتی ہوئی — خندہ زن ہمکلام ہوتی ہوئی
دست بستہ جلو مین فتح وظفر — نصرتِ کردگار بازو پر
تزک قوا کو تہا روبرو اقبال — اور ادب جلو مین جاہ وجلال
ساعتِ نیک صبح کا وہ وقت — زہرہ و مشتری کا تہا وہ وقت
ہر پہر جو ماہ پارہ تہا — اوجِ اقبال پر ستارہ تہا
بخت و اقبال اوسکا یاور تہا — وقتِ ادبار ساحرون پر تہا
ساتہہ تہی اوسکی فوج صورتِ موج — لمحہ لمحہ ترقی پر تہا اوج
چار منزل رہی وہ فوجِ گران — پہر خدائیکی بندہ گئی سامان
فوج نی ایک جا مقام کیا — مع عیار آگی کو یہہ بڑھا
اتفاقات سی وہان پہنچا — کبہی انسان نہ تہا جہان پہنچا
سختیان کہینچی بر ملا سر پر — آئی کیا کیا نہ بس بلا سر پر
حرفِ شکوہ ذرا نہ لب پر تہا — صبر ہر رنج اور تعب پر تہا
متحمل بلا ید آفت پر — تہی مصیبت عجب مصیبت پر

مثل نوشہ سجی ہوئی وہ جوان | دل مین شوق عروس مرگ نہان
حسن و صورت مین ایک اک مہوش | خانہ جنگونمین قہر کی سرکش
سبزہ آغاز جو بنونہ شباب | سمن اندام عارض آتش تاب
صفدر روزگار و ضیغم وقت | رشک اسفندیار و رستم وقت
زیب جسم اونکی زیور آہن | زرہ و خود و بکتر و جوشن
چشم و ابرو کا قہر تیکھا پن | تیور آفت بلا کی وہ چتون
زیب دست ایک اک کی دستانی | بانک پن کی بندہی ہوی بانی
مئی جرأت کی نشہ مین یہہ چور | کٹ مرین جنگ زرگر مین وہ سور
بسکہ خلقت مین تہا فساد اونکی | خانہ جنگی تہی خانہ زاد اونکی
فتح و نصرت سدا رکابکی ساتہہ | اسلحہ بہی کس آب و تاب کی ساتہہ
برچہی ہاتہونمین سیفین ڈابونمین | بدر رخ ماہ نور کابون مین
دیکہنی ہی کی وہ سپاہ نہ تہی | اونکی تلوار کی پناہ نہ تہی
چوبدار اونکی تہی صدا ہر دم | عمر و دولت بڑہی قدم بقدم

جام بھر بھر کی کر سبو خالی — می سی مستون کو رکھہ نہ تو خالی
دور تھی یا ہین اب قرین طلسم — نظر آنی لگی زمین طلسم
در چارم کی فتح کی کدہی — آگی موسیٰ کی سامری ردہی
تینو درسی ہوا ہی ہنگامہ — کار اعجاز کرتا ہی خامہ
اسی جا قتل ہوتی ہین ساحر — سیر ہی اب طلسم کی آخر
مہر پرور یہا نسی جاتا ہی — سحر تازہ فلک دیکھاتا ہی
ہوا نقارہ کوچ کا یکبار — ساتھہ کی فوج ہو گئی ہوشیار
صبح کا وقت غل سواری کا — حوصلہ سب کو جان نثاری کا
جب کہ خورشید آشکارہ ہوا — مہر پرور ادہر سوار ہوا
داہنی بائین جب نقیب آئی — دور تھی ملکی سب قریب آئی
پیچھی پیچھی پری سوارون کی — غٹ کی غٹ تھی پری سوارونکی
پلٹنین وہ سجی سجائی ہوین — سب دم جنگ آزمائی ہوین
تیز رفتار وہ فرس توران — ساتھہ جنگی پہنچ سکی نہ گمان

ہر طرف کارِ تیغِ بُرّان تھا | لشکرِ ساحران گریزان تھا
کار سیفی وہ لوح کرتی تھی | سر سی بس پاؤن تک گذرتی تھی
گھر قتیلون سی بھر دئی سو | کشتونکی پشتی کر دئی ہر سو
کچھ نہ اون ساحرون سی بن آئی | بھاگتی بھاگتی جگہہ نہ سی ملے
الامان مونہہ سی کہتی جاتی تھی | ٹھوکرین کھاکی رہتی جاتی تھی
ایکدم مین وہ کی لڑائی سر | تیسری درکی پائی فتح وظفر
کوئی ساحر نہ پھر نظر آیا | ایک چرکا نہ جسم پر کھایا
تینون در سی ہوئی فراغت انہین | غم ہوا کافرونکو راحت انہین
اپنا اوس در پہ انتظام کیا | مع لشکر وہان مقام کیا

رفتن مہر پرور طرف در چہارم و گرفتار شدن و از مدد گلشن جادو و نرگس جادو رہائی یافتن و بر ذہق فتح یافتہ و آنرا مطیع خود کردہ برای تلاش ماہ پرورین فرستادن و خبرش یافتن

ساقیا جلد اب قدح بھر دی | مَی گلگون کا مجھکو ساغر دی

بعد لڑنی کی کچہہ نہین پہر نی — لوح یہہ ساحرونکی ہی سیفی
تیسرا اور بہی اب تمام ہوا — فتح کا اسپہ اختتام ہوا
جب ہوا آشنای مطلب لوح — کچہہ نہ سوجہا سوای مطلب لوح
تیر ترکش سی بس نکال لیا — اور کمانکو بہی پہر سنبہال لیا
پہر چلا گنبذ طلا کی سمت — پس نگہہ اوسکی ہتی خدا کی سمت
آئی جب تک کہ ساحرونکی فوج — پہنچا یہہ شاہ باز ہمت اوج
جب تلک ہو بلند اوسکی نفیر — چل گیا اسکی بس کمان سی تیر
وہ نشانہ مراد کو پہنچا — تیر گویا ہوا وہ تیر قضا
تاکا تہا اسنی جس قرینہ پر — لب سوفار بیٹہا سینہ پر
پہر وہان ایک شور برپا تہا — بلکہ شور نشور گویا تہا
ہوی ساحر وہان ہزارون جمع — کیا اون سبکو خوب قتل و قمع
نازنین نونہال جادو کو — ایک ہی ہاتہہ مین کیا بس دو
مہر پرور سی پہر چلی تلوار — تیغ کا منہہ تہا تیر کی بوچہار

جاگی پھر رنج و غم کمال ہوا
برق رفتار کو ملال ہوا

کہا ہر وقت آپ خوب لڑی
آپکی عاشقی پہ خاک پڑی

ہر جگہہ پہ پھسل ہی جاتی ہو
پیرہن سی نکل ہی جاتی ہو

لوح کو دیکھو ہوش مین آؤ
حسن پر پھول یون نہ تم جاؤ

ہاتہہ مین لی جو لوحکی تختے
بازکی آئی دم مین کم بختے

لوح نی دی خبر طلسم کشا
جلد اس گنبد طلا پر جا

جو سفید اسکی سینہ پر ہی نشان
مارو اوسجا پہ تیر اے نادان

کارگر تیر تیرا اگر ہوگا
قصہ طولانی مختصر ہوگا

نہوا کشتہ آج اگر یہہ باز
صاف تیری ہی قید کا انداز

ہد تون پھر غضب ہی تیری لئی
پھر غم و رنج سب ہی تیری لئی

ہو چکی کام باز کا جو تمام
اور بلوا ہو ساحرونکا عام

تیغ کو کر نیام سی تو علم
جو کہ انسی نہ خنک مین اوسدم

اسی جا انکا خاتمہ کردی
چین ہرگز نہ انکو دم بھر دی

گیا اپنا دماغ ہاتھہ سی بند ‏ اسلئی تا نہ پہنچی مجھکو گزند
ہر طرف کو اوڑا ای بیہوشی ‏ تا کری اونسی جا کی سرگوشی
ہین جو سرمست بادۂ غفلت ‏ اونکو تنبیہ ہو کسی صورت
عقل سی انکا ہوش خالی ہی ‏ یہی بیہوشی گوشمالی ہی
پہیلی بیہوشی کی جو وہ خوشبو ‏ پہنچی سبکی دماغ مین ہرسو
ہوئی بیہوش دم مین بزم کی بزم ‏ مٹ گیا اوس پری کی دلکا عزم
تہا جو وہ گنبدِ طلا پر باز ‏ اوسنی آنکہین جو نشہ مین کین باز
وہ پکارا کہ حافظانِ طلسم ‏ دم مین مٹتا ہی اب نشانِ طلسم
کام سارا بنا بگڑتا ہے ‏ بادشاہ ہو نسی دزد لڑتا ہی
کہیل سب ہی بگاڑتا عیّار ‏ فتنۂ خفتہ ہوتا ہی بیدار
ہاتھہ سی وقت آیا جاتا ہی ‏ بزم عیار یہہ مٹاتا ہے
برق رفتار نی جو دیکہا رنگ ‏ دل مین سمجہا کہ یہہ برا ہی ڈہنگ
نشہ کا بس فتیلہ پہیر ہو نکا ‏ [illegible] کرتا کی بیہوشی آیا

پھر تو اوس نازنین نی اوٹھکر ہاتھہ پکڑا کہ چلئی اب اندر
نشہ مین تھی جو اونکو بیخبری نرہا کچھہ بھی اونکو ضبط ذری
بی حواس اوبھی نشہ مین مدہوش برق رفتار کی تھی پر آغوش
نشئہ می سی بہکی جاتی تھی چلنی مین پاؤن لڑکھڑاتی تھی
تھین جو وہ عورتین کھڑی دوچار ہاتھہ اونکی تھی انکی زیب کنار
تھا جو عیّار وہ پشیمان تھا انکی فعلونسی سخت حیران تھا
برق رفتار کو ندامت تھی اسنی سب کچھہ کیا نہ ایک چلی
عورتین دل مین مسکراتی تھین اپنی جامون مین کب سماتی تھین
طور یہ تھا پری شمائل کا رتبہ ہاتھونکو تھا حمائل کا
لوح لینی کو بھی نکالی ہاتھہ اوسنی گردنین انکی ڈالی ہاتھہ
دیکھا عیّار نی جو حال شگرف مہر پرور کی زیست پر ہی حرف
اسکو ہرگز نکچھہ بن آئی بات کہئی موںہہ سی تو ہو برائی بات
بس کمر سی نکالی بیہوشی گرگئی اونکی طرف سی بیہوشی

مہرپرور نی جب سنا یہ مقال / بولی میرا یہی ہی عشق مین حال
تم تلک مین تو آنسکتا تھا / شکل اپنی دکہا نسکتا تہا
ہتی ملاقات وقت پر موقوف / آجکی دن پہ ہتی مگر موقوف
ایک کرسی خواص لی آئی / اور آداب وہ بجا لائی
اوس پہ بیٹھی بصد شکوہ و وقار / شکوی ہونی لگی ہزار ہزار
شکوہ آمیز ہوتی ہتی تقریر / دلپہ لگتی ہتی انکی تیر پہ تیر
جبکہ راز و نیاز خوب ہوا / بیچ سی پردۂ حیا ٹوٹا
لائی خوب اوسکو دام مین اپنی / سحر پایا کلام مین اپنے
ران پر انکا ہاتہہ پڑنی لگا / تیر مژگان بہی دل مین گڑنی لگا
بند شرم و حجاب ٹوٹ گیا / دل سی صبر و قرار چھوٹ گیا
ہی گفتگو ن سی آشنائی ہوئی / دختر رز سی کدخدائی ہوئی
عشق نی صیغہ دوستی کا پڑہا / بی حجابی پہ انکا ہاتہہ بڑہا
برق رفتار تہا مخل حجاب / مطلب دل کا وانہ پایا باب

سر پہ ڈہلکا ہوا ڈوپٹا ہے
زیست پر عاشقونکی بٹا ہے

ڈالیان بہی ہرین ہین پہولونکی
فتنی کی عطر سی بسین ساری

چارکونون پہ ہین خواصین چار
اونکی جوبن کی بہی نئی ہی بہار

سایہ کچہہ ہو چکا تو ڈہلتا ہی
دن جو تہوڑا ہی وہ بہی چلتا ہی

جو شجر ہین کہ چارون کونونکی
وہ منڈہی ہین نری تمامی سی

چار اونین قفس ہین بلبل کی
سو نوا سنج عشق ہین گل کی

ہلکی ہلکی ادہر تو صوت ہزار
اور ادہر اوسکی حسن کی وہ بہار

عقل حیران ہوی کہ وہ کیا ہی
قدرتِ حق کا ایک تماشا ہی

دیکہہ کر اونکو وہ ہوی مائل
گیا بس اوس پری کی ہاتہہ سی دل

ہنسکی بولی کہ آئی صاحب
شکل اپنی دیکہائی صاحب

آپکی دید سی ہین تہی مشتاق
اوٹہہ نسکتا تہا مجہسی رنج فراق

ہم تو یون جان آپ پر دیوین
آپ میری نکچہہ خبر لیوین

اس محبت کو کہئی ہین کیا
یون ستانا کسی کا ہی اچہا

دیکھہ کیا قدرت خدا ہی وہان / لطف کیا اور کیا بیان
بڑھ کی یکبار وہ گئی جو وہان / پایا نادر عجیب ایک مکان
سنگ مرمر کی دیکھی بارہ دری / پچی کاری ہی سب جواہر کی
بیچ مین اوسکی ایک چبوترہ ہی / جسکو لگتی نہین ہی کوئی شی
سب ہی کار مرصع اوسپر / ہی جواہر نگار سر تا سر
فرش ہی اوسپہ خز کا دیبا کا / کارخانہ ہی ساری دنیا کا
سارا اسباب ہی جواہر کار / چارون کونون پہ کرسیان مین چار
بیچمین پانچوین جو کرسی ہی / چرخ سی بہی زیادہ اونچی ہی
اوسپہ بیٹہی ہی ایک پری صورت / زہرہ خصلت ہی مشتری طلعت
سر سی پاتک بہری ہی زیور مین / پہیلی ہی حسن کی نئیا گہر مین
پاؤن پر پاؤن ہی دہرا اوسکا / سارا چہرہ ہی نازکی سی بہرا
پاؤن مہندی لگی وہ ہین اوسکی / شام مین جسطرح شفق پہولی
سرخ ہی پایجامہ چٹکی کا / دلمین لیتا ہی چٹکیان گویا

خوشنما ہی کمال خوش اسلوب — دلکو مطلوب طبع کو مرغوب

خوبصورت کمال موزون ہے — صورت گنبد فلاطون ہی

اسطرح ہی زمین پہ اوسکی چمک — ڈونگ جیسی کہ ہو حصار فلک

اوسکی چوٹی پہ بیٹھا ہی ایک باز — اوسکی منقار ہو رہی ہی باز

نالہ کرتا ہی جب بجوش و خروش — سنکی اوڑتی ہین ہر بشر کی ہوش

دیتا ہی صدا بشور و فغان — جس سے ہلتا ہی گنبد گردان

تا فلک جاتی ہی صدای فغان — یہی مضمون ہی صاف اوسی عیان

مہر پرور ادہر آتی پائی — نہ یہان سنئی زندہ جانی پائی

جب ہوا گوش زد یہہ سارا کلام — ہاہی سمجھی اب دیکھئی ہو کیا انجام

جان سینی مین ہوگئی بیکل — باز کو سمجھی اپنا گرگ بغل

لوح کو لیکی ہاتھہ مین لاچار — غور سی دیکھنی لگے ہر بار

اوسمین لکھا یہی نظر آیا — اسکی کہنی کو تو عمل مین لا

اسپ کو چہوڑ ساتھہ لی عیار — اسکی اندر کی جا کی دیکھہ بہار

صورت آئینہ صفا مین ہی
دخل کیا صنعت خدا مین ہی

ایسی موقع سی ہین شجر گنجان
جنکی خوشبو سی ہوئی تازہ جان

جانور لاکہون ہر شجر پر ہین
کلمۂ حق زبانکی اوپر ہین

دل پہنسا تا ہی پیچ سنبل کا
بلبلین بہر رہی ہین دم گل کا

جانور جو ہی خوبصورت ہی
رنگت اوسکی خدا کی قدرت ہے

سبکی ہر شاخ پر یہی ہی صدا
اسطرف آتا ہی طلسم کشا

لوح کی ہی کریم نی امداد
یہہ کریگا طلسم کو برباد

ساری باتین یہہ سنتی جاتی تہی
لب نہ ہرگز مگر ہلائی تہے

دلسی کہتی تہی طرفہ حیوان ہین
صاف گویائی مین یہہ انسان ہین

چلی جاتی ہتی چپکی یہہ خاموش
اوڑہی جاتی تہی ہر قدم پر ہوش

پر تکلف فضا وہان کی تہے
دم عیسی ہوا وہان کی تہے

دو پہر مین ہوا وہ میدان طے
بڑہی اگی تو دیکہی اوسنی شی

یعنی ایک گنبد طلائی ہے
جسکی تا آسمان رسائی ہی

شوکت و شان عجب دیکھاتا تہا | موچہون پر تاؤ دیتا جاتا تہا

طبع جو مائل شکار ہوئی | دشت مین اور ہی بہار ہوئی

ہاتہہ پر رکہکی سر ہرن آئی | نقد جان اپنی نذر کو لائی

جانور خود شکار ہوتے تہے | باز و بحری کی وار ہوتی تہی

اسطرحسی سواری جاتی تہے | ساتہہ باد بہاری جاتی تہی

راہ مین جو فقیر آجاتا | مال و زر بیشمار پاجاتا

اسقدر زر لٹا بلا تاخیر | ہوگئی شاہ راستی کی فقیر

ایک منزل تلک مع لشکر | آیا ہمراہ وہ بکر و فر

برق رفتار کو لیا ہمراہ | اور رکہہ کر خدا پر اپنی نگاہ

تیسری در کی سمت مونہہ موڑا | ساری لشکر کو اوس جگہہ چہوڑا

قدرت حق کی دیکہی آئین | در جو تہا نگار خانۂ چین

سحر دیکہا نہین اس آئین کا | گرد تہا جس سی سحر بہی چین کا

سامنی دشت لق و دق پایا | جا بجا ہر درخت کا سایا

لاکہہ کہتی ہے دوستدار اوسکو — کسی صورت نہتا قرار اوسکو
حال دیکھا جو یہہ شفیقون نے — دلکو بہلا لیا رفیقون نے
خوب سا انتظام پہر کرکے — دل مین آیا یہہ مہر پرور کے
چلیئے اب تیسرے ہی در کی طرف — سیکڑون ہوتی ہین عزیز تلف
پیشخیمہ روان کیا اپنا — کچھ اوسجا سے کردیا اپنا

رفتن مہرپرور طرفِ درِ سوم و نونہال جادو را کشتن و فتح نمودہ درِ سوم گرفتن

ساقیا بادہ خوار ہونے دیے — نشہ کا پہر خمار ہونے دیے
لیکی القصہ فوجِ جاہ و حشم — سب پہ احسان کئے بلطف و کرم
تیسرے در کی سمت راہی تہا — ساتہہ غازی ہر ایک سپاہی تہا
تاج کج سر پہ تہا زرادِشکوہ — غٹ کا غٹ گرد فوج کا انبوہ
ساتہہ سب اپنی پیشوا کی تہی — مورچہل دو طرف ہما کی تہی

ساحر آگاہ ہو گئی سارے ‎ — ‎ خون ہوئی کافر و مسلمان کی
سحر اور ساحری دکھاتی تھے ‎ — ‎ قتل مردود ہوتی جاتی تھے
لوح سی کچھ نہ زور چلتا تھا ‎ — ‎ دیکھہ کر اوسکو دم نکلتا تھا
خون تلوار سی ٹپکتا تھا ‎ — ‎ ہو نسکتا تہا کوئی عہدہ برآ
یُوں آخر کو اوٹھہ گئی سب کی ‎ — ‎ دبکی گوشو نمین ہر طرف دبکی
پاؤنکی سُدھ نہ ہوش تہی کی ‎ — ‎ کھیت تہا ہاتھہ مہر پرور کی
ہوئی مغلوب کافرانسی تمام ‎ — ‎ ہوا منصور لشکر اسلام
مورچی انکی بڑہ گئی آگی ‎ — ‎ دوسری درکو چھوڑ کر بہاگی
تیسری در پہ عاقبت جا لی ‎ — ‎ دوسرے در کو کر دیا خالی
یہہ بہی در انکو جب کہ ہاتھہ آیا ‎ — ‎ مال و اسباب خوب سا پایا
ماہ پروین مگر جو یاد آئی ‎ — ‎ جہڑی آنکھون نی مینہہ کی برسای
گلشن جادو کا بہی آیا خیال ‎ — ‎ تر ہوی جوشش اشک سی رومال
چہٹگیا تہا جو یار جانی سے ‎ — ‎ تنگ تہا اپنی زندگانی سے

کہنیچتی ہی کمر سی خنجر کو — جا نسی مار ا اوس ستمگر کو

حبشی پر بہی پہر علم کی تیغ — ضربتِ لوح مین کیا نہ دریغ

پیچہی سی پس غلام کو آکر — ماری ایک تیغ ہو گیا بی سر

ہوا انہینو نکا جب کہ کام تمام — پڑ گیا اوس مقام مین کہرام

ہو گیا شورِ دار و گیر وہان — ہر طرف تہی صدای آہ و فغان

آگ کی پہلی برسی انگاری — پہر پکاری یہ جادوگر ساری

ہوئی گلنارِ جادو آخرِ کار — وقنا ربنا عذاب النار

کوئی کہتا تہا ہو گیا اندہیر — یہی شمشاد جادو کا ہی ڈہیر

کوئی کہتا تہا گیا خزان آئی — مر گئی نو بہار جادو بہی

بس پہر پہر وہان شور رہا — بعد اسکی یہ پہر نظر آیا

خاک کا ڈہیر اور پتہر ہے — نہ تو وہ کوہ ہی نہ وہ گہر ہی

اسمین لشکر بہی سارا آپہنچا — دوسری در کو سامنی دیکہا

ہوا حملہ ادہر سی لشکر کا — قہر تہا نعرہ مہر پرور کا

بہولو پر یونکی تم نہ صحبت پر　　مطلبِ لوح پر کرو تو نظر
رہ گیا محو ہوتی ہوتی وہ　　جاگ اوٹہا یا کہ سوتی سوتی وہ
کچہہ بہانیسی اوسن سی ہوکی جدا　　مطلبِ لوح کو وہ پڑہنی لگا
اوسمین مطلب تہا بس یہی لکہا　　رہ خبردار اے طلسم کشا
حبشی کی جو آشنا یہہ ہی　　قتل کر اسکو بیوفا یہہ ہی
کشتہ مکار پر دغا کو کر　　ایک ہی ہاتہہ مین اسی دو کر
ہاتہہ سی یہہ اگر بچی زندہ　　پہر تو ہوگا کمال شرمندہ
برق رفتار ہی رہی ہشیار　　حبشی پر کرنی وہ لوح سی وار
خوبرو اور یہہ غلام جو ہی　　اس سی بدتر نہین ہی کوئی شی
ہیچ ہی اسکا کیجیو کام تمام　　کچہہ نہین اس مین صورتِ الزام
دیکہیو پہر یہان مزا کیا ہی　　دیکہنا قدرتِ خدا کیا ہی
پڑہ چکا جب وہ لوح کا مطلب　　ہوا آگاہ اوسکی حال سی سب
رفتہ رفتہ قریب جا بیٹہا　　ہاتہہ خنجر پہ اوسکا آ بیٹہا

آرزو ہی کبھی تو تنگی کی جا — میرا زانو ہو نیچے زانو کی
سرخ رنگین کی عندلیب ہین ہم — قمری ہین اوسکی قدِ دلجو کی
سنکی خوش چشمی کا تری شہرہ — نشی ہوتی ہرن مین آہو کی
اس فسونساز چشم سی تیری — سیکھین ساحر طرز تیو جادو کی

اوج پر ہی ستارہ ای اختر
رہتی ہو ساتھہ یار مہ رو کی

مئی گلگون کا دور دور رہوا — بزم کا پھر تو اور ہی طور رہوا
ہی سوا جو کہ خو برو اونہین — بنی ساقی وہ چارسو اونہین
دور مین آئی جام کی گردش — بھولی سب صبح و شام کی گردش
مہر پرور تک آیا جامِ بلور — آن بیٹھی بغل مین غیرتِ حور
مہر پرور کو شوقِ یار رہوا — برق رفتار ہوشیار رہوا
برق رفتار نی جو یہہ دیکھا — کہہ دیا کانین کچھہ آہستا
بھولی ہو تم مآل یاد رہی — درِ اول کا حال یاد رہی

پھر ہوا دورِ جام و صہبا کا | سر جھکا پیشِ جام مینا کا
شغل ہونی لگا جو گانے کا | دیا اختر کی اس غزل نی مزا

غزل

ہو گی دیوانی اوس پریرو کی | سخت پچتائی ہم بہت چو کی
نہ ابھی جاؤ سیر ہونی دو | آپ کی حسن کی ہین ہم بھوکی
ایک ہی وار مین تمام کیا | تیغ دو غضب تھی ابرو کی
دلِ صد چاک تجھہ پہ پیچ پڑا | شانی نی عقدی کہولی گیسو کی
تنگ تہا دل بہہ بد مزاج ہوا | نازا و ٹھانی سی یار بدخو کے
ہو پریشان کیون نہ اپنا مزاج | ہم ہین سودائی زلف کی بو کے
ہجر کی شب مین پھوکتی ہین | تکئی مشغل ہین میری پہلو کے
ہاتھہ ملواتی ہی مجھی حیرت | دیکھہ کر آینئی وہ زانو کے
اونکو جنت سی کام کیا ای حور | رہنی والی ہین جو تیری کو کی
تیغِ ابرو کا جو نشانہ ہو | خون الہی ہمیشہ وہ تہو کی

اسی کی ضد سی آشنائی کی　حبشی یار سی رسائی کی
کچھہ نہ پوچھو کہ اسنی جیسی کی　اسنی ایسی کی ہینی ایسی کی
اوس سی لذت مین سب اوٹھاتی ہون　اسکو اسطرح سی جلاتی ہون
برق رفتار نی کہا ہنس کر　آفرین آفرین اس الفت پر
اتنی مین وہ سیاہ فام آیا　مطلب دل تمام کر لایا
لایا وہ چار نازنینون کو　اپنی ہمراہ مہ جبینون کو
جنکی صورت کا خلق تھا مائل ہو　رال ٹپکی یہہ جان مائل ہو
شکل و صورت مین فتنۂ دوران　چال اور ڈھال مین وہ آفت جان
دیکھہ کر دم فنا ہو حسن و جمال　چال ایسی کہ دل کری پامال
مہر پرور نی جب یہہ دیکھا طور　ہوش انکی اوڑی وہین فی الفور
دل نی چاہا کہ انکو پیار کرون　جان و دل دونو کو نثار کرون
بیٹھین محفل مین جب وہ از رہ ناز　مہر پرور کا تھا عجب انداز
ہوئی ساز و طرب کی پھر محفل　گیا انکا یہان تو ہاتھہ سی دل

دم بہر اس سی جدا نہ ہوتی تہی / کبہی اس سی خفا نہوتی تہی
روز و شب اسکی صدقی جاتی تہی / اسی پر جان و دل گنواتی تہی
وہہی میرا انیس و ہمدم تہا / اسی سی چین مجکو ہر دم تہا
ہر گہڑی ہمکنار رہتا تھا / اسی سی مجکو پیار رہتا تہا
میرا یہہ مبتلای الفت تہا / مالک گنج حسن و صورت تہا
ایک سیہ رو جو عورت آئی تہی / اوسکی تصویر اسکو بہائی تہی
کیا کہون شکل مین وہ کیسی تہی / میری لونڈی بہی اوس سی اچہی تہی
اسکو اوس سی بہت محبت تہی / میری صورت سی اسکو نفرت تہی
مینی ہر چند اسکو سمجہایا / کچہہ نہ اسکی خیال مین آیا
اوس سی یہہ ہمکلام رہتا تہا / اوسی کالب پہ نام رہتا تہا
کیا کہون اوس سی کیا کیا خلطہ / میری ضد سی سوا کیا خلطہ
تلخ کی اسنی زندگی میری / اہنی کی ایک بہی نکی میری
تب تو لاچار ہو کی آخر کار / مینی اپنا بہی پہر گیا یہہ شعار

حبشی کہہ کی یہہ اوٹھا اوس آن / انکی دعوت کا کچھہ کرو سامان

اوٹھہ گیا جب محفل صحبت وہ / اور لینی گیا ایک آفت وہ

اپنی یہہ فعل سی نہ پھر چوکی / پاس جا بیٹھی اوس پری روکے

پھر بلا کر غلام کو اوس جا / پہلو مین اوس پری کی بٹھلایا

شوخیونسی یہہ طعنی دینی لگی / چٹکیان اوس پری کی لینی لگی

حبشی کی پسند ہی یار ری / خوبرو یار سی ہی بیزار ری

کیا سبب اسکا ہی بیان تو کرو / مجھسی ظاہر یہہ داستان تو کرو

کونسا وصف اوسمین ہی ایسا / اسمین حیرت ہی عیب کیا پایا

مدعا اسکا مجھہ پہ ظاہر ہو / دل کچھہ اس بات سی بہی ماہر ہو

مہرپرور سی جب سنی یہہ کلام / ہنسکی اسطرح بولی وہ گلفام

پر تکلف تو یہہ لطیفا ہیے / سخت یہہ شخص بی سلیقا ہیے

اسکو حبشن سی مجہی عشق ہوا / مجکو الفت تہی یہہ مرا شیدا

اس بغیر اکدم نہ تہا آرام / رکہتی تہی روز و شب اسی سی کام

کہا اوسنی میری تہی کیا طالع | آپ آئی یہان خوشا طالع
کیجئی بود و باش اب چندی | دو نو صاحب کی ہم توہین بندے
ہم غریبو نپہ ہی بڑا احسان | ہوا روشن یہہ کلبۂ احزان
دیکہہ کر اوس غلام کی صورت | غیر ہتی انکی رنج سی حالت
کیا اوسکا جو حال استفسار | حبشی نی یہہ پہر کیا اظہار
طور یہہ عشق سرسری کی ہین | یہہ ہی عاشق اسی پریکی ہین
میری اوپر تو جان دیتی ہی | اور انسی یہہ کام لیتی ہیے
نہین انکو جو اوسکی تاب فراق | روز و شب دیکہنی کی ہین مشتاق
جسپہ دل آئی کسکا چارا ہی | عشق و الفت مین کیا اجارا ہی
لاکہہ ہوتا ہوئین کنارا کش | میری ہی نام پر ہی یہہ تو غش
انسی یہہ ہم خفا یہہ ہوتی ہیے | مجہہ پہ ہر دم فدا یہہ ہوتی ہی
سنکی انکی کمال حیرت تہی | وہ پریزاد غرق غیرت تہی
ہولی یہہ دیکہہ کر سب اونکا حال | لوح کی اوپر آیا کچہہ نہ خیال

آیا باہر غلام اندر سے — عرض کی اوسنے مہر پرور سے

کیون اوٹہاتی یہان اذیت ہو — چلکی اندر شریک صحبت ہو

کرکی وہ شخص منت بسیار — لیگیا اونکو ساتہہ آخر کار

مہر پرور وہان گیا جب آہ — پڑی یکبار اوس پری پہ نگاہ

دیکہی اوس نحس کی جو شکل سیاہ — کہا یہہ سعد بخت ہی واللہ

یہہ پریزاد اور یہہ شکل قیر — فی الحقیقت ہی عشق کی تقصیر

ایسی پہر شکل کا حسین ہو غلام — اوسکی قدرت مین کیا کسی کو کلام

انکو دیکہا جو شانسی یک سر — نازسی دور بیٹہی وہ آکر

اوٹہہ کی اوس روسیہ نی دی تعظیم — انکو بٹہلایا پاس باتکریم

مطلب دل وہ انکا سب پوچہا — انکی آنیکا بہی سبب پوچہا

سیر کا شوق تہا جو دامن گیر — بولی لائی مجہی یہان تقدیر

کوہ پر جو مزا نظر آیا — سیر کرنیکو مین بہی آنکلا

مہربانی جو آپکی پائی — اسطرف طبع کہینچ کر لائی

حبشی کی جو شکل رکھتا ہے — مسند زر پہ شاد بیٹھا ہی
خوبرو سامنی ہی استادہ — حکم پر زشت رو کی آمادہ
عورتو یہین جو ماہِ کامل ہی — حبشی پر دل اوسکا مائل ہی
حبشی کو تو ناز ہی اوس سی — اوس پری کو نیاز ہی اوسی
پاؤن پہیلائی وہ تو بیٹھا ہی — اوسکی قدمونپہ ہاتہہ اسکا ہی
بات کرتا ہی وہ تکبر سی — پہیر لیتا ہی مونہہ تنفر سے
اپنی خدمت وہ اوس سی لیتا ہی — پاؤن سی بس ہٹائی دیتا ہی
خلطہ کرتا ہی جب وہ اوسکی ساتہہ — لیتی ہی یہہ بلائین ہاتہون ہاتہہ
یوہین ایک دو گہری رہی صحبت — دور سی دیکہتی تہی یہہ حالت
اتنی مین جام می کا دور آیا — رنگ صحبت نی اور دکہلایا
بہر کی یہہ جام می پلانی لگی — ناز معشوق سب اوٹہانی لگی
خوبرو تہا کہڑا جو سر پہ غلام — کئی اوس سی اشارتیسی یہہ کلام
جو کہ باہر کہڑی ہین دو مہمان — جلد اونکو بلا کی لا تو یہان

طبع آئینہ سان مکدر تہی | بنی ہر رہ سدِ سکندر کی
برق رفتار سی یہہ اوسنی کہا | ہمکو تقدیر نی یہان ر کہا
مثلِ آئینہ سخت حیرت ہی | اب اوترنیکی کون صورت ہی
لوح کو دیکہا پہر تو گہبرایا | اوسمین لکہا ہوا یہی پایا
تمکو اس کوہ پر نہ آنا تہا | یہہ فقط حیلہ تہا بہانہ تہا
خیر دیکہو یہاں کا لطف ذرا | یہہ بہی ہی ساحرونکی سحر کی جا
اتفاقاً تسی ٹہرتی ہوئے | ایک در کی طرف سی جا نکلی
چار دیواری ایک وہان دیکہی | اور صورت نئی عیان دیکہی
گئی اندر جو اوسمین باہر سی | دیکہا اوسوقت مہرپرورنی
مختصر ایک قصرِ عالی شان | جسپہ قربان ہر بشر کی جان
نظر آیا عجب وہان کا رنگ | عقل ہو جائی جسکو دیکہکی دنگ
عورتین کچہہ وہان حسینہ ہین | ایک دو مرد بہی قرینہ ہین
دونون مردونکی دیکہی یہ حالت | ایک خوشرو ہی ایک بدصورت

اسقدر تہا بس اوس بہار کا نور
سمجھی یہہ اونکو مثلِ کوہِ طور

دیکھہ کر حق کا اوسپہ لطفِ عمیم
گئی شب کو وہان وہ مثلِ کلیم

بسکہ دیکھی تہی سحر کی آزار
کچھہ مناجات مین پڑہی اشعار

کردگارا طفیلِ پیغمبر
رحم کر میری حال کی اوپر

بہ طفیلِ علی و آلِ نبی
واقفِ راز ہر خفی و جلی

ماہ پروین سی تو ملا دی مجھی
قلع کی فتح بھی دکھا دی مجھی

اسقدر طبع مین یہہ خائف تہی
رات بہر وہ تہی وظائف تہی

ہوئی اتنی مین صبح کی انداز
کی ادا اوسنی وہان سحر کی نماز

دلمین آیا کہ ٹہرین آج یہان
ماندی سب ہو گئی ہین پیر و جوان

رنج و ایذا بہت اوٹہائی ہی
راحت اس سرزمین پہ پائی ہی

دیکھہ کر اوسنی جای لطف فزا
بس اوسی کوہ پر مقام کیا

واقفِ راز کچھہ نہ جانتا تہی
محوِ نظارۂ تماشا سے تھے

جسطرف پہ پہینکتی تہی تیرِ نگاہ
بند باقی تہی چار سمت سی راہ

راہ پرپیچ اوسکی ہی بالکل
غیرت راہ بکوچۂ کاکل

چشمی اوسیروہ صاف وہ پرتاب
موج زن مثل چشمۂ سیماب

لیکی آب اوسکی نہرسی رضوان
سینچتا ہی ریاض باغ جنان

دلربا آبشار کے آواز
فرحت افزا برنگ نغمۂ ساز

ہرشجر اونکا نخل گلشن طور
ہر ثمر رشک سیب عارض حور

ایکطرف چشم نرگس کہسار
دیدۂ مست کی طرح سرشار

وہ درختو نپہ مرغ خوش الحان
نغمہ آموز عندلیب جنان

پتہر اوس کوہ کی ہین کیا شفاف
سینہ صاف دل کی طرح ہین صاف

یون دل کوہ سی شرر ہین عیان
جیسی سنگ ستارہ جلوہ کنان

اونسی کوہ مین ہو گیا ہمسنگ
لعل عکس شفق سی ہی ہرسنگ

مہر کی اوسپہ کب ہی جلوہ گری
ہی سر کوہ پر کلاہ زری

نظر آیا یہ لطف عزوجل
ہوگئی جان دیکہہ کر بیکل

دوگہڑی رات بہی نہ آئی تہی
چاندنی رونمائی لائی تہی

دیکھا چھوٹا سا اوس جگہہ ایک کوہ | جانور ہر طرف گروہ گروہ
لالہ پھولا ہوا ہی نافرمان | اوسکی خوشبو کی تابع فرمان
آبشارین بھی ہین وان ہر سو | فاختہ کا ہی نالۂ کوکو
ایک جانب ہی سبزہ زار چمن | اوسکو خوش چشم چر رہی ہین ہرن
کہین رفتار کبک جلوہ کنان | کہین خنیاگری طاؤسان
آرہی ہی کہین سی صوت ہزار | کہین پہلولی ہوئی گلونکی بھار
زعفران کا کہین ہی تختۂ زرد | آرہی ہی کہین ہوای سرد
کوڑیالی کی وصف کیا ہون بیان | غیرت مار زلف پرافشان
بیل بوٹی پہ ہی نیا جوبن | دامن دشت پر گڑہا ہی چکن
مثل اطفال حور روش ہر سو | مست ہین جست و خیز مین آہو
کوہ وہ ہی برنگ کوہ بلور | جل گیا ہی وہین کی رشک سی طور
حسن مین مثل کوہ تمکین ہین | رشک کوہ سرین شیرین ہین
تیغ کوہ گران ہی وہ جلاد | جسکی گردن نہ خون صد فرہاد

دیکھہ کر خوف ہو گیا طاری — کی لڑائی کی اوسنی طیاری

برق رفتاری کیا فی الفور — لوح پر کیجئی ذرا اب غور

اوسی پر کیجئی عمل اسوقت — تا نہ منزل مین ہو خلل اسوقت

فال لی لوح سی تو یہہ نکلا — کچھہ خبر انسی تم نہو اصلا

انسی کچھہ تم کلام بہی نکرو — بلکہ اسجا قیام بہی نکرو

جلد اس راہ سی روانہ ہو — کہین ایسا نہو نشانہ ہو

خوف دل مین نہ اپنی لانا تم — گفتگو پر نہ انسی آنا تم

دیکھہ کر لوح بس حمائل کی — طی وہانسی وہ جلد منزل کی

بعد ایک روز اور ایک شب کی — ایک وادی مین جا کی وہ اوتری

تہا وہ میدان پر فزا از بس — یہہ بہی افسردہ دل جو تہا از بس

رات کی رات بس مقام کیا — صبح کو کوچ لا کلام کیا

یہہ بہی منزل غرض تمام ہوئی — چار و ناچار انکو شام ہوئی

دامن کوہ ایک نظر آیا — سیر پر انکا دل بہی لہرایا

دوسری در کی اب حقیقت ہی | یہہ نئی طرح کی حکایت ہی

بار دیگر طیاری جنگ نمودن و رفتن بر کوہ سحر و گلنار جادو را کشتن و فتح نمودن و در دوم گرفتن

ساقیا پھر بہی دور ایسا ہو | بزمِ عشرت ہو جامِ صہبا ہو
لکھون جو داستانِ سحر طراز | ہو زبان سی بیانِ سحر طراز
میرا جادو نگار خامہ ہی | اب فسون سی دوچار خامہ ہی
اب سنین سامعین حقیقتِ حال | دیکہئی شانِ ایزدِ متعال
دوسری در کا اوسکا قصد جو تہا | مہرپرور نی جلد کوچ کیا
اسپِ چالاک پر ہوا وہ سوار | اور ہمراہ لی لیا عیّار
پہر چلا بہرِ جستجوی طلسم | دل مین تہی سیر آرزوی طلسم
ایک منزل نہ طی ہوئی تہی ابہی | قدرتِ حق اوسی نظر یہ پڑی
شیرِ صورت نظر پڑی مردم | دیکہہ کر عقل جسکو ہوئی گم
شیر کا چہرہ جسم انسان کا | فعل انسان کا طور حیوان کا

اسقدر پہر تو رو سیہ ہوا ... ماہ پر فتحیاب مہر ہوا
پہر نہ ہرگز اونہین قرار ہوا ... جو ہوا آگی سی فرار ہوا
درِ اوّل کو فتح کر ڈالا ... ساحرونکو لہو مین بہر ڈالا
جس جگہ تہی ہزار ہا ساحر ... کوئی اوسجا نہ پہر رہا ساحر
دوسری در پہ وہ گئی ساری ... بجی فتح و ظفر کی نقاری
ہوا کشتونکا اونکی جبکہ شمار ... قتل ساحر ہوئی تہی تیس ہزار
قتل اودہر دیو دو ہزار ہوئے ... زخمیون پر بہی زر نثار ہوئے
مہر پرور کا جب ہوا وہ عمل ... آخر اونسی لیا درِ اوّل
عمل اپنا غرض کہ بہلایا ... قیدی ہر ایک نذر بہی لایا
مہر پرور نی سب کئی آزاد ... دلِ محزون ہوا نہایت شاد
وہان دس بیس دن قیام کیا ... کوچ موقوف تہا قیام کیا
زخمیونکی علاج ہونی لگی ... روبصحت مزاج ہونی لگی
دلِ ذنبق کمال خستہ تہا ... سحر سی اوسکی بند رستہ تہا

ایک قلم فوج ہو گئی بیکار
اسقدر سحر کی تھی مار امار

فوج جہرمٹ اودہر جو کہانی لگے
زہرہ چلائی جان جانی لگے

کثرتِ فوج جبکہ گہٹنی لگے
جانکی ڈرسی پیچھی ہٹنی لگے

مہر پرور کی فوج پست ہوئے
فتح کی اسطرف شکست ہوئے

صفحۂ جنگ جب ہوا خالی
لوح پر اوسنی پہر نظر ڈالی

اوسمین تہا یہ لکہا کہ یون نہ لڑو
فوج پیچھی کرو تم آگی بڑہو

اسمِ اعظم کو جلد کر لو دم
اور کرو پرچمِ علم پہ رقم

ہوا رازِ خفی جب اوسپہ جلی
لکھی پرچم پہ اوسنی نادِ علی

اسمِ اعظم کو اوسنی پڑہ پڑہ کر
گہٹی اوس فوجسی کہا بڑہ کر

لڑنی پہ جسیت اب کمر رکھو
اپنی اللہ پہ نظر رکھو

دم مین مین ردِ سحر کرتا ہون
انکو مین زیرِ تیغ دہرتا ہون

مرد مردانہ پہر وہ شیر ہوئے
فوجِ روباہ پر دلیر ہوئے

زور پر آگئی دلاور سب
پہر جڑہی ساحرونکی منہہ پر سب

پہر تو ہونی لگی ہان زد و کشت　　انکا رو اور ساحرونکی پشت
ہر طرف دار و گیر کا غل تہا　　ساحرونکی نفیر کا غل تہا
سر پہ تلوار جب کہ چلتی تہی　　تنگ کی نیچی سی نکلتی تہی
تیر جسکا چلا دو سار ہوا　　زخمی مرکب فنا سوار ہوا
برق انداز کی چلی گولی　　تہی نئی رنگ کی ہان ہولی
کسی جا نیزہ تہا کسی جا تیر　　موت تہی جنگ مین گریبان گیر
کوئی سینہ پہ ہاتہہ مین خنجر　　کسی کی تیغ اور کسی کا سر
ایک خنجر اوٹہائی بیٹہا تہا　　ایک شمشیر کہائی بیٹہا تہا
کوئی زخمونسی سخت آری تہا　　کسی کو وقتِ دم شماری تہا
کوئی نیزہ دکہائی جاتا تہا　　کوئی لڑنی سی جی چراتا تہا
ساری جا تہا زخونمین سرشار　　بدہیان زخمونکی گلی کی ہار
دیکہا دنبوق نی جب یہہ جنگ کا رنگ　　مہر پرور سی ہوگی جبین تنگ
ہوا مصروفِ سحر دہ ساحر　　فوج بس اسکی ہوگئی آخر

تھی جو نامی جوان ہراول تھی شیر کیطرح تھی وہ سب آگی
قلب لشکر مین دیو تھی طرار اور ہراول تھی غازی جرار
مستعد آپ تھا قریب علم فتح کی تھی ہوا نصیب علم
فوج مین جو کہ تھی قدر انداز رہین اونکا تھا اسقدر انداز
لئی تیر و کمان تھی آمادہ تھی نشانی کی زد پہ استادہ
قصد تھا جبکہ وہ کرین تلوار تیر ہون غرق تالب سوفار
برق انداز جو کہ تھی غازی انکو تھا شغل برق اندازی
گولی کی زد پہ بیٹھی تاکتی تھی دیکھ کر ساحر اونکو بھاگتی تھی
تیغ زن تولتی تھی تلوارین کہ جو نزدیک ہون اونہین مارین
اسقدر تھا غرور تیغ زنی ایک حملی مین کیجئی صف شکنی
ہوا میدان جبکہ صف آرا ایک نی دو سریکو للکارا
تل گئی جنگ فوج پر غازی سب نی کھلائی اپنی جانبازی
چلی ساحر اوہر لئی پیکار میانسی غازیون نی لی تلوار

طبل جنگی بجایا میدان مین
فوج سب لیکی آیا میدان مین

میمنہ میسرہ درست ہوا
جنگ پر ہر جوان چست ہوا

قلب لشکر مین ٹہرا خود آکر
کچہ کمین گہہ پہنچی فوج ادہر

فوج کچہ بہیج دی بسوی جناح
خون دیونکا جانتی تہی مباح

تہی چمکتی پہریرہ ہای علم
تہی علمدار بہی بڑہای علم

ساتہہ اسباب ساحری موجود
سب وہ مصروف سحر مین مردود

جب کہ میدان جنگ صاف ہوا
مردونکو دعوی مصاف ہوا

مہر پرور بہادر دوران
یون لگا کرنی جنگ کا سامان

کثرت فوج ادہر قلیل یہان
یون ہوئی جنگ کی سبیل یہان

خیمہ سی باہر آیا وہ غازی
کی یسار و یمین سرافرازی

دیو جو جنگ آزمودہ تہی
تہی صف جنگ مین جو خوب لڑی

اونکو رکہا یمین اور یسار
کہہ دیا اونسی رہیو تم ہشیار

من چلی جو سوا تہی اس رہ مین
تہی وہ سب ساقہ و کمین گہہ مین

ہوئی استادہ خیمی اوسجا پر
تھی خوشی سب کی روی زیبا پر

در اول وہانسی تہا دو کوس
ساحرون پر پڑی تھی تہی اوس

زندگی تھی ہر ایک کو بہاری
جنگ کی ہو رہی تھی طیاری

جنگ شدن از مہر پرور با ذبنق و فتح کردہ

بر ورد وم رفتن

ساقی اب ہو شراب تند کا دور
دوسری جنگ ساحرونسی ہی اور

پہول سی گر شراب پاؤنین
گل مضمون یہان لٹاؤن ہین

گرم بازار اب فنا کا ہی
جان کا ساحرونکی سودا ہو

دیو اور ساحرونکی لشکر ہین
سب تلی سامنی برابر ہین

خوب گھمسانکی لڑائی ہی
دیکہین کس سمت کی صفائی ہی

خبر قتل سوسن جادو
پہنچی فوراً طلسم مین ہرسو

مہرپرور کا قید سی چہٹنا
دشمونکی وہ گردنین کٹنا

گوش زد جب ہوا یہہ ذنبق کی
سن کی ہوش اوڑ گئی اوس احمق کے

خونسی اونکی ایک خط لکھا — اوسمین مضمون اس نمط لکھا
یہہ عبارت بہی اوسمین تہی تحریر — عقل تیری کدہر ہی ای بی پیر
سحر اور ساحری بہلا دونگا — تجکو اس قلعی سی اوٹہا دونگا
سحر کرنا عبث ہی میری لئی — ملک الموت ہونمین تیری لئی
سحر سی مجہسی تو جو لڑتا ہے — یہہ بتا میرا کیا بگڑتا ہے
میرا غالب ہوا ہی ایسا ڈر — بیٹہا ہی تو طلسم مین چہپ کر
بہاگتا ہی تو مجہسی گو ہر آن — پاس لیکن مجہی اب آیا جان
یہہ اجل کا پیام لایا ہون — درِ اول تلک تو آیا ہون
گلشنِ جادو کا مین عاشق ہون — سارے ہی عالم سی اسمین فائق ہون
آج ان سب کو کیا کیا کشتہ — دیکہنا کل تو ہوئیگا کشتہ
لکہہ کی یہہ مثلِ نامۂ اعمال — ڈالا گر دمین گشتہ کی فی الحال
اسمین وہ اپنی بوزاد آیا — پیار اوسپر اسی زیاد آیا
سی لشکر بہی زہرا آپہنچی — فرحتِ عیش کی ہوا تہ پہیے

گرمی مین ہاتھہ پر بڑہا ئی ہاتھہ ۔ ناز کرنی لگی یہ اوسکی ساتھہ

نازسی کچھ ادائی کی اپنے ۔ غمزیسی بس صفائی کی اپنی

ہاتھہ کو اسنی جھٹکا جھنجہلا کے ۔ اوسنی بس سر کو پٹکا جھنجہلا کے

ہوا گستاخیون پہ وہ مائل ۔ مطلبِ دل یہہ کرچکی حاصل

بیخودی نی اثر جو دکہلایا ۔ اسنی بس سب کو اپنا کرپایا

پردۂ شرم پہر کشادہ ہوا ۔ نشہ بیہوشی کا زیادہ ہوا

وہ بڑہا آگی یہہ ہٹی پیچھے ۔ شیخجی اون بہڑونکی گہٹی پیچھے

نشہ مین سب کی سب ہوئی بیہوش ۔ گورکی مردی جسطرح خاموش

برق رفتار نی بصد تعجیل ۔ ہیئت و صورت اپنی کی تبدیل

درِ زندان جو بند تہا کہولا ۔ مہر پرور سی اسطرح بولا

زیورِ آہنی کو چہوڑو تم ۔ سرِ غم و درد سی نہ پہوڑو تم

نکلا زندان سی وہ نیک سیر ۔ ابر سی جیسی مہر ہو باہر

ہاتھہ مین لیکی تیغِ خون آشام ۔ کیا اون ساحرونکا کام تمام

سب میں غشتہ کی ہتی بیہوشی   کہا کی جسکو رہی نہ ہوش کبہی
میوہ حسن کا یہہ تہا احوال   دیکہی جو اوسکو اوسکی ٹپکی رال
جسطرف کو کہ قید خانہ تہا   نازسی یہہ اودہر روانہ ہوا
ہتی نگہبان وہان جو جادوگر   میوۂ حسن کی ہتی وہ خوگر
تہا جو داروغہ سوسنِ جادو   تہا ہمیشہ سی مائل خوشرو
کرسی پر بیٹہا تہا زراہ غرور   گذری یہہ اوسطرف سی اوسکی حضور
دیکہتی ہی بس اوسکا وہ سودا   ہوگیا اوسکی عشق کا سودا
پاس اوسنی طلب کیا اوسکو   صبر مطلق نہ پہر رہا اوسکو
مول مویکا وہ چکانی لگا   بی خودی آی ہوش جانی لگا
دونا مویکا اسنی مول کیا   اوسنی اوس سی زیادہ اوسکو دیا
میوۂ عنبس کی کہاتا جاتا تہا   آنکہہ اوس سی لڑاتا جاتا تہا
رمز کی اوس سی باتین ہوتی ہتین   سب اشارونمین گہاتین ہوتی ہتین
وہ بہرا ٹوکرا ہوا خالی   دل نہ الفت سی اوسکی تہا خالی

کیا بیان کیجی جو ملال ہوا — اس الم سی شکستہ حال ہوا
گلشنِ جادو سی ہوا وہ تنگ — کیا کہون کیا کیا پھرا اوسکا رنگ
لوح اوس سی جو کی طلب اوسنی — کئی حیلی ہزارون تب اوسنی
اسنی اوس سی جو مکر و کید کیا — اوسنی غصی مین اوسکو قید کیا
جو کہ عیارِ مہر پرور تہا — قید آقا کی غم مین مضطر تھا
سحر سی ساحرونکی حیران تہا — خوف سی جانکی پریشان تہا
اپنی عیاری مین وہ تہا مشغول — روز تہا اوسکا بس یہی معمول
مہرپرور کی بس خبر لانا — قید کا حال اوسکی سن آنا
چاہتا تہا کسی طرحسی چہڑاؤن — خود بچون اور اوسکی جان بچاؤن
کوئی عیاری اسطرح کی کرون — تا کہ ان ساحرونکو ذک دی دون
جب برائی کی اوسکی آئی گہڑی — نئی عیاری اوسکو سوجھہ پڑی
اوسنی تبدیل اپنی کی ہئیت — بن کی میوہ فروش کی عورت
میوہ جو کچھہ کہ اوسکی بانگی تہی — اوسنی ایک ٹوکری مین جمع کئی

ساحرِ نابکار بدصورت | جسکی ہیبت سی جانکی ہمت
یون مسلسل ہین طوق اور غل مین | باز کی جیسی صید چنگل مین
طعن ہر ایک ہنسکی کرتا ہے | مہرپرور الم مین مرتا ہے
کہانا کیسا کہان وہ پانی ہی | تلخ ظالم سی زندگانی ہے
ایک زندان ایسا تہا تاریک | جسمین ظلمات کا اندہیرا شریک
مہرپرور وہان مقید تہا | ستم و جور اوسپہ بیحد تہا
کیون نہ دل کو بہلا تاسف ہو | چاہِ زندان مین جبکہ یوسف ہو
حیف ہی جو عزیزِ دلہا تہا | ستم و جور اوسپہ کیا کیا تہا
جاکی ذہنت سی ساحرون نی کہا | مہرپرور ہوا اسیرِ بلا
یاسمن نی سنا جو سارا حال | رنج دل کو ہوا الم سی کمال
ڈرسی تہی باپ کی مگر لاچار | زندگی تہی فراقِ یار مین بار
گلشنِ جادو نی سنی جو خبر | تیرِ غم لگ گیا کلیجی پر
سنا ذہنت نی لوح کا پانا | مہرپرور کا باغ مین آنا

سمجھا دلمین کہ بنکی بگڑا کام
بھر گیا انکی عمر کا بس جام

اسکا مانع ہون تو غضب آئی
اور ہی کچھ بلا مین پھنس جائی

اوسنی تدبیر کی یہ آخر کار
لوح انکی اوتار لی یکبار

جام کا منہہ سی کیا لگانا تھا
کہ پیام اجل کا آنا تھا

یار سی آشنای سحر ہوئی
دم مین وہ مبتلای سحر ہوئی

برق رفتار پیچھی جلد ہٹا
باغکو چھوڑا داغ دلپہ لیا

دوڑین دو چار اوسی پکڑنی کو
ہوئین طیار اوسی لڑنی کو

الغرض یون پھنسا وہ بی تقصیر
طوق گردنمین پاؤنمین زنجیر

ہنس کی سب بولین خوب چل نکلی
ایک ہی جام مین اوبل نکلی

فتح کی خوب انسی کام ہوئی
در اول ہی پر تمام ہوئی

مبتلا ہو گئی جو اس غم مین
نشۂ می اوتر گیا دم مین

مہر پرور جو ہوش مین آیا
آپکو اور رنگ مین پایا

نہ تو وہ باغ ہی نہ بارہ دری
دشت ویران ہی رخنہ خاک بھری

انکو اسدم نہین ہی صبر و شکیب — یہہ تمہین زیب ہین تم انکو زیب
اونکو مائل جو دیکہا باتون مین — ہوئی مشغول اپنی گہاتون مین
پہر سنانی لگی وہ اورونکو — صاحبو جلد کہانا منگواؤ
تہکی ماندی سفر سی آئین ہین — راہ کی صدمی بہی اوٹہائی ہین
کشتیان جلد لاؤ تم می کی — اور حاجت نہین کسی شئی کی
بعد می ہو غذا کا استعمال — رنج اوٹہائی ہین راستی مین کمال
مونہہ سی نکلا یہہ حرف اسکی جو ہین — کشتیان می کی لاکی حاضر کین
پہر زمرد پری نی ہاتہہ مین جام — لی لیا انکی ساقئ گلفام
لائی نزدیک مہر پرور کی — نازسی اپنی ہاتہہ پر دہر کی
لیکی چہٹ چہٹ بلائین کہنی لگی — تیری واری تو میری ہاتہہ سی لی
مجکو بیٹی پئی لہو میرا — مانی کہنا اگر نہ تو میرا
تیری صدقی یہہ جام پی لی تو — مین تجہی دون مجہی پلادی تو
برق رفتار کو ملال ہوا — کیا کہون کیا الم سی حال ہوا

یہہ تو سچ ہی پری تو تم بہی ہو | اوسہی سمجہا ہون مین سو آنکو
خوبرو ہر طرح کی ہین مردم | جیسی وہ ویسی اپنی آگی تم
نام اپنا تو مجہکو بتلاؤ | کون ہو جن ہو یا پری تم ہو
ہنسکی بولی کہ کیا بتاؤن تمہین | حال جو کچہہ ہی کیا سناؤن تمہین
یہہ جگہہ بہی بہت پسند آئی | اس لئی مینی چہپاؤنی چہپائی
سنئی بندیکا گوش دل سی کلام | کہ زمرد پری ہی میرا نام
آپکی عشق کا جو حال سنا | اوسی دنسی ہوئی ہون مین شیدا
درد الفت تمہارا ہی مجہکو | اس محبت نی مارا ہی مجہکو
بولی صاحب کی مہربانی ہی | بندہ کیا ہی یہہ قدردانی ہی
چاہتی ہو تو مین بہی چاہونگا | عمر بہر تم سی مین نباہونگا
تمکو میری اگر نہین پروا | مجکو بہی اسقدر نہین پروا
لگی ہونی اشاری آپس مین | دونو نی کہائین عشق کی قسمین
متفق ہوکی اور سب نی کہا | یہی بہتر ہی انس آپس کا

بیقراری سی جلد جا پہنچا | عاقبت صورت ہوا پہنچا
بچہی تہی ایک مسندِ زرین | اوسپہ جا بیٹہا یہ بصد تزئین
برق رفتار آگی استادہ | وہ لگاوٹ پہ اس سی آمادہ
کشتیون مین شراب رنگارنگ | گزکِ بی حساب رنگارنگ
خوبرو وہ تہی خوبرو یہ تہا | اوسی مصروفِ گفتگو یہ تہا
چہیڑ کی بات درمیان آئی | عشق کی پیش داستان آئی
تب وہ کہنی لگی کہ مدت سی | آپکی جستجو مین بیٹہی تہی
حسن کا وصف سنتی آئی تہی | پر نہین دیکہنی نہ پائی تہی
آج تمکو خدا نی دکہلایا | جیسا سنتی تہی ویسا ہی پایا
پہر وہ کہنی لگی کہ ہان صاحب | ہم کہان اور تم کہان صاحب
ماہ پروین سی حور جب ہووی | اور کا پہر خیال کب ہووی
لذتِ وصل اوسی جب پاؤ | ہمکو کاہیکو دہیان مین لاؤ
پہر یہ ورنی جب سنی یہ سخن | ہنسکی کہنی لگا کہ جانِ من

تھی بہار و دری سے ہمو کار | سارے دنیا کے تھی درو دیوار
سبزہ تھی فرش سبز کا کیا رنگ | رنگ بہ تھی سے چرخ مینا رنگ
جو چمن میں بہشت سے بارہ | جنکا حور و نکو شوق نظارہ
دیکھ کر اونکو اونسبہون کی نگاہ | آیا صد شکر حق طلسم کشا
اسی کی آرزو مین بیٹھی تھی | اسی کی جستجو مین بیٹھی تھی
مدتونسی تہا انتظار اسکا | حسن ہی باعث بہار اسکا
اسکی آنی سے ہم نثار ہوئی | اسی کی تیر کی شکار ہوئی
رشک ماہ فلک تھی خورشید | ہو گئی چشم انتظار سفید
سب سے ایک نازنین تہی کا آئین | مہر و مہ تہی اسکی خوشہ چین
جا بیٹھی جانی لگین انظار و نہین | باتین ہونی لگین اشارہ و نہین
برق رفتار شرم سی خاموش | رہا ہو کے پاس کچھ ہوش
عشق کرنی تہی لوح کو بھولا | اپنا اوسکی فریب پر بھولا
برق رفتار کتنا مانع تھا | صبر پہ کب بھلا یہ قانع تہا

دور ہو جائیگی کدورت بھی / ہوگی کوئی نہ کوئی صورت بھی
دل کا ہوتا ہی مدعا حاصل / اضطراب دلی سی کیا حاصل
یہ سخن کہکی وہ بڑہا آگے / دیکھون کرتا ہی کیا خدا آگی
ناگہان باغ ایک نظر آیا / رنگ دونونکی چہرون پر آیا
دل مین بشاش و شاد و شاد ہوے / نامرادی سی بامراد ہوی
گرتی پڑتی ہوئی وہان داخل / ہوی جنت کی درمیان داخل
غنچۂ دل شگفتہ ہونے لگا / تازہ داغ نہفتہ ہونی لگا
گئی پژمردہ خاطری دل سی / بہولی داغ مسافری دل سی
در گلزار پہ قدم مارے / دم نہ تہا اونین رنج کی ماری
جب کہ وہ اندرون باغ ہوی / مہر تابان چراغ داغ ہوئی
خوش ہوئی باغکی فزا دیکھی / گلشن خلد کی ہوا دیکھی
اپنی دکہلاتی تہی بہار شجر / سب نظر آئی میوہ دار شجر
مونہہ مین بس انکی پانی بہر آیا / شوق نی انکا ہاتہ پہیلا یا

نکوئی غمگسار تسکین کو ۔ نکوئی اوسکی یار تسکین کو

نہ غرض دانی سی نہ پانی سی ۔ سیر تہا اپنی زندگانی سے

دشت پُرخار دن کو طی کرنا ۔ شب کو زیرِ درخت دُکھ بہرنا

طی بڑی رنج سی مسافت کی ۔ کوئی صورت نہ نکلی راحت کی

گرسنہ تشنہ زندگانی سی سیر ۔ رات دن دونو آنکھوںمین اندہیر

رنج اسطرح جب گذرنی لگا ۔ برق رفتار عرض کرنی لگا

ماہ پروین کی غم مین وہ پایا ۔ گلشنِ جادو نی یہہ دکھلایا

اپنی دکھلا گئی گلِ رخسار ۔ غم کہٹکتا ہی اوسکا صورت خار

چین آتا اگر کہین پاتے ۔ ڈہونڈہتی ہو مگر نہین پاتی

مجکو فرمائی تو مین جاؤن ۔ کہین نکر غذا تو کر آؤن

مہرپرور نی جب سنی گفتار ۔ یون لبون سی ہوا وہ گوہربار

غم مین بہتر ہی جان کا کہونا ۔ عین معراج ہی فدا ہونا

اورشی کی نہ کچہہ خبر رکہو ۔ فقط اللہ پر نظر رکہو

گو، کہ القصہ دو نو دریا مین — شوق، تہی فتح کی تمنا مین
پہر یہ و ربس اسطرح ڈوبا — جیسی خورشید نی غروب کیا
برق رفتار رسکہ تہا چالاک — ہاتہہ مین اوسکی تہا سرِ تراک
تہ سی دریا کی پہر نہ یہہ نکلا — شکلِ گوہر غریقِ آب ہوئی
جاتی ہی تہ طلسم کی پاتی — آشنائی مین لوح کام آئی
دیکہنی والی سب پہری مایوس — ہاتہہ ملتی تہی یاورِ مانوس
بعد دم بہر کی پہر وہان کیا تہا — نہ کہین پانی تہا نہ دریا تہا
کام کرتی تہی جو نگاہِ تیز — نظر آتا تہا دشتِ وحشت خیز
کوچ زہرانی بہی یہان سی کیا — شوکت وشان بڑہی نشان بڑہا
جسطرف سی کہ فوج جاتی تہی — خلق کثرت سی خوف کہاتی تہی
پہر یہ ورکا سنئی اب احوال — کیا تہا اوسکی دلمین خیال
پاس رکہتا نہ تہا شفیق کوئی — ساتہہ مین نہ تہا رفیق کوئی
تنِ تنہا تہا آپ یا حیار — مرتبہ تہی ذات ایزد غفار

اشقر دیو زاد کا ہمسر | بلکہ خوبی مین اوس سی بہی بہتر
اور یہہ کب کسی کی وصف مین ہے | شعر اوستاد اسکی وصف مین ہے
وہ چہ مرکب چو برق یا بادی | طرفہ دیوانہ و پری زادی
ہوتی راکب کی جبکہ زین پہ نشست | آسمان ہو گئی تنکوہ سی پست

غرق بحر طلسم شدن مہر پرور بدر اول و مقید شدن و باز رہا گشتہ ساحر آمز اکشتن و نامہ نوشتن بذ بنق

ساقیا دی شراب صاف مجہی | تاکہ ہو ہمت مصاف مجہی
جام جمشید نشہ مین پاؤن | جب تو سیر طلسم دکہلاؤن
مہر پرور جب آیا دریا پر | کیا کہون تہا وہ موج زن کیونکر
شور سی اوسکی دل دہلتی تہی | حمل گرتی تہی دم نکلتی تہی
اور حالت جو ہو گئی دل کی | لوح گردن مین پہر حمائل کی
بند آنکہونکو کر لیا اکبار | ڈالا دریا مین اپنا خوش رفتار
برق رفتار کا بہی ہاتہہ لیا | چہوڑا اوسکو نہ اپنی ساتہہ لیا

دیکھی جسوقت اوسنی صورتِ لوح — مِن وعن سب پڑھی عبارتِ لوح
صاف مضمون تہا یہ اوسمین لکہا — اب نہ مضطر ہو اے طلسم کشا
فتح کرنا تو کام میرا ہے — اور عالم مین نام تیرا ہے
اسمِ آعظم کو پڑہ تو اے دانا — مع عیار سوے دریا جا
چہوڑ لشکر کو اپنی اسجا تو — دیکہہ پہر دم مین سیرِ دریا تو
رخصت ایک ایکسی غرض وہ ہوا — اسمِ آعظم کو خوب یاد کیا
برق رفتار کو لیا ہمراہ — لی غرض ساحلِ مراد کی راہ
دیو کی فوج سی کیا ارشاد — سحر کا ہی طلسم بی بنیاد
کسی صورت نہ پیچہی رہ جانا — گہیر اڈالی ہوئی چلی آنا
کئی ہتہیار سب بدن پہ درست — ہوا راہِ طلسم پر وہ چست
برق رفتار تہا جو وہ عیار — بانی تہی اوسکی پاس سب طیار
مثل عیاری مین نہ تہا اوسکا — اوسی خجلت زدہ عمر بہی تہا
تہِ ران بادپا ہوا کا تہا — پاؤن گردونہ بادپا کا تہا

عشقِ یارِ جدید مین پہولے | پہنی یارِ قدیم کو بہولے

آفرین آپکی محبت کو | کیا بہلا کہئی ایسی الفت کو

طعن و تشنیع کی سنی جو کلام | تہام کر اپنا بس دلِ ناکام

پہلی تو خوب آہ و افغان کی | نہ کی یہ بات پہر نمایان کی

خیر ہی تمنی کیا کلام کیا | جیتی جی بس مجہی تمام کیا

ماہ پروین کی نام کی صدقی | آپکی اس کلام کی صدقی

گلشنِ جادو سیری محسن ہے | ابتو یہ فتح قلعہ ممکن ہے

سنی زہرانی یہہ کلام جو ہین | شاد دل ہو گیا ہوا یہ یقین

اسکی اوسکو کمال عید ہوئی | جان و دل کو خوشی شدید ہوئی

گلشنِ جادو کی ہوئی اوسی چاہ | کہا اوسکا بہلا کری اللہ

شکر اوسنی کیا خدا کا ادا | آئی ذہن پر آسمانسی بلا

مہر پرور نی پڑہکی پہر تو نماز | قفلِ صندوقچہ کیا بس باز

مطلبِ لوح سی ہوا واقف | پہلی ان باتو نسی نہ تہا واقف

یہہ ہوئی صدفی وہ بلا گردان | یہہ فدا اوسپہ اپنے وہ قربان
ایک پر ایسا مائل ایک ہوا | دونو کا عشق مین دل ایک ہوا
دیکہی وہ لوح ہو گئی راہی | دل نے اوسوقت ہمرہی چاہی
یہہ ادہر بیقرار وہ بیتاب | عشق مین دونو کا چہٹا خور و خواب
لب پہ اوسکی تو مہر پرور تہا | ورد اُسکو بہی نامِ دلبر تہا
سُنا زہرانی جب یہہ سارا حال | دل کو حیرت ہوئی کمال کمال
کہتی تہی بیوفا ہی ذاتِ بشر | خیر انسی نہین سوائی شر
ماہ پروین تو ہو مصیبت مین | مہر پرور ہو عیش و عشرت مین
نہ رہی حیف عشق مین تاثیر | نامِ الفت نہ لین صغیر و کبیر
انہین باتونکا سب مین چرچا تہا | مہر پرور وہان جو جا پہنچا
کہا زہرانی دیکہہ کر کیا خوب | یہی الفت کا ہی اثر کیا خوب
ماہ پروین کی موت آئی ہی | لو مبارک کہ سوت آئی ہی
آپکا بیاہ اوسکا تیجا ہے | یہی الفت کا بس نتیجا ہے

جان دی دین بہی دیا تم کو / کیا دشمن تمام مردم کو
اب نہ آؤنگی مین تمہاری پاس / مدعی ہین تمام ساری پاس
دور سی دیکہہ کر مرونگی مین / پر حفاظت کیا کرونگی مین
لوح کی دینی پر جو ہوگا ستم / سب اوٹہالونگی دلپہ درد و الم
برق رفتار ہی جو یہہ عیار / ساتہہ اسکا نہ چہوڑنا زنہار
یہی جا پہ کام آوی گا / ہر طرح سی تمہین بچاوی گا
ہو وہی جو کچہہ کہ لوح مین لکہا / کیجیو اوس پہ تم عمل اپنا
اسکو رکہنا بہت حفاظت سی / ہونا غافل نہ میری الفت سی
نہ گوارا کرو دغا کو تم / درمیان دو مجہی خدا کو تم
کہائین قسمین بہی آپ مجہی شدید / بیچ مین دو میری کلامِ مجید
تہی تو کافر یہ اب مسلمان ہون / جان و دل سی مین تم پہ قربان ہون
کوئی حجت نہ یہہ ذرا لائی / جو کہا اوسنی وہ بجا لائی
گلی دونو ملی پہر آپس مین / دونو مجبور عشق کی بس مین

بات وہ کر کہ شاد ہو جائی — ہر طرح بامراد ہو جائے
دور کر دو ایسی فقرون کو — وہ کر اسکی جو کچھ کہ مرضی ہو
جان اسوقت ہی اوڑ ہی جاتی — بہیکی گرمی مجہی نہین بہاتی
گلشن جادو رنج سہنی لگی — ندی بس آنسوؤنکی بہنی لگی
پہر مخاطب ہوئی وہ دلبر سی — بات کی ہنس کی مہرپرور سی
سنئی صاحب یہہ اب کلام نغور — عشق مین آپ کی سہی جو جور
آپکی حُسن کا تمام بیان — یاسمن سی سنا تہا مینی یہان
سخت ہتی رنج و غم سی فریادی — وہ بہن ہی میری چچازادی
بس اوسی نور سی حبیب ہوئی — اپنی خواہر کی مین رقیب ہوئے
گلشن جادو اسم رکہتی ہون — پاس لوحِ طلسم رکہتی ہون
آپ کی عشق مین خراب ہوئی — غم سہی موردِ عذاب ہوئی
عمر بہر کی بزرگونکی بنیاد — آپکی واسطی یہہ کی برباد
لوح مین آپ کو یہہ دیتی ہون — اور مین گہر کی راہ لیتی ہون

عشق صاحب کا داغ دیوی گا | آپکا حسن جان لیوی گا
زور اسمین نہین ہی بندی کا | لوح تقدیر مین جو ہو لکھا
جان جائی نہ مطلب دل ہو | تمسی الفت مین رنج حاصل ہو
ہم غریب الوطن مسافر ہین | رنج کش ہین شکستہ خاطر ہین
تمکو لازم تہا کرتی خاطر تم | نہ کہ دکہہ دینی پر ہو حاضر تم
یہی پہل ہوتا ہی محبت مین | جو عداوت کی تمنی دعوت مین
واہ کیا خوب قدردانی کی | کیا غریبونکی میہمانی کے
مرحبا واہ واہ کیا کہنا | یہی اسوقت زیب تہا کہنا
گلشن جادو کی گری آنسو | یاس کی جب ہوی سخن بررو
نرگس جادونی جو دیکہا حال | گلشن جادو سی کیا یہہ مقال
کہتی ہین کیا بہلا اس الفت کو | پڑین پتہر تیری محبت کو
کوئی معشوق کو ستاتا ہی | ٹڑہی باتین کوئی سناتا ہی
دل شکستہ ہی یہہ غریب ہی یہہ | غم کشیدہ ہی بی نصیب ہی یہہ

یاسمن غم سی جان دی اپنی / اور تمکو خبر نہو اوسکی
بیوفائی مین سب سی فائق ہو / کس توقع پہ کوئی عاشق ہو
مہر پرور نی جب سنی یہ سخن / گلشنِ جادو سی کئی یہ سخن
بہبکیونسی عبث ستاتی ہو / کس لئی شیرونکو ڈراتی ہو
جان و دل ہم نیاز کرتی ہین / حسن پر آپ ناز کرتی ہین
یہہ تو باتین نہین تمہاری ہین / حسن کی خوبیان یہہ ساری ہین
اسی نی سبکا دل ہلا ڈالا / حسن کا موہنہ خدا کری کالا
کند تیز اپنی یہہ زبان نکرو / سرد مہر ایسی گرمیان نکرو
شعلہ حسن کی بڑی ہی آنچ / سوجہتا کچہہ نہین ہی سات اور پانچ
سارا ذوق کا گوشت پوست ہو تم / میرا دشمن ہی اوسکی دوست ہو تم
طی نہ راہِ بلند و پست ہوئی / دلسی یہان فتح کی شکست ہوئی
اپنی اب جانکی صفائی ہی / آنکہہ سی لڑتی ہی لڑائی ہی
پہر کی جانا یہان سی ناممکن / کبہی ہم اپنی آئی موت کی دن

اس لئی تمسی بحث کرتی ہون — مین بہی کہہ دون کہو تو مرتی ہون
اپنی باتونسی تم دہراتی ہو — طرفہ بلبل مجہی سناتی ہو
اوسی کی حسن کا مزا لیتو — کسی کچون سی گولیان کہیلو
جال پہیلائی ہو سمجہتی ہون — دام مین لاتی ہو سمجہتی ہون
چار ہی دن مین اوسکو بہول گئی — مجکو بس دیکہتی ہی بہول گئی
کیا کری آپکا یقین کوئی — طوطہ چشم آپسا نہین کوئی
ایسی باز آئی بس ملاپ سی مین — نہین رکہتی امید آپ سی مین
نام مین میری ہی جو تمکو کلام — گلشن جادو نہ دیکا ہی نام
ساحر ونسی جو لڑنی آئی ہو — گو رہین اپنی گرنی آئی ہو
یونہین فتح طلسم پاتی ہین — حسن پر آپ پہیلی جاتی ہین
عشق کا ساتہہ تو چہوڑو گی — یوہین یاب طلسم توڑو گی
ذکر اسکا نہ درمیان لاؤ — خیر سی اپنی گہر کو پہر جاؤ
کہان رستم سا آپکا دل ہی — لڑنا دنبق سی کار مشکل ہیے

دو نو جانب سی چاہ ہوتی ہی　　دل سی بسدل کو راہ ہوتی ہی
ناز و انداز وہ دکہانی لگی　　تیڑہیان سیدہیان سنانی لگی
چہیڑ سب رو برو لگی ہونی　　ناز کی گفتگو لگی ہونی
بولی حاصل ہی اس کلام سی کیا　　ہم غریبونکی تمکو نام سی کیا
ماہ پروین کی تم مصاحب ہو　　آپ محبوب تم تو صاحب ہو
حسن کہتی ہو خود پری تم ہو　　ماہ پروین کی مشتری تم ہو
آشنا اوسکی داغ حسن کی ہو　　طوطی تم اوسکی باغ حسن کی ہو
غم مین اوسکی بنی جی ہیچ کہو　　موہنہ نہ کہلواؤ بس خموش رہو
جہوٹی ہانکین عبث یہ بکتی ہو　　ہمسی بیوجہ کیون چہر کتی ہو
دیکہو موہنہ پر نہ یون چڑہو صاحب　　اوسی کا کلمہ تم پڑہو صاحب
ایسی باتو نسی ہم مقر ہونگی　　ہم سمجہتی ہین خوب یہہ جونگی
آیسی وہ جو موہنہ ہی موڑ گئی　　تمکو دام بلا مین چہوڑ گئی
اسی باعث سی ارتباط ہی یہہ　　اسی باعث سی اختلاط ہی یہہ

مہربانی تو کوئی دم سے کیجئے | آپہی آنے مین کرم سے کیجئے
مہربانی جو کی غریبون پر | سرفرازی ہی کم نصیبون پر
میری گہر مین کرم کیا تمنی | ہم غریبون پہ کی دیا تمنی
دلِ محزون کو کردیا میری شاد | حق تعالی تمہین رکہی آباد
جز دعا ہمسی اور کیا ہوگا | داتا خوش رکہی گا بہلا ہوگا
طمع والا اِدہر جو آئی تہی | سیر کچہہ اسطرف کی بہائی تہی
ہر طرح عیب سی بری ہو تم | جن ہو یا انس یا پری ہو تم
آنی سی نصف شب مین کیا تہا حصول | کسکی تم باغ خوبی کی ہو پہول
آنیکا صاحبونکی تہا کیا وقت | حسن یہہ آپکا اور ایسا وقت
کام ہی کچہہ نہ دہیان مین لانا | بی تکلف یہان چلی آنا
ہم فقیرونکی گہر سی کیا پایا | سحر وافسونسی بہی نخوف ایا
بیٹہی اور کرم سوا کیجئی | نام سی اپنی آشنا کیجئی
سنکی تقریر مہر پرور کی | سمجہی الفت کی یہ مہم سرکی

بشکل طاؤس جب چلین وہ چال — مہر پرور کا دل ہوا پامال
سامنی ہو گئین کھڑی یکبار — بجلی دل پر یہان پڑی یکبار
مہر پرور کا پھر پکارا دل — یہہ کہان سی بلا ہوئی نازل
حسن نی انکی بیقرار کیا — تیر سینی سی وار پار گیا
بوی رخسار جب مہکنی لگی — حسن پر رال بس ٹپکنی لگی
مہر پرور سی بس رہا نگیا — غش یہ آیا کہ کچھہ کہا نگیا
کھل کھلا کر یہہ ہنس پڑین دونو — آنکھہ سی آنکھین جا لڑین دونو
ماہ پروین کو دل سی بھول گئی — غیر پہولونکی بو یہ پہول گئی
خنجرِ غم سی دل ہوا مجروح — قفسِ تن مین تڑپا طایرِ روح
سیر مین باغ کی شکار ہوا — عشق کا تیر دل سی پار ہوا
حقہ کسکا وہ اور کسکی سیر — حسن و الفت مین ہی ازل سی بیر
دل نی کرسی سی انکو اوٹھوایا — اور اسکی سوا نہ بن آیا
پوچھا اونسی کہا نسی آنا ہوا — مجسی کہئی جہان سی آنا ہوا

نالی پیہم الم سی کرتا تہا
بی اجل جوش غم سی مرتا تہا

ساحرونکو نہ تہی جبین سی پناہ
داغ دل تہا برنگ تابہ سیاہ

حسن نی اوسکی کردیا تہا ماند
آگی آتا نہ تہا حیا سی چاند

چادر ابر موبہ پہ دہرتی تہی
چاندنی اوس سی مکر کرتی تہی

قدرت حق کی دیکہتا تہا وہ سیر
سخت تہی ناگوار صحبت غیر

صورت آئینہ تحیر تہا
ماہ پروین کا بس قصور تہا

گاہ روتا تہا اپنی حال پہ وہ
صبر کرتا تہا ہر ملال پہ وہ

بوسی مہنال لب کی لیتی تہی
آہ دل سی جواب دیتی تہی

سو چمین تہا عجب وہ غیرت ماہ
جسطرح کوئی دیکہتا ہی راہ

اتنی مین دو ستاری پیش نظر
چرخ سی آگی چمکی مثل قمر

خیرگی دیکہہ کر نگاہ نی کے
روشنی اور نور ماہ نی کی

مہر پروہ گو ہو گئی حیرت
دیکہہ کر اونکی چاند سی صورت

ماہ پروین کا دہوکا ہونی لگا
ہنکی رومال موبہ پہ رونی لگا

خونِ دل آنکھہ سی بہاتی تہی — دم نکلتا تہا جان جاتی تہی

روز چوری چہپی ہوا معمول — رات کو جانی کا کیا معمول

سنو ایک راتکی حقیقت اور — نئی لکہتا ہون یہ مصیبت اور

مہر پرور کا دل جو گہبرایا — سیر کو چاندنی کی وہ آیا

باہر ایک خیمہ کی تہا خانہ باغ — اوسی کہلتا تہا اوسکا غنچہ داغ

بیکلی نی جو دلپہ کی کاہش — کچہہ ہوئی دلکو سیر کی خواہش

چاندنی کچہہ تہی اور کچہہ تہا ابر — دلکو آتا نہ تہا فراق مین صبر

فرش بس چاندنی کا بچہوایا — مضطرب ہوکی سیر کو آیا

کرسی پر بیٹہنی کا دہیان آیا — عرش و کرسی سی تہی جو ہم پایا

بیٹہا ملکہ وہان درختو نیسی — شکوہ تہا اوسکو اپنی بختو نیسی

پیچوان اوسکی اگی تہا جو دہرا — پیچ وہ بہی الم سی کہاتا تہا

دہوئین اوٹہتی تہی دلسی آہ کی ساتہہ — چپکا بیٹہا تہا رکہی ہاتہہ پہ ہاتہہ

کفِ افسوس غم سی ملتا تہا — سوزِ فرقت سی سینہ جلتا تہا

آہ ہمدم رفیق نالا تھا | عشق قامت کا بول بالا تہا
گل رخسار زرد ہونی لگا | ہول سی دل مین درد ہونی لگا
عشق کا پہر زیادہ شور ہوا | ضعف آیا روانہ زور ہوا
نہ رہا پاؤنکو مقام قیام | ضعف بولا عصای آہ کو تہام
چہٹ گیا فرط غم مین صبر کا ساتھ | ضبط کی تہی عنان تو غیر کی ہاتھ
اولٹی پاؤن ہانسی وہ پہر کی | ہر قدم پر سنبہلتی تہی گر کی
نرگس جادو کا پکڑ کر ہاتھ | شاخ سانی سی جاتی تہی وہ ساتھ
گرتی پڑتی ہوی ہانسی چلے | اولٹی پاؤن ہٹی یہانسی چلی
کہتا تہا دل یہین مقام کرو | گہر کو مجرا کرو سلام کرو
جان قربان کر کی اوٹہو تم | اب جو بیٹہو تو مر کی اوٹہو تم
در دلبر یہ کون تہا مانع | شرم آڑی ہوی حیا مانع
رشتہ الفت کا پر نہ توڑ آئی | جان دل دونو کو وہ چہوڑ آئی
گہر کا آنا کب اوسکو بہاتا تہا | یار بن گہر وہ کاٹی کہاتا تہا

اسلئی ہی طلسم کا جانا | قلعہ کی فتح کا ہی ہاتہہ آنا

پہر پرور کا تہا یہہ غمسی حال | چاک تہا جیب غم مثالِ ہلال

غم نی ایسا کیا تہا اوسکو ہلاک | کہ فقیرانہ برمین تہی پوشاک

جامۂ تنگ تن سی شاکی تہا | پیرہن جسم مین شکر فی تہا

بیٹہا رہتا تہا دردوغم سی ملول | کچہہ نہ تہا جز ملال ورنج حصول

گئین جسوقت دونو مہ پارا | غش ہوین دیکہہ کروہ یکبارا

اوسکی افسردگی پہ رونی لگین | دیکہہ کر اوسکو جان کہونی لگین

گلشن جادو بیقرار ہوئی | نوک خنجر کی دل سی پار ہوئی

اور یہہ جان کو عذاب دیا | تاب وطاقت نی بہی جواب دیا

خون دل آنکہون سی ٹپکنی لگا | خارِ غم دل مین پہر کہٹکنی لگا

جوشش غم سی دل نکلنی لگا | پہر گریبان پہ ہاتہہ چلنی لگا

وحشت دل زیادہ ہونی لگی | موتی ہرچشم پہر پرونی لگی

جوشش حیرت سی رہ گئی ششدر | جمگئی پاؤن خاک پر یک سر

تیری اوپر فدا میرا جی ہی | مین ہون لونڈی تیری تو بی بی ہے
ناگہان صورت ہوا یہ پہنچین | آنکی آن مین وہ جا پہنچین
پہنچی اوسوقت وہ وہان جا کی | تہی پریشان بال زہرا کی
ہر طرف شور آہ وزاری تہا | مہر پرور کو رنج طاری تہا
لوگ غم سی تمام تہی بیکل | ساری لشکر مین تہی عجب ہلچل
خاک رہ ڈالتی تہی سب سر پر | ماہ پروین کا نام لی کر
مہر پرور بہی تہا لئی خنجر | قصد یہہ تہا دیکہائی جوہر
گرد بیٹہی تہی گہیری اوسکو لوگ | ماہ پروین کا تہا ہر اک کو سوگ
جان زہرا کی لب پہ آئی تہی | ہر طرف شور تہا دہائی تہی
کیا کہون جیسا تہا ملال اوسکو | لوگ سمجہاتی تہی کمال اوسکو
ہر طرف ایک پڑ رہا تہا غریو | جستجو کو گئی تہی ہر سو دیو
اسکا احوال آگی ہوگا ذکر | کہ یہان ہی مجہی طلسم کی فکر
چار و ناچار دل پہ جبر کیا | ماہ پروین کی غم مین صبر کیا

اوسکا جب اس طرح ارادا ہے　　اوس سی غیرت میری زیادا ہے

جب نہ بیٹی کی ہو ذرا غیرت　　مین بھتیجی ہون میری کیا غیرت

چار ونکی جو یہ جوانی ہے　　عشق سی لطفِ زندگانی ہے

مین گھر کو کیا ابھی سی سلام　　کسکی غیرت کجا بزرگون کا نام

یار ہو جامِ می ہو دلبر ہو　　مین ہون پہلو مین مہر پرور ہو

اوس سی ہوگا جو کوئی دکھہ مجکو　　آنکھین ٹھنڈی ہی کلیجہ سکھہ مجکو

جسطرح ہوگا کل مین جاؤنگی　　مہر پرور کو دیکھہ آؤن گی

تم جو میری شریکِ حال نہین　　غم نہین کچہ مجھی ملال نہین

پھر گئین تم جو مجسی کیا ڈر ہی　　میرا اللہ میرا یاور ہے

دین و اسلام سی غرض کب ہی　　بندۂ حسن ہون یہ مذہب ہے

نرگسِ جادو بولی سنکی کلام　　عشق مین پختہ ہی نہین تو خام

مین جو تجکو یہ طعنی دیتی تھی　　واری مین تیرا دل یہ لیتی تھی

تو نی مجسی کلام خوب کیا　　جو کیا تو نی نام خوب کیا

دل سی کیا آدمی کو چارا ہی
بی اجل اسنی مجکو مارا ہی

یہہ سنی پر ہوا ہی میرا حال
ابہی دیکہا نہین ہی حسن و جمال

گئی تاب و توان و عقل و ہوش
پہر ون ہتی ہین بزم مین خاموش

جان کیا کیا عذاب دیتی ہیے
دلکی طاقت جواب دیتی ہیے

عشق نی داو پر چڑہا مارا
جیتی جی دلنی ہای ست ہارا

دل جگر ہوکی آب بہتا ہیے
انکہو نسی خونِ ناب بہتا ہیے

خون تنمین نہین کہین باقی
حرکت ہاتہہ مین نہین باقی

چیر کر کاش دیکہی وہ قاتل
سینی مین غمسی آب آب ہی دل

چاک ہین غمسی دل جگر افسوس
اوسکو اسکی نہین خبر افسوس

بسکہ بڑہتا ہی غمکا ہر دم زور
عشق نی کر دیا مجہی کم زور

جان دینا غضب سمجہتی ہون
نیک و بد مین بہی سب سمجہتی ہون

حرکت اسقدر ہوئی تو ہوئی
مین بری ایک اگر ہوئی تو ہوئی

یا ہمین ہی چچا کی جو دختر
پہلی عاشق ہوئی ہی وہ اوسپر

فعلِ بد ہی نہین یہہ کارِ ثواب گر بزرگونکی نام کو نہ خراب
اوسکو بہولا کبہی نہ گوئی تباہی صبح کا بہولا شام کو جو آئی
نرگس جادو سی یہہ سُن سُنکر رہ گئی اپنی سرکو دُھن دُھن کر
لگی کرنی وہ بار بار افسوس کہا افسوس صد ہزار افسوس
ہوئین لاچار نرگس جادو دلکی اوپر نہین ہیہ اقابو
دوست سمجہی تہی اپنی جسدلکو لاکہہ سمجہاتی ہوئین اسدلکو
کسی صورت نہین سنبہلتا دل ضد سی ہرگز نہین بہلتا دل
گہنگی یہہ روئی مثلِ ابرِ بہار آنسو نکا بندہا غمونسی تار
لاکہہ لاکہہ اسکو مین ہون سمجہاتی بات دلکی نہین کہی جاتی
یہی کہتا ہی میرا یہہ دلِ زار مہر پرور پہ چلکی ہو تو نثار
چہوڑ دی اپنی یہہ امیری تو اوسکی کوچی مین کر فقیری تو
اوسکی کوچی کی جو گدائی ہی مجکو دنیا کی بادشاہی ہے
کہتا ہی چہوڑ بد تمیزی تو اختیار اوسکی کر کنیزی تو

گل سا چہرہ تہا غم سی پژمردہ
دل ہی دل مین کمال افسردہ

نہ وہ رنگت رہی نہ وہ جوبن
سیب کی طرح زرد سیب ذقن

آہ کرتی ہتی جب وہ اوٹہتی ہتی
بیٹہتی ہتی تو غم سی گہٹتی تہی

رنج الفت سی جی نہ تہی ماہر
اول عشق مین ہوئی آخر

نرگس چشم دیکہہ کر بیمار
نرگس جادو نی کیا اظہار

سمجہہ اب بہی تو گلشن جادو
لعل سی جانکو نہ کہو اب تو

اس مرض کا تو اپنی چارا کر
اب بہی اس عشق سی کنارا کر

ابہی اس کام مین ہی تو انجان
باز آ باز میرا کہنا مان

مفت تو اپنی جان کہوویگی
تیری پروا اوسی نہوویگی

ماہ پروین کا وہ تو شیدا ہی
ساری عالم پہ یہہ ہویدا ہیی

تیری غم سی وہ دل ملول نہین
ایسی الفت سی کچہہ حصول نہین

بات رسوائی کی ہی جان لی تو
صدق مین میرا کہنا مان لی تو

مدتون کا طلسم چہٹتا ہیی
جان جاتی ہی گہر بہی لٹتا ہی

دل مین پہرنا لونکا جوش ہوا ‎ ‎ عشق مین پہر جنون کا جوش ہوا
دل بیتاب تہا جو گہاتو نین ‎ ‎ اوسکو سمجہاتی ہتی وہ باتو نین
دل تو کہتا تہا چل کی قربان ہو ‎ ‎ ضبط کہتا تہا یون نہ ہیجان ہو
پاؤن کہتی ہتی چل اوسی کی راہ ‎ ‎ دل یہہ کہتا تہا اٹہو بسم اللہ
گوش پیغامِ یار کی مشتاق ‎ ‎ دیدی دیدِ نگار کی مشتاق
جان شوقِ وصال کی طالب ‎ ‎ اور زبان تہی سوال کی طالب
سینہ تہا قربِ یار کا خواہان ‎ ‎ دل بغل مین نگار کا خواہان
ہاتہہ جویان بلائین لینی پر ‎ ‎ لب کشادہ دعائین دینی پر
زانو کو جستجوی زانوی یار ‎ ‎ پہلو کو آرزوی پہلوی یار
باپ کی ڈر سی جا نہ سکتی تہی ‎ ‎ شوقِ دیدار مین بلکتی تہی
سنئی کیا دل پہ دکہہ وہ بہرتی تہی ‎ ‎ عشقِ نادیدہ مین جو مرتی ہتی
بس جدا ہتی جو یارِ جانی سی ‎ ‎ مرتی ہتی وہ غمِ نہانی سے
غم کی جو بات درمیان آئی ‎ ‎ گلشنِ حسن پر خزان آئی

اوسکی قدرت کا لطف دیکھو ذرا
کارخانہ مین اوسکی ہی کیا کیا

مہرپرور غریب آوارا
کشمکش و رنج دیدہ بیچارا

کس الم سی وہان تلک پہنچا
شور نالونکا تا فلک پہنچا

روز و شب رنج مین بسر کرتا
غم و غصہ کو ہاضمہ کرتا

گوش دل سی سنو حقیقت اور
کہ خدائی کیا عجائب طور

چلی اوسکی اگر ہوائی کرم
شاخ پژمردہ سبز ہوا وسدم

اوسکی جب دم ہو بارش افضال
شجر خشک بارسی ہو نہال

ہی خبردار جو یہان ساحر
گئی لی کر خبر وہان ساحر

مہرپرور کا مضطرب ہونا
ماہ پروین کا جان بلب ہونا

فوج کی وہ اذیت و تکلیف
سبکا رنج ثقیل اور خفیف

من و عن سب اونہون نی جا کی کہا
کچھہ دیا لکھہ کی کچھہ سنا کی کہا

سنکی ذنبق نی حال سر تا سر
آفرین کی ہر ایک کی ہمت پر

یاسمن نی جو یہہ خبر پائی
بیکلی سی کمال گھبرائی

چشمِ حق بین سی لطفِ حق دیکھو	اوس سبب کی تم سبب دیکھو

اپنی قدرت اگر دیکھاتا ہی	بگڑی کامون کو وہ بناتا ہی

کارساز اور ہی غریب نواز	سارے بندونکا ہی اوسی پر ناز

اوسکی قدرت مین عقل حیران ہے	کارِ مشکل اوسی سی آسان ہی

وہی حاجت روای عالم ہی	وہی تو ناخدای عالم ہی

جو کہ مشکل مین یاد کرتا ہی	اوسکو اللہ شاد کرتا ہی

مصلحت مین ہی اوسکی دخل کسی	غرق کردی وہ دم مین چاہی جسے

رنج کشتی نہ پای طوفان سی	ڈوبتی کو بچای طوفان سی

آگ مین ہوگیا خلیل کا یار	کردیا اوسپہ اگ کو گلزار

غم نہین اوسکو جو کہ مونس ہو	زندہ مچھلی مین رکھا یونس کو

خضر کا ہی وہ راہ مین حافظ	رہا یوسف کا چاہ مین حافظ

کردیا وصلِ آدم و حوّا	حافظِ نوح ہر بلا مین رہا

اعتراف اسکا انبیا نی کیا	ما عرفناک مصطفیٰ تھی کہا

موج مین کم نہ تہا وہ جیحون سی | لب بلب تہا محیطِ گردون سی
دیکہہ کر آب ہمعنانِ فلک | ڈر کی کہتی ہتی ساکنانِ فلک
کہین آب کی نہ ہے طغیانی | زور زنِ چرخ ہو نہ طوفانی
آسمان سی ہم اوج تہا زبس آب | برج آبی بنا تہا برجِ حباب
آتی ہتی تہ سمو کی صاف آواز | یا تین سنتی ہتی ساکنانِ جہاز
کہکشانِ فلک بسانِ نہنگ | ہر بہنور غیرتِ دہانِ نہنگ
بحر کی موج جب اوبہرتی تہی | نسر طائر کو صید کرتی تہی
گود پڑنیکا قصد کرتا تہا | جان دینی سی پر وہ ڈرتا تہا
ہر مصاحب شریکِ خدمت تہی | غرق دریای رنج و حیرت تہی

آمدن مہپرور در باغ و یافتن لوح طلسم و روانہ شدن مع برق رفتار برای فتح قلعہ طلسم

ساتہا ذوق آب شہاب کاہی | بحرِ می مین روان ہو کشتی می
می کی پنی سی بس یہی ہی بہایا | بطِ می کا جو نشا مین ہو شکار

کیسا دریا ہی یہہ بلا انگیز　　اسکی ہر موج ہی قیامت خیز
دیکہکر ہر گہڑی تلاطمِ آب　　دل مین ترسان وہ گوہرِ نایاب
کس قدر وہ مہیب دریا تہا　　ساتہہ مینڈہی کی دل اوچہلتا تہا
کسکی دستِ قلم مین یہہ طاقت　　لکہی اوس بحر کی جو ماہیت
وہ محیطِ کنارِ ناپیدا　　دیکہکر زہرہ آب ہوتا تہا
وہ ہوائین وہ زور پانی کا　　وہ تلاطم وہ شور پانی کا
گہاٹ تیغِ قضا کا گہاٹ اسکا　　مثلِ دامانِ حشر پاٹ اوسکا
موج سیلِ فنا وہ شور انگیز　　ہر تنور حباب طوفان خیز
مثلِ بختِ سیاہ تیرہ و تار　　سخنِ مکر کیطرح تہ دار
لبِ ساحل بشر کا تشنۂ خون　　آبِ تیغِ اجل سی آب فزون
دہنِ گور حلقۂ گرداب　　قطعِ بہرِ کفن تہی چادرِ آب
طولِ دریا بسانِ طولِ عمل　　عرض مین دامنِ عدم مثل
پاٹ دریا کا حد سی افزون تہا　　بادبانِ جہاز گردون تہا

روز و شب خواری مین گذرتی تہی
رات بیداری مین کٹتی تہی

مہرپرور کو تہی یہ تب تشویش
رہتی تہی اوسکو روز و شب تشویش

جستجو تہی کوئی وہ شی ہوئی
کہ یہہ راہِ طلسم طی ہوئے

فکر کوئی نہ پیش جاتی تہے
کوئی تدبیر بن نہ آتی تہے

غوطہ زن اس خیال مین وہ غیور
کیونکہ اس بحرِ غم سی کبہی عبور

کشتی کب کوئی اسمین جاتی ہی
کشتئ عمر غوطی کہاتی ہے

یہ کہہ وہ مونہہ سی سخن نہ کہتا تہا
بحرِ حیرت مین غرق رہتا تہا

چین اوسکو نہ غم سی دم بہر تہا
بحرِ اندوہ کا شناور تہا

ہر گہڑی اپنی کہتا تہا دل سی
پار بیڑا یہہ ہو کا مشکل سے

ہلکو کیا درد و غم نی چہیڑا ہی
اس بلا کا نہ تہل نہ بیڑا ہی

کوئی اپنی خوشی کی بات نہین
کسی جا ساحلِ نجات نہین

اسکی ہر ایک موج ہی طوفان
خجل اس سی ہی قلزمِ عمان

نظر آتا نہین ہی کوسون پاٹ
گہاٹ گویا ہی اسکا موت کا گہاٹ

رنج و تکلیف تا کجا پاوین — کہتی ہتی کاش ڈوب ہی جاوین
مرنی سی روز کی صفائی ہو — مر چکین تا کہین رہائی ہو
نیک و بد سی تمیز ہتی سب کو — جانِ شیرین عزیز تہی سب کو
چار و نا چار صبر کرتی تہے — رنج و غم جان پہ گذرتی ہتی
مہر پرور کی عقل حیران تہے — ماہ پروین بہی ڈرسی حیران تہے
دوست گریان ہتی خندہ زن دشمن — ہوئی میدان مین یہہ خیمہ زن
جان دینی پہ ہتی سب آمادہ — ہر جگہہ پال خیمی استادہ
ہر طرف چوکیدار پہیلائی — کہ نہ ساحر کوئی ادہر آئی
سب کو اسدرجہ ہتی گرفتاری — اپنی کرتی ہتی خود خبرداری
متعیّن وہان جو تہی ساحر — انکی آنی سی ہو گئے ظاہر
پاس اونکی تو وہ نہ آتی ہتی — دور سی سب کو دیکہہ جاتی تہی
ہوش انکو یہان نہ تہا حاشا — اونکو یہہ سیر بہی تماشا تہا
ہر طرف آتی جاتی پہرتی ہتی — مثلِ گل کہل کہلاتی پہرتی ہتی

رحم کر بندۂ خدا ہون مین | ہدفِ ناوکِ بلا ہون مین
جانتا ہو جو ملکِ یار کی راہ | مجھہ دلِ افگار کو بتا للہ
شورشِ دل یہ کہتی تہی ہربار | اف نہ نکلی زبان سی زنہار
ہر قدم تہا یہہ قولِ پامردی | رہیو سر گرم بادیہ گردی
دیکھنا جی نہ چھوڑنا میری جان | مونہہ کڑی سی نہ موڑنا میری جان
ہمتِ دل نہ ہارنا اصلا | پالا جیتا ہوا ہی یہہ تیرا
کم نہ فرہاد سی ذرا رہنا | دو قدم قیس سی بڑھا رہنا
چاہنی والونکا ہی کام یہی | آزمائش کا ہی مقام یہی
منزلِ اولِ محبت ہے | وادیٔ امتحانِ الفت ہی
کس خرابی سی کس مصیبت سی | اپنی منزل پہ آنکر پہنچے
پایا دریای آتشین کا جوش | اوڑ گئی سبکی دیکہہ دیکہکی ہوش
ساحرون کو جو دیکہتی باہم | لہر آتی تہی ہمت کی ہر دم
نکوئی یار و آشنا انکا | وہم وہ مثلِ حباب تہا انکا

شدتِ تشنگی سے وہ پُرغم — مونہہ مین لیتا عقیق لب ہردم
وہ کڑی دہوپ اور ریت وہ گرم — پاؤن اوس مہر کی وہ نازک نرم
نہ تو رہبر نہ راستا معلوم — نہ کسی ملک کا پتا معلوم
جبر سے جب قدم اوٹہاتا تہا — تہام کر سر کو بیٹہہ جاتا تہا
تیور آتا تہا ہر قدم ہر گام — تہی ہویدا علامتِ سرسام
تمتمائی تہی نازنین رخسار — گل سے تلوے تہی خار سے افگار
جیب و دامن کی دہجیان لیکر — پاؤنین باندہتا تہا وہ خودسر
مونہہ پہ لی لی کی دامن صحرا — گاہ وہ زار زار روتا تہا
گاہ حق سے مدد کا طالب تہا — آسمان سے کبہی مخاطب تہا
اے فلک ظلم کی بہی کچہہ حد ہے — مجہسے پائی سبب تجہی کد ہے
کچہہ تو قہرِ خدا سے ڈر ظالم — اسقدر تو ستم نکر ظالم
اری دہائی فساد و جفا — اب نہین راستا چلا جاتا
طاقتِ پا جواب دیتی ہے — قوت اب ہاتہہ کہینچ لیتی ہے

تشنہ لب یہہ ہر ایک حیوان تہا | متلاشی آبِ پیکان تہا
تابش ایسی کہ شب تو کیا دن کو | لو کی شعلو نسی شمع روشن ہو
دیکہہ کر شعلۂ ہوا کے لپک | خوف سی کانپتا تہا شیرِ فلک
مرغ صحرا سر اپنا دہنتی تہے | سیخِ موجِ ہوا پہ بہنتی تہی
سنگریزی تہی غیرتِ اخگر | تہا شجر بہی تو آگ کا تہا شجر
دامنِ کوہ مین بہی ہر پارہ | بہر کبکِ دری تہا انگارہ
چہالا پائی نظر مین پڑتا تہا | سایہ تک اڑ مان گرتا تہا
جن ادہر سی راہ چلتی تہی | پرِ سیمرغِ قاف جلتی تہی
شعلہ ایسا زمین سی اوٹہتا تہا | چرخ مین تہا فلک بہی مثلِ طلا
موجِ آتش تہی صاف موجِ سراب | ریگ ماہی ہی تہی بہن کی کباب
تہا جو بادِ سموم کا جہونکا | نارِ دوزخ کا ایک زبانہ تہا
سر پہ جب آفتاب آتا تہا | پاؤن مین سایہ لپٹا جاتا تہا
دیکہتا خواب مین جو وہ ہامون | نام الفت نہ لیتا پہر مجنون

فرشِ گل پر جسی نہ آئی قرار ‫ اوسکی زیرِ قدم ہو بسترِ خار
جو کبھی گھر سی بہی نہ نکلا ہو ‫ وہ گلِ تر ہوا اور یہہ صحرا ہو
رگِ گل سی جو پاؤن ہون افگار ‫ پار ہوا اونسی یون سرِ ہر خار
وہ بتِ نازپرور اور یہہ سفر ‫ وہ مہِ حور پیکر اور یہہ سفر
وہ گلِ گلشنِ نزاکت زا ‫ اور یہہ وادیٔ قیامت زا
آسمان جسکا اک بگولا تہا ‫ طول مین عمرِ خضر جادہ تہا
جب اوڑاتی تہی بادِ تند غبار ‫ کالی آندہی کی صاف تہی آثار
وہ حرارت وہ فصلِ تابستان ‫ منزلون تک تمام ریگستان
شرر افشان چنار سا ہر بید ‫ ذرّی ذرّی مین تابشِ خورشید
ہر گڑہی مین تنور سی حدت ‫ ہر بگولا الاؤ کی صورت
دامنِ دشت پر سحابِ غبار ‫ صورتِ ابرِ سحرِ آتش بار
چاہ و چشمہ کہین نہ دجلہ و نیل ‫ قحطیٔ آب نی دہری تہی سبیل
پانی اتنا تہا کہ تر ہو زبان ‫ بجز اک آبِ گوہرِ دندان

خامہ افسون طراز ہیرا ہی | کارِ اعجاز عہدِ مسیحا ہی
اس عجائب سی آشنا سب ہون | بہرِ مضمون اسی سی وا سب ہون.
بعد قطعِ منازلِ بسیار | کر کی طی وہ مراحل آخر کار.
مہر پرور غریبِ ناواقف | سحر اور ساحری سی کیا واقف
گہر سی باہر اوسی نکالا ہی | عشق نی کس بلا مین ڈالا ہی
پاؤن ایذای راہ سی مجروح | سو جہتی ہتی نکونی راہِ فتوح
چہری گوری وہ ہوگئی کالی | راہ کی ماندگی سی ہوا پیلی
پاؤن بی ملو رسکی پڑتی تہی | اونسی جنگل کی دم اوکہڑتی تہی
دمبدم وقتِ دم شماری تہا | بوجہہ سر کا بدن کو بہاری تہا
رات کی اوس اور دنگی دہوپ | ترہا تہا کسیکی حسن کا روپ
رنج و آفت سی جان جاتی تہی | مانگنی سی نہ موت آتی تہی
دیکہو نیرنگِ چرخِ شعبدہ گر | جای انصاف ہی مقامِ حذر
جو کہ نازونسی پرورش پائی | آسمان اوسی خاک چہنوائی

نشا ہی کسکی چشم میگون کا — یہہ جو عالم ہی جانِ محزون کا
درد سر عشق کا یہہ خوب نہین — اس مرض سی نجات جان کہین
اب بہی باز آؤ اسکو ترک کرو — دیکہو تم مبتلا ہی عشق نہو
جان جائیگی ہاتہہ آئیگا کیا — ساری عالم مین ہوؤگی رسوا
مانو اب بہی کہا تو بہتر ہے — ورنہ رسوائی اسکی گہر گہر ہی
گلشن جادو بولی سنکی سخن — دل پہ قابو نہین کسیکا بہن
آپ سی کب یہ کوئی کرتا ہی — جان کر کوئی آپ مرتا ہی
جو لکہا ہی وہ پیش آتا ہی — بخت کیا کیا مجہی دکہاتا ہی
نرگسِ جادو ہوگئی معقول — سمجہی سمجہانا اب ہی اسکو فضول

صحرانورد شدن آن پرورۂ پروین غیرۂ و ایذای انگیختن و کنار دریای مہیب خیمہ بنودن

ساقیا پہر مجہی ہی شوقِ شراب — نشہ مین ہو کا واطلسم کا باب
سامعین اسسین بیان طلسم — آگی لکہنا ہون داستان طلسم
مین شہنشاہ ہون معانی کا — صفحہ لوحِ طلسم ہی میرا

سامنی روز و شب تہی صورتِ یار
جان و دل مین بہری تہی الفتِ یار

چپکی رہتی تہی خستہ حالی سی
گفتگو صورتِ خیالی سی

مست و مدہوش عشق مین تہی خوب
جان پہ بن رہی تہی بی محبوب

شرم گین آنکہہ شرم کہائی ہوئی
ہر کسی سی نظر لجائی ہوئی

رہتی تہی بات سُنکی یہہ خاموش
نہ اسی تہا جواب کا کچہہ ہوش

گہر مین اسکی انیس تہی جو جو
جوشِ حیرت سی رنج تہی سبکو

لا نہ سکتی تہی کچہہ زبانون پہ
جان دیتی تہی پر بہانون پہ

نرگس جادو اوسکی تہی ہمدم
اوسکو اس حال کا بڑا تہا غم

عشق جب روز و شب زیادہ ہوا
راز یہہ باعثِ فساد ہوا

نرگسِ جادو تہی جو محرمِ راز
دیکہہ کر اوسکی عشق کی انداز

گلشنِ جادو سی لگی کہنے
اشک رخسارون پر لگی بہنی

کسکا بی دیکہی تیرِ عشق لگا
کون ابرو کمان نے تجہی بہایا

کس کی گیسو کا دل مین سودا ہے
گلِ رخسار کسکا دیکہا ہے

خون دل لب پہ آکی تہمنی لگا
طرفہ لاکہی کا رنگ جمنی لگا

روز کم گوئی اوسکی بڑہنی لگی
زردئ رخ بہی موںہہ پہ چڑہنی لگی

رات دن شورشِ خموشی تہی
ٹہنڈی سانسونسی گرم جوشی تہی

طاقتِ دل جواب دینی لگی
بوسی ہونٹونکی خشکی لینی لگی

بدلی کہانیکی تو غذا غم تہا
جای آبِ اشک چشمِ پرنم تہا

لب پہ نالی ہتی قہقہونکی عوض
شورشِ آہ چہچہون کی عوض

نشۂ عاشقی سی ہتی مبہوت
رات دن موںہہ لگا ہوا تہا سکوت

سر پرست اوسکی ہتی پریشانی
ہوئی سر پر فدا ہتی عریانی

خود فراموش یادِ یار مین مست
بادۂ عشق کی خمار مین مست

شرمِ ذلت نہ پاسِ بدنامی
بیخودِ عشق و محوِ خود کامی

گاہ بیخود تہی گاہ محزون تہی
گاہ لیلی ہتی گاہ مجنون ہتی

پہرون رہتی ہتی چپکی آئینہ سان
سبکی باتونسی ہوتا تہا خفقان

عشق کا اسقدر بڑہا سودا
کہ وہ رہتی تہی اپنی جیسی خفا

سیر نے اور طرفہ داغ دیا
دل کی بہلانے کو یہہ باغ دیا

اوسکی جاتی ہی پہر ہوا یہہ حال
بندہ ہکئی دل مین اور اور خیال

عشق کا جوش جب کمال ہوا
سر کو ہر موی سر وبال ہوا

ہو گئی دو ہی دنین صورت زرد
آئینہ نی دکہائی رنگت زرد

عشق نی کر دیا یہہ حال اوسکا
خاک مین مل گیا جمال اوسکا

نہ وہ زینت رہی نہ زیبائش
نہ خود آرائیان نہ آرائش

موںہہ لگانا مسی کو چہوڑ دیا
آشنا لب کو دودِ دلسی کیا

عارسی زینتونسی آنی لگے
آئینہ سی بہی موںہہ چہپانی لگی

ذکرِ غازہ جو روبرو آتا
رنج سی رنگِ رخ بدل جاتا

میلی کپڑی نہ میل کرنی لگے
اور ہی رنگ مین گذرنی لگی

ہاتہہ کہینچا حنا سی بہی سرِ دست
جوڑیونکو ہوی نصیب شکست

خود نمائی سی دل چہپانی لگی
آنکہہ سرمی سی بہی چرانی لگی

خود سری نی بہی پاؤن پہیلائی
ضعف کو زور حیلی ہاتہہ آئی

دل پہ خارِ الم گذرنے لگا　　گدگدی دل مین عشق کرنے لگا

عشق نے صورت اپنی دکھلائی　　ہاتھ پاؤن مین سنسنی آئی

گل سا چہرہ وہ زرد ہونے لگا　　دلمین سختی سی درد ہونے لگا

عشق نے دل کو خون ناب کیا　　عقل نے ہوش کو جواب دیا

زردیِ عشق دل مین بسنے لگی　　چہرے پر زعفران ہنسنے لگی

گہٹ گئی بیحساب قوتِ پا　　لگی دینی جواب قوتِ پا

دل ہوا موم کی طرح سی گداز　　رنگ چہرے سی کر چلا پرواز

موںہہ کی اوپر ہوائی چہٹنی لگی　　جان رہ رہ کی تن مین گہٹنی لگی

مضطرب روح اس قفس سی ہوئی　　تنگ وہ تنگئ نفس سی ہوئی

یاسمن نے جو غور کی یکبار　　عشق کی صاف کہل گئی آثار

کہا دل سی کہ خیر ہو یارب　　اس سی مجہسی نہ بیر ہو یارب

جوششِ رشک سی ملال ہوا　　دشمنی کا اوسی خیال ہوا

غیظ کچہہ دل ہی دل مین بس کہا کر　　پاس سی اوٹہہ چلی یہہ جہنجہلا کر

چین تہا جبتک اوس سی یار تہی مین
اوسکی ہی دیکھی بہار تہی مین

روز محفل مین اوسکی جاتی تہے
روز اوس سی مزی اوڑاتی تہی

اوس سی سرگرم اختلاط تہی مین
اوسی کی باعثِ نشاط تہی مین

ہی بشر سی وفا کجا ہوتی
ذات انسان ہی بیوفا ہوتی

مین تو تہی اوسپہ جان و دل سی فدا
وہ کسی اور گل کا بلبل تہا

ماہ پروین سی اوسکو الفت تہی
اور میری نام سی عداوت تہی

اوسکا دل اوسکی چال پر مائل
اوسکی حسن و جمال پہ مائل

ظاہرا دوست بن کی مرتا تہا
باطناً دشمنی وہ کرتا تہا

اوسکی اوپر نثار رہتا تہا
اوسی سی ہمکنار رہتا تہا

اوس سی ہر رات عیش کرتا تہا
اوسکی الفت کی دم وہ بہرتا تہا

لی اوڑی وہ پری ہانسی اوسی
اب مین پاؤن بہلا کہان سی اوسی

شعلہ کی طرح سر کو دہنتی ہون
روز اسی آگ مین مین بہنتی ہون

یاسمن جب یہہ کرتی تہی تقریر
حال ہوتا تہا اسکا غم سی تغیر

سر پہ اپنی بلا یہہ آ پہنچی — مہر پرور کی باغ جا پہنچی
ایسی کیفیت آئی پہر تو نظر — سر و پا کی رہی نہ مجکو خبر
مہر پرور سا مہ لقا دیکہا — کیا کہون انکہون نی کہ کیا دیکہا
جو ہین آپسمین آنکہین چار ہوین — بر چہیان تہین کہ دل کی پار ہوین
لمحہ لمحہ تہا حالِ دل تغیر — پہر یہہ حالت ہوئی بقولِ میر
ہوش جاتا رہا نگاہ کی ساتہہ — صبر رخصت ہوا ایک آہ کی ساتہہ
عقل نی ہاتہون ہاتہہ چہوڑ دیا — تاب و طاقت نی ساتہہ چہوڑ دیا
عشق نی دل مین پاؤن پہیلائے — طبع نی اور رنگ دکہلائی
ہاتہہ پہنچا اگر گریبان تک — نہ بچا پہر تو مجسی دامان تک
نام او ننگ سی گذر بیٹہی — قصد الفت کا اوس سی کر بیٹہی
بزم اوسکی جو عیش تزئین تہی — اوسی صحبت سی مجکو تسکین تہی
شمع مین اوسکی انجمن کی ہوی — مین بہی بلبل اوسی چمن کی ہوی
خلط و رابطہ بہم پہنچا — عشق سی اوسکی لب پہ دم پہنچا

کونسی دل کی تم ہو بلبل زار — تیر مژگان ہی دل مین کسکا دو سار
کس پری رو کا ہی جنون تمکو — روز و شب ہی جو غم فزون تمکو
کسکی شیدا ہو کسکی مائل ہو — تیغ ابرو سی کسکی گہائل ہو
کسنی دل آپکا دکہایا ہی — کسکی یہہ عشق نی ستایا ہی
بی دل آئی کہین یہہ طور نہین — عشق ہی کچہہ مرض تو اور نہین
جب بہن نی کہی یہہ اوس سی کلام — یاسمن ہو گئی حیا سی تمام
یاسمن بولی یون بحالت زار — کیا کرون اپنا حال دل اظہار
دل پہ کسکا بہن اجارا ہی — عشق سی کس بشر کو چارا ہی
جسکو چاہی یہہ دل خراب کری — جان لی مورد عذاب کری
اتفاقات کی ہی یہہ بہی بات — دل نی یہہ کیا کہان مجہی ہیہات
جیسی گہبرائی ہی طبیعت آج — اسی صورت سی اکدن یہہ مزاج
سخت گہبرایا بیقرار ہوا — سیر کا شوق ایک بار ہوا
پہرتی تہی سیر کرتی ہر جا پر — ہوا ناگاہ ایک سمت گذر

رنج ہوتا ہی دم نہین دم مین — کہلی جاتی ہو کس کی تم غم مین

زرد رنگت جو یہہ تمہاری ہی — کونسا درد تم پہ بہاری ہی

عارضہ ایسا کونسا ہی تمہین — کونسی اسقدر جفا ہے تمہین

غم پوشیدہ صاف پیدا ہی — عشق اس چہری سی ہویدا ہی

کس کی تم چشم کی ہوین بیمار — تیغ ابرو سی کسکی دل ہی فگار

کسکی الفت مین ہی ملال تمہین — روز و شب کسکا ہی خیال تمہین

ایسا یہہ انتظار کسکا ہے — تیر مژگان دو سار کسکا ہے

کسکی الفت مین دل یہہ کہویا ہی — کونسی گل کا دل یہہ جویا ہی

رہتی ہو کسکی عشق مین مدہوش — گئی تاب و توان و عقل و ہوش

یاد آئی جو یار کی صحبت — ہوی ہوش و حواس کی رخصت

اگلی صورت نہین وہ شکل نہین — شکل پوشش وہ طرز اکل نہین

رنگ وہ روپ حسن کا نہ رہا — ہنسنا وہ بولنا کدہر کو گیا

کسکی فرقت مین داغ دیدہ ہو — کونسی سرو سی کشیدہ ہو

ایک دن بنگلی سی گہبرا کر | یاسمن بنگلے سیر کو باہر
خار خارِ الم سی حیران تہی | مثلِ شبنم غمو نسی گریان تہی
مہرپرور کو یاد کرتی تہے | ڈہونڈہی سانسین وہ دل سی بہرتی تہے
غنچۂ دل فسردہ رہتا تھا | بیشتر وردِ گردہ رہتا تہا
عشقِ معشوق سی جو تہا بہلا | دلِ مضطر نہ سیر سی بہلا
پہرتی ہرسمت قیس وار تہی وہ | عشق سی سخت بیقرار تہی وہ
منحرف غیر کی طرف سی دل | سیر تہا سیر کی طرف سی دل
جہان رہتی تہی گلشنِ جادو | اوسی جانب سی نکلی وہ مہ رو
بہرِ تفریح وہ خجستہ خو | محو تہی سیرِ باغ مین ہرسو
یاسمن ناگہان ہوئی داخل | ہوا دونون مین اختلاط بدل
بیٹہی پہر پاس جا کی یون یہہ ملول | جیسی اک شاخ مین لگین دو پہول
یاسمن کا جو دیکہا چہرہ زرد | ہوا دل مین کمال اسکی درد
رہ سکی یہہ نہ دیکہہ کر زنہار | لگی کرنی یہہ اوس سی استفسار

کہا

پیش خیمہ برونِ شہر ہوا — شور ہر جا یہہ تہا کہ قہر ہوا
مل چل اک سمت ایک سمت غریو — مستعدِ علی پر وہ لشکرِ دیو
مہر پرور بہی غرقِ آہن تہا — زیرِ ران برق وار توسن تہا
مع فوج و نشان و طبل و علم — کوچ اپنا کیا بجاہ و حشم

رفتن یاسمین در باغ گلشن جادو و رسیدن گلشن جادو و حال یاسمین بیان نمودن یاسمین حال عشق خود با مہر پرور و عاشق شدن گلشن جادو نیز بر مہر پرور و ہزار شدن او در عشق

ساقیا بزمِ جام و مینا ہو — تا نئی عشق کا تماشا ہو
رنگ پہر کچہہ نیا نکالی عشق — کسی جا اور داؤ ڈالی عشق
دل لگانی کچہہ سبیل کری — پہر کسی اور کو قتیل کری
پہونک دینی پہ لائی راگ یہہ پہر — اور گہر مین لگائی آگ یہہ پہر
گہر کی اسنی متصل غارت — اور اب ہو متاعِ دل غارت
واردات اوسنی آخر کار — یاسمن تہی جو قلعہ کی مختار
قلعہ مین استقامت اسکی تہی — ساحرون پر حکومت اسکی تہی

اوس پر اوسنی اوسی دیا قابو — نام تہا جسکا گلشن جادو
اعتماد اوسکا بس نہو کیونکر — بڑی بہائی کی اوسکی تہی دختر
حسن مین اسقدر وہ تہی مقبول — یاسمن دیکہہ کر جسی ہو ملول
یہہ بجا ہی کہین جو غیرت مہر — گرد تہی اوسکی آگی صورت مہر
آمد و شد کی راہ کردی بند — قلعہ کو کردیا زمین سی بلند
تہا خزانہ طلسم کا جو جو — کردیا اوسنی ایک جا سب کو
پہر کیا اوسنی بند قلعہ کا در — پل و تختہ اوٹہا دیا یکسر
متعین وہ چوکیدار کئی — دس جہان تہی وہان ہزار کئی
سحر کی جو کہ یاد تہی منتر — سب کو سکہلائی اوسنی جا جا کر
الغرض قاصد خجستہ لقا — ملک زہرا مین جب کہ جا پہنچا
دست زہرا مین دیدیا نامہ — من و عن اوسنی پڑہ لیا نامہ
لگی فوجونکی ہونی تیاری — حلقہ زن فوجین ہوگئین ساری
غٹ کی غٹ فوجکی پریکی پری — الحذر جنسی آسمان گری

جمع ساحر وہان جو تہی ساری — دیکہہ کر ایک کیطرف باری
خط دیا اوسکو اور یہہ کی تقریر — جلد پہنچا اسے نہ کرتاخیر
جا کی رہبرا کو خط یہہ پہنچانا — نہ اوسی کچھہ خیال مین لانا
تہا جو اوسکا عقاب جادو نام — بن گیا بس عقاب وہ ناکام
اوسنی پیدا کیا پر پرواز — اوڑگیا لی کی خط کو وہ جانباز
اوسطرف کو تو وہ ہوا راہی — بات ذہن نی دل مین یہہ چاہی
کیجیئی جمع ساحرونکی فوج — فوج ہووی مثال دریا موج
رقعی لکہہ کی فوج بلوائی — ہر طرف ہو گئی صف آرائی
آپ قائم طلسم مین وہ ہوا — فوج کا مورچہ بندہا ہر جا
مردی جاگ اوٹہین افعاش کا غل — ہر طرف ہوشیار باش کا غل
قلعہ کی گرد آتشین دریا — صاف دوزخ کا وہ نمونہ تہا
سیکڑون لوک قلعہ کی ہرسو — اوسکی حاکم تہی گلشن جادو
تختئ لوح وہ جواہر کار — جیب سی لبس نکال کر یکبار

میری جادو کی لو جو اوسپہ گری | ماہ پروین فلک پہ چہپتی پہری
نام زہرا کا گرد کہاتا ہون | ناچ کیا کیا تمہین نچاتا ہون
اسقدر رنج مجہسی پاؤ گے | تال اور رسم کو بہول جاؤ گی
سحر مین تم پہ اسقدر کردون | ابہی چاہون تو جانور کردون
کچہہ نہ سوجہی تمہین سوای بلا | رہو تا حشر مبتلای بلا
ساری اس فوج کی صفائی ہو | نہ تمہین سحر سی رہائی ہو
آپ رکہین طلسم مین تو قدم | دیکہنا کیا سلوک کرتی ہین ہم
دونگا اسطرح کی گزند تمہین | دم مین کردونگا سحر بند تمہین
کہین تمکو گریزگاہ نہو | ہاتہہ سی میری اب پناہ نہو
کچہہ نہ درکار مجہکو سامان ہو | جمع سارا اگر پرستان ہو
سب کو دم بہر مین تہ تیغ کرون | رنج سی کچہہ نہ مین دریغ کرون
نہ ہو رسوا تمام مردم مین | تم لڑو مجہسی جان کیا تم مین
لکہہ کی خط مین یہہ اوسنی حال تمام | لکہا سرنامہ پر پہر اپنا نام

نام اپنا نہ یون خراب کرو — ایسی فعلونسی اجتناب کرو
ماہ پروین یہ نام کیسا ہی — آسمان پر دماغ اوسکا ہی
حسن پر اپنی ناز کرتی ہی — ہم سی بہی اب نیاز کرتی ہی
حسن یارونکو یہہ دکہاتی ہے — اور گٹنی تمہین بناتی ہی
شرم آتی نہین تمہین اسکی — ایسی بیٹی خراب ہو جسکی
اوسکی مان نہ ہر بہی پوئی وسی — بلکہ اور اختلاط اوس سی کری
گٹنی جب اپنی مانکو بیٹی بنای — ایسی مانکو خدا جہانسی اوٹہای
مجکو اس بات کی تو حیرت ہی — یہہ بہی افسوس کوئی غیرت ہی
اسپہ ہی حوصلہ بگڑنی کا — اسپہ دعوی ہی مجسی لڑنیکا
اپنی دل مین ذرا قیاس کرو — کچھہ تو عزت کا اپنی پاس کرو
کب سمجہتا ہون اس غریو کو بہی — مین نہ مانو تمہارے دیو کو بہی
لنگٹی کی طرح مونہہ کرون کالا — آتش سحر کا ہون پرکالا
میرا کوئی اگر چلا نو کا — تو یہہ جانو کہ قاف کو پہونکا

صاحبِ ملک و شاہِ جن و پری — واقفِ رسم و راہِ جن و پری
جلوہ فرما ہوا جو شقۂ خاص — ہمکو پہنچا وہ از رہِ اخلاص
خط نے حضرت کی سرفرازی کے — آپ نے مہربان نوازی کی
جب تلک ہو وہ باشِ خلقت ہو — ذاتِ والاصفات حضرت ہو
جیسی سب طالبانِ دولت ہین — ہم بہی اک بندگانِ دولت ہین
اس عنایت سے ہو گیا رتبہ — مجسی ناچیز کا بڑہا رتبہ
کب ہوئی یاسمن سی بی ادبی — اوسپہ تہمت عبث یہہ آپ نے کے
سیکڑون تہمتین وہ تو کہاتی ہی — مجکو تہمت نہین یہہ بہاتی ہی
وہ جو دختر تمہاری ہی شاہ — یہی اوسکی سدا ہی رسم و راہ
ہر کسی کو وہ رنج دیتی ہی — دم مین اپنی وہ سب کو لیتی ہی
تمنے خود اوسکو بے حجاب کیا — آپ کی چاہ نے خراب کیا
ابہی کیا سن و سال ہی اوسکا — ابہی سی ایسا حال ہی اوسکا
حسن پر اپنی ہی غرور اوسی — کبہی تنبیہ کیجیہ ضرور اوسی

نام اوسکا سنا ہی مدت سی — پر مین واقف نہین ہون صورت سی

وہ سراندیپ مین یہان مین ہون — وہ کہان اور بس کہان مین ہون

کرو اس بات کو مگر تحقیق — میری ذمی ہو یہ اگر تحقیق

خوب دریافت آپ اسی کیجیے — مجہسی اقرار نامہ اک لیجیے

کچہ بہی ثابت اگر ہو میرا قصور — کیجئی قتل اپنی جانسی دور

نہین تو بس تو نہین سزا دیجیے — یا مجہی یا او نہین مٹا دیجیے

سنتی ہی یہ اوسی جلال آیا — خط کی لکہنی کا بس خیال آیا

عرضی جسوقت اوسنی املا کی — لکہی تعریف لات و عزا کی

جواب نامہ

قبلہ و کعبۂ پریستان — مالکِ قاف و تاج بخشِ جہان

روشنی بخشِ ماہ و مہرِ منیر — ذرہ پرور امیرِ با توقیر

مشتری بخت و خصلتِ زہرا — اخترِ سعد و صورتِ زہرا

کوکبِ جاہ و دولت و اقبال — صاحبِ فضل و نیرِ اجلال

کچھہ تو کریے خیال استفسار — پہر سزا دیجی یہ مین نہین تکرار
اسقدر تم ہو کس لئی مغموم — حق و ناحق تو کیجئی معلوم
شرمگین ہی بہت یہہ عزت دار — ہاتہہ اوٹہاؤ نہ اسپہ تم زنہار
کوئی ثابت ابہی قصور نہین — جان ناحق جو دیجئی دور نہین
ایک تو جان جای بیٹی کے — اور ہو خلق مین بہی بدنامی
کوئی کرتا ہی کام یہہ انسان — بات کب ہی یہہ عقل کی شایان
ہوئی ناصح جو سب نصیحت مند — آئی ذہن کو بات سبکی پسند
یاسمن کو بلا کے بہلایا — خط جو زہر انکا تہا وہ دکہلایا
ہوئی مضمون خط سی جب آگاہ — کہا جانتا نہین ہی میرا گناہ
مجکو حضرت کی ہی قسم سر کے — اپنی گہر سی جو ہون کہین سرکی
وہ کہان اور مین کہان کم بخت — ماہ پروین ہی کیسی کیسا تخت
قتل کیجی گنہ جو میرا ہو — آنکہین پہوٹین جو تخت دیکہا ہو
ماہ پروین کجا کجا مہوش — مجہسی کس روز وہ ہوئین سرکش

پایا آخر کو یہہ مآل غم
نخل قد ہو گیا نہال غم

زہر کھانیکی کرتی تہی وہ تلاش
مثل بلبل نہ کلسی تہی پرخاش

کٹتی تہی روز و شب تامل مین
تہی وہ صیاد غم کی چنگل مین

بیکلی سی جو پیچ کہاتی تہے
باہر اندر وہ آتی جاتی تہے

سرو قد کی فراق مین ہرسو
مثل قمری کی کہتی تہے کوکو

اتنی مین یہہ کسی نی جا کی کہا
چل تری باپ نی ہی یاد کیا

مستعد ہو گئی وہ جانی پہ
ہوی راضی بلا اوٹہانی پہ

جوشش غم سی ہو گئی خونبار
کانپتی تہی تن صبا کردار

پہنچی پیش پدر بحال محن
جہکی مجری کی واسطی گردن

دیکہی صورت جو اوسکی زینت نی
غصہ مین ہاتہہ اوٹہایا احمق نی

یاد لیلی کی اپنی جو آئی
بید مجنون کی طرح تہرائی

صدق تہا ضرب ست اوسکی بڑی
بیچ مین آی اوسکی چہوٹی بڑی

سب یہ بولی نہ دو سزا پہلی
گر لو ثابت تو کچہہ خطا پہلی

جب سنی یاسمن کی بی ادبی — وہین بیٹی پر آ گئی غضبی

سخت شرمندہ وہ بخیل ہوا — اپنی ہمچشمون مین ذلیل ہوا

برق رفتار کو بلایا پاس — اور تو فیر سی بٹھایا پاس

سب سنی اوسکی گفتگو اوسنی — نہ کہا کچھہ بھی روبرو اوسنی

دیکی انعام اوسی روانہ کیا — بیٹی کو تیرونکا نشانہ کیا

کہا تو پہنچنی نہ پائیگا — نامہ بر جو یہان سی جائیگا

پیچھی سی بہیجتا ہون عرضی شتاب — لکہونگا ہر سوال کا مین جواب

پہر کہا یاسمن کو لاؤ جلد — صورت اوسکی مجہی دکہاؤ جلد

خوب اوسکی اسی سزا دونگا — اوسکو کانٹون مین پرو دونگا

دونگا ایذا کہ وہ کری فریاد — خوب ہی اسکو دن یہہ آئین یاد

یاسمن کا یہان یہہ حال ہوا — ایک تو ہجر کا ملال ہوا

دوسری باپ کی ملال کا غم — دوہی دن مین عجب ہوا عالم

ایسا کانٹا لگا کلیجی پر — کانٹا سا سوکہہ کر ہوی لاغر

کہا اوسنی یہہ میری مہمان ہین　　یاسمن کی غضب سی حیران ہین
جبکہ گلگشت سی پہری ہتی مین　　اونہین کی باغ مین گری تہی مین
جان انہین نی میری بچائی تہی　　راحت انکی سبب سی پائی تہی
مغتنم انکی تو نظارے ہین　　انکی احسان مجہہ پہ سارے ہین
رکہتی ہون انسی عشق والفت مین　　لائی ہون انکو بہر دعوت مین
ملی زہرا بہت محبت سی　　رکہا گہر مین کمال عزت سی
دور فرقت کی ہوگئی غم وہم　　زہرہ و مشتری رہی باہم
مہر پرور سی خالی باغ ہوا　　یاسمن کی جگر پہ داغ ہوا
برق رفتار پہنچا صورت برق　　سیر کرتا وہ غرب سی تا شرق
زہرا کا جا کی نامہ پہنچایا　　صورت رعد خوب چلّایا
پہر گرج کر وہ غصّی سی برسا　　گبر تہرائی ہل گئی ترسا
دست ذبنق مین جب دیا نامہ　　اوسنی تعظیم سی لیا نامہ
بہر تسلیم سر کیا پہر خم　　ہوا نامی کی حال سی محرم

منتظر انکا مہر پرور تہا — دم غم ہجر سی لبو نپر تہا

یاسمن جا چکی تہی اپنی گہر — اوترین اتنی مین یہہ وہان جاکر

دیکہہ کر انکو شاد ہوا — اختلاط آگی سی زیادہ ہوا

خال خط کا بیان کیا سارا — دردِ دل کا عیان کیا سارا

مہر پرور یہہ سنکی گہبرایا — نازنین جسم مین عرق آیا

بولا طرفہ بلا یہہ آئی ہے — بی طرح سحر کی لڑائی ہی

کہین آسان ہو یہہ مشکل کام — اسکی آغاز کا ہو نیک انجام

ساتہہ مین بہی چلون تو بہتر ہی — اس لڑائی مین جانکا ڈر ہی

ماہ پروین گلی مین ڈال کی ہاتہہ — بولی مین لیچلونگی تجکو ساتہہ

کب یہان تجکو رہنی دیتی ہون — تجکو ہمراہ اپنی لیتی ہون

تخت پر اوسکو اپنی بٹہلایا — شہر مین اپنی لاکی پہنچایا

باغ تہا جو کہ دل کشا اوسکا — اوسمین جاکر اوسی اوتار دیا

دیکہی زہرا نی اوسکی صورت جب — ماہ پروین سی پوچہا اوسکا سبب

میری اس آستانِ دولت پر ۔ سجدہ کرتا تھا روز نہ ہر اپدر
اسکا بہی کچہہ نہ تجکو پاس آیا ۔ خوف آیا نہ کچہہ ہراس آیا
تجسی تو لاکہون دیکہی بہالی مین ۔ بال و پر سحر مین نکالی ہین
پاس آداب کی خلاف کیا ۔ ہمین پہ پہلی ہاتہہ صاف کیا
سیکہی کیا طور بیحیائی کا ۔ ہمین سی حوصلہ لڑائی کا
ملک تجسی سوا ہی مال سوا ۔ غصّہ تجسی سوا جلال سوا
سحر کی تو کری جو کوئی بات ۔ لات وعزا پہ تیری مارین لات
پہونک دونگی تجہی رولادونگی ۔ صفحۂ ہستی سی مٹا دینگے
سب سی تہا پیک جو سوا طرّار ۔ لشکر مین ثانی عمر عیار
برق رفتار نام تہا اوسکا ۔ جلد چلنا تو کام تہا اوسکا
خط دیا اوسکو وہ ہوا راہی ۔ ماہ پروین نی بات یہہ چاہی
مہر پرور کو جلکی دیجئی خبر ۔ تا کہ شادی سی ہو وہ بہراور
تخت پر اپنی ہوکی دونو سوار ۔ راہئ باغ ہو گئین یک بار

تیری اک اک کل مین توڑونگی — سر ترا ہو گر یسی پہوڑونگی
نہین پہچانتی کسیکو ذرا — موتیا بند ہی تجہیے گویا
یہہ امیریکا ہی جو شوق تجہی — آج کس بات پر ہی نوک تجہی
گلِ خیرو جو باپ ہی تیرا — اوسکو بہی ہمسریکا ہی دعوا
چہیڑ ہمسی کری یہہ قدرت ہی — مونہہ تو دیکہو یہہ شکل و صورت ہی
دیکہہ احمق نہ بنتے ناداں ہو — اپنی افعال پر پشیمان ہو
راہ والونکو تنگ کرتی ہی — رستہ چلنی مین جنگ کرتی ہے
ماہ پروین جو میری ہی دلدار — نوک جوک اوس سی کرتی ہی بار بار
دیکہہ کر تونی تخت پروین کا — مہر پرور کی باغ مین پہنچا
زور قوت کا تجہہ مین یہہ دم ہے — رنڈی کاہیکو تو تو رستم ہی
کاہیکو ہوگی زیست کی صورت — تجہہ پہ اور تیری فعل پر لعنت
بی سبب اسطرح جو رنج دیا — ماہ پروین کو تونی کیا سمجہا
تونی ناحق جو چہیڑا اوس سی کے — کونسی اوسنی تجہکو ایذا دی

زور صورت پہ یہہ غرور ہوا — حسن کا اسقدر وفور ہوا

حسن مین اس سی کیا بہلی تو ہی — زرو اک گل کی سی کلی تو ہے

پر سن مین خوشی سی پہولی ہی — یہہ تو تبلا کہ کس پہ بہولی ہی

زہر نی پر کمر جو باندہی ہی — اور لڑنی پہ سب سی آندہی ہے

کون تہو کی گا ایسی صورت پر — کس کی بہولی ہے تو حمایت پر

سحر کی جو غرور مین تو ہے — سامری کی مگر تو جورو ہی

کانٹی کی طرح پلٹی جاتی ہی — مجکو ذبنت پہ تو دہراتی ہی

خوف تجکو نہین دلیرونسی — روبہ بازی یہہ ہمسی شیرونسی

ناز نخری دکہاتی ہی کس کو — چٹکیون مین اوڑاتی ہی کسکو

نہ پگہل اسقدر نہ جوش مین آ — ہوش مین آپس اپنی ہوش مین آ

یاسمن نکی جو ہوئی ہی عزیز — تو تو میری چنبیلی کی ہی کنیز

حسن مین تونی سب کو جو بیلا — کوئی عاشق ہی تیرا ال بیلا

حُسن مین بد ترونسی بد تر ہی — میری لونڈی گلاب بہتر ہی

اسقدر رہتی وہ در و غم جنگ مین ۔ کرتی رہتی ایک آسمان و زمین

غصے مین جو کہ مونہہ مین آتا تھا ۔ یک قلم سب وہ لکھا جاتا تھا

پہلی القاب یہی تھا آداب ۔ اور مطلب وہ یہی کہ دل ہو کباب

یار نامہربان و نافرمان ۔ ساحرِ کیش و دشمنِ ایمان

دشمنِ جان دوستانِ صفا ۔ یارِ بی رنگ باعثِ ایذا

بیوفا یار دوست دشمن رو ۔ خارِ پہلو و ظالمِ بدخو

بیوفا آشنای بیگانہ ۔ سبزۂ بی بہار و بیگانہ

مایۂ فتنہ و فساد و بلا ۔ باعثِ شورش و جفا و عنا

بی ادب بی تمیز و کورنگ ۔ پرفن و حیلہ ساز و شوخ رنگ

رہزنِ دین و کافرِ غدار ۔ شعبدہ باز و ساحرِ غدار

موجدِ جور و صاحبِ بدعت ۔ صاحبِ ظلم و راغبِ بدعت

بعد انجامِ خیر و لطفِ سلام ۔ درپئ ظلم و شر رسانِ انام

گلِ بی رنگ و یاسمن صورت ۔ نیک صورت کمال بدسیرت

باپ اوسکا تو بہروا احمق ہی | سخت کنگک ہی نامِ زشت ہی
سحر اوسکا اگر نہ یاد وہی | میرا بہی لڑنیکا ارادہ ہی
کل اوسی ایک نامہ لکہونگی | اوسکا جادو بہی آزمالونگی
پست وہ اور بالا دست ہوئین | وہ ہی کافر خدا پرست ہوئین
اوس سی لڑنیکو کب مین قاصر ہوں | وہ بہی حاضر ہی مین بہی حاضر ہون
دل مین اندیشہ اوسکا کسکو ہی | یہی میدان ہی یہی گو ہی
میری اس لعل کو ستایا ہی | ہستی کو مفت مین رولایا ہی
اسی غمسی مجہی ہی حیرانی | ایک اسکا کیا لہو پانی نے
اوسکو صدقی کرو مین اسکی ساتہ | جہان دائی نی اوسکی دہوئی ہین ہاتہ
یہہ ہی شہزادی اور وہ کمتر ہی | کیا بہلا اسکی وہ برابر ہی
بات ٹہرانی پہر یہہ ٹہرا کر | اک عطارد رقم کو بلواکر
ماہ وش کی زبانی سب سنکر | جو کہ گذرا تہا ماہ پروین پر
دیکہکر اپنی مشتری کا حال | مثلِ مریخ غصی مین تہی لال

اوسکو اس بات پر سزا دونگی — کوئی اوس سی نہ چال چو کونگی
باپ کی سحر پر وہ بہولی ہے — اسی جگہ پر وہ اپنی بہولی ہی
سحر سب تنگ اوسکا کرونگے — رنگ بدرنگ اوسکا کرونگی
سرخرو اوس سی اب کری کالا — مہرپرور پہ جب جو اڈالا
گہر سی نکلی نہ تہی جب تہک کی — مین اوڑا دونگی ہاتہہ کی پہکّی
مہرپرور کو جا کی سے پہلے وہ — کسی کچہ نسی کہیل کہیلے وہ
سحر مین ایسی آئی ہی وہ بڑی — میری بیٹی سی لڑنی پر جو اڑی
کسکو ہی اوسی سحر مین مارا — وہ جو ہی پانچ تو مین اتہارا
سحر آتا نہین بہانی ہین — سب یہہ شیخی ہین تین کانی ہین
فاحشہ ہی وہ سخت آوارہ — بارہ ہین اب بہی اوسکی دس بارہ
نئی یارو پہ اپنی مرتی ہی — روز پو بارہ پہیکا کرتی ہی
ماہ پرورین سی کیا گیا اوسنی — مجکو رنج و الم دیا اوسنی
وہ جو لرتی ہی میری پاس آئی — سحر اپنا مجہی تو دکھلائی

ڈوبی غم سی یہہ بحرِ غیرت مین — روز و شب رہتی تہی یہہ حیرت مین
اسی غم سی یہہ روز روتی ہی — اُسکو خجلت کمال ہوتی ہی
پری ہوکر یہہ ہی غضب کی ذلیل — سامنی آدمی کی ہوئی ذلیل
اسکا انصاف ہی تمہاری ہاتہہ — کیجئی ہوسکی جو اوسکی ساتہہ
سُنی تقریر جب یہہ زہرانی — لگی مانند بید تہرانی
کہا قدرتِ خدا دیکہو — ہوگئی اسکو کیا بلا دیکہو
میری بیٹی کا یہہ جو حال کیا — مجکو بہی اوسنی اور کچہہ سمجہا
بڑہ چلی ہم سی اسکی یہہ طاقت — آئی ہی اسپہ کونسی آفت
ہوئی آتش کا خوب پرکالا — سحر کا اسکی ہوئی موہنہ کالا
ہمسی لاف و گزاف کرتی ہی — ہم پہ یہہ ہاتہہ صاف کرتی ہی
سحر کی داؤن پہ جو مرتی ہی — ہم ہی سی اولٹی چال کرتی ہی
نرد کی طرح مار کہاوی گی — جیتی بازی یہہ ہار جاوی گی
تین تیرہ کرونگی مین اسکو — بچ کی جاتی ہی یہہ کہان دیکہو

گاو سالہ پرست ہی وہ پیر — بزاخفش ہی احمقی مین شریر
اوسکی بیٹی نی ہمسی کی ہی چہیڑ — شیرونکی موںہہ پہ چڑہتی ہی وہ ہیر
تخت پر وہ ادہر سی آتی تہی — ماہ پروین ادہر سی جاتی تہی
اوسنی قصداً اسی تو چہیڑا ہی — بس اوسی چہیڑ کا بکہیڑا ہی
تخت کو اسکی اوس سی پہونچی گزند — اوسنی نخوت سی کر لین آنکہین بند
کہہ کی بیہودہ موںہہ سی سو سو بار — ہُشت اور مست پر ہوی طیار
سحر کا پہلی روز دکہلایا — پہر جو کچہہ اوسکی دہیان مین آیا
تخت ہم دونو کا اوڑا ایسا — مہر پرور کی باغ مین وہ گرا
ہم کہان اور اوسکا باغ کہان — دل کہان اور یہہ ایسا داغ کہان
مہر پرور جو شاہزادہ تہا — اوسکا اندیشہ بس زیادہ تہا
ہنس پڑا وہ تو دیکہہ کر صورت — اسکی لیکن بُری ہوی حالت
ماہ پروین کی دیکہہ لو پوشاک — تن مین ہی صورتِ کتان سب چاک
ہاتہہ اور پاؤن مین بہی چوٹ آئی — خاک مین سب ملی یہہ رعنائی

اس سی سب پوچھتی تھی آآ کر — لوگ کرتی تھی پیار جا جا کر
جوشش گریہ سی یہہ ہکلا کی — کرتی تھی آدھی بات تتلا کی
کوئی ہرگز نہ کچھہ سمجھتا تھا — سب کا بی سُلجھی و دم اولجھتا تھا
حد سی افزون جو ہو گئی مضطر — گر پڑی پای ماہ پروین پر
بولی ہمدمی کی بیان تو کرو — حال و لگا ذرا عیان تو کرو
ہٹ گیا کچھہ جو اوسکی رونی کا جوش — صورت بت وہ رہ گئی خاموش
جب کہ زہرا کمال گھبرائی — ماہ وش سی یہہ بات فرمائی
تو ہی ای لڑکی کچھہ ذرا کہہ ڈال — کچھہ تو معلوم ہو کہ کیا ہی حال
ماہ وش نی کہا کہ خیر ہی خیر — کل گئی تھی جو ہم برائی سیر
یاسمن ہی جو ایک جادوگر — وہ بھی آئی تھی پھر سیر ادھر
باپ کا اوسکی نام زنبق ہی — سخت نادان سخت احمق ہی
اوسکو دعوای سحر ہی ایسا — سامری اپنی فن مین تھا جیسا
نہین اوسکو کسی کا پاس ادب — کبر و عجب اوسکو ہی نہایت اب

كركى تدبير دل مين يهه سوچ بس | ماه پروين گئى جو ماكى پاس
اوسكو رنجيده ديكهه كر زهرا | پيٹى ہاتو نسى خوب سر زهرا
بولى وارى تيرى تيرى قربان | صدقى ان آنسوؤن پہ ميرى جان
وجهه كيا هى يهه آج رونى كى | بات كيا هى يهه جان كهونيكى
كسنى تيرا يهه دل دكهايا هى | كسنى وارى تجهى رولايا هى
كيون هى اشك ديده تر سى | وار ڈالون اوسى مين تجهه پر سى
كسنى ايذا دى ميرى دلبر كو | چهيڑا كيون ميرى ماه پيكر كو
اسكو رونى سى لگ گئى ہچكى | كسى صورت نہ تهمتى تهى ہچكى
پوچهتى تهى وه اسكو سو بار | اسكى كهلتى نہ تهى زبان زنهار
سر سى پا تك بلائين ليتى تهى | لاكهه تسكين اوسكو ديتى تهى
يهه زياده جو ہچكى جاتى تهى | جان زهرا كى لب پر آتى تهى
كوئى پانى اوسى پلاتا تها | اسى هرگز نہ ٹهہرا جاتا تها
جان چهوٹى بڑونكى نكل تهى | سارى گهر مين عجب ہل چل تهى

مادرش و آزردہ شدن مادرش و رقعہ نوشتن بساحرہ

دی مجھی ساقیا میٔ گلرنگ — نشا مین ہو جی تا لڑای کاڈہنگ
تاک انگور سی شراب کبہی — نقشۂ جنگ بی حساب کبہی
گئی مہوش یہان سی عیّارہ — جہوٹ کا اوسنی باندہا پشتارہ
کشتئ مکر کی عجیب روان — وہ اوٹہایا شریری طوفان
بحرِ خون تا زوان ہو چار طرف — شور و غل تا عیان ہو چار طرف
کشتئ عمر بہی ہو طوفانی — کبہی ہر ایک کا لہو پانی
اس کنارہ سی اوس کنارہ تک — غرق ہونی مین ہو کسی کی نہ شک
عقل مین اوسکی جو کہ آیا تہا — ماہ پروین کو وہ سکہایا تہا
یعنی انداز بد لو اب اپنا — یہہ بگاڑ و بناؤ سب اپنا
آنکہون مین اشک اپنی بہر لائی — چلو اسطرح آگی زہرا کی
تمکو روتا ہوا جو پائی گی — حال پوچہی گی داغ کہائی گی
اسطرح آنسو آنکہون سی آوین — لینی کی دینی تا کہ پڑ جاوین

کسی صورت سی پاس سئی دور | اس بلا کا نہین ہی رہنا ضرور
ماہ وش تہی غرض بڑی چنچل | آخر اوسنی یہہ فکر کی اول
مین ہی اس درد کو مٹاتی ہون | سیر اسکی تمہین دکہاتی ہون
کی مٹانی کی اوسکی طیاری | سوچی دل مین عمر کی عیاری
کیا کہون فکر اوسکی کیا کیا کی | یہہ کمندِ بلا مہیا کیے
دارو بیہوشی کی بنائی پہر | یہہ طبیعت مین بات آئی پہر
کرکی زہر اسی حال سب اظہار | اوس سی لڑوائین اسکو آخر کار
یہہ بلا جب نہو کسی عنوان | تب تو ہو ماہ مشتری کا قران
سعد طالع ہی بخت یاور ہی | ماہ پروین ہی مہر پرور ہیے
اخترِ بخت ہی جو سعدِ سعید | شب شبِ عید ہی تو دن ہی عید
اسی تدبیر مین کٹی وہ رات | دو نو گہر کو چلی بنا کر بات
پہنچین جب اپنی گہر وہ نیک شیم | ماہ پروین و ماہ وش باہم

ماہ پروین و مہوش از فریب شکایت یاسمین ساحرہ نمودن

عارضہ مجکو کوی اور نہین — ہان وہی عارضہ ہی جان یقین
عرض اگی یہی کی تہی خدمت مین — نہین کچہہ فرق اگلی حالت مین
گفتگو سنکی یاسمن نی تمام — ہنسکی بولی کہ اسمین کیا ہی کلام
ہم زلیخا کی طرح ہو وین پیر — آپ ہو وین جوان زہی تقدیر
نئی سر سی جو پہر جوانی ہو — تمسی تو لطف زندگانی ہو
ہکئی وہ تو وہان سوار ہوئی — اسطرف صحبت آشکار ہوئی
آیا پہر دور ماہ پروین کا — وصل تہا اوس سی حور تزئین کا
زیب محفل ہوئی جو وہ محبوب — ہوئی یکجا یہہ طالب و مطلوب
یاسمن کا وہ حال تہا جتنا — مہر پرور نی کہہ دیا سارا
ہنس پڑی کہل کہلا کی مہ وش بہی — ماہ پروین کو آگیا غش ہی
مہر پرور جو مسکرانے لگا — غنچہ گلشن مین جی چہپانی لگا
ٹہری آپسمین مشورہ ی باہم — کیجئی اس بلا کی آمد کم
آشتی آشتی مین کام کرین — جنگ کا اسکی اہتمام کرین

تیری عاشق ہون تیری مفتون ہون | تو ہی لیلی تو مین ہی مجنون ہون
تو جو یوسف عزیز دلہا ہی | بندی دل سی تیری زلیخا ہی
فائدہ کیا جو رنج پنہان ہی | پردی پردی مین تیرا نقصان ہے
مجسی تجکو اگر کنارا ہے | یا تجھی کوئی اور پیارا ہی
دشمن ای جانِ جان نہ بن میرا | یاد رکہ یاد رکہ سخن میرا
ایکدم مین ہلاک کر دونگی | اوسکو بہی پیرِ خاک کر دونگی
نامراد اب ہوئین وہ پائی مراد | تیری ممکن نہین بر آئی مراد
دور رکہو یہہ دل سی اپنی خیال | پہر نہ تم ہو نہ وہ پری تمثال
اسی مین خیر بس تمہاری ہی | نہ چھپاؤ جو جان پیاری ہے
جو کچہ سچ ہو وہ بیان کردو | ہو بہو حال سب عیان کردو
مہر پرور نی جب سنی یہہ بیان | بولا ڈر ڈر کی خیر ہی ای جان
جو مزا مجکو تیری چاہ مین ہی | کس سی یہہ لطف رسم و راہ مین ہے
تیری نی لوٹا مجکو سودا ہے | بہول بہل تیری حسنِ عشق کا ہے

تیر مژگان کا کسکی گھایل ہی — کس پہ مایل بتا تیرا دل ہی
کس کا بیمارِ چشم ہی تو بتا — مین کرون تا کہ تیری فکر شفا
مَی الفت سی کس کی ہی سرشار — نقدِ جان کس پہ تیری ہی نثار
کسکا بازارِ حُسن دیکھا ہی — سچ بتا مشتری تو کسکا ہی
میری الفت ہی ناگوار تجھی — کسکی اوپر ہی اتنا پیار تجھی
مین تو راغب ہوون تجکو نفرت ہی — مجکو الفت تجھی عداوت ہی
مجسی کر تو بیانِ حالتِ دل — تا سنون تیری کچھ مصیبتِ دل
جسکا عاشق ہو اوسکو بلوا دون — چاند سی شکل اوسکی دکھلا دون
کہدی رکھتا ہی گر مرض کوئی — نہ چھپا تو جو ہو غرض کوئی
کر نہ پرہیز اس مقام مین تو — دیر کر بس نہ ایسی کام مین تو
سحر تجھ پر ہو گر کسی نی کیا — تو کر دون رد سحر کی مین دوا
ہر طرح تیرا مین علاج کرون — کل جو کچھ کرتی تھی وہ آج کرون
مجسی پوشیدہ کر نہ راز اپنا — دور کر کہہ سارا امتیاز اپنا

وہ دکہاتی تہی اپنی غمزہ وناز روح کرتی تہی جسم سی پرواز
قصد کرتی ہتی وہ لپٹنی کا شوق تہا اسکو بہی ہٹنی کا
وہ بلا خیز تہی یہہ رنج انگیز تہی اودہر سی طلب ادہر سی گریز
رنج ہوتا تہا بسکہ باتون سی یہہ ہٹاتا تہا اسکو لاتون سی
کہتی تہی اسکو کونسا ہی درد کہین عورتسی بہاگتا ہی مرد
اسکا یہہ سن ہی یہہ جوانی ہے اسپہ یہہ بیکا ہی کیسا پانی ہے
ہرطرح یہہ چہیڑتی ہو مین اسکو ہای کیا اسکی ہوگیا حس کو
میری کسطرح ہو اسی خواہش ایسا کیون ہوگیا یہہ بی خواہش
سخت حیرت کا کارخانہ ہی مرد تو ہی مگر زنانہ ہے
کہان اپنا نصیبا پہوٹا ہے سچا موتی نہین یہہ جہوٹا ہی
طبع کو پاس دل نی جب گہیرا مہر پرورسی اوسنی مونہہ پہیرا
انجمن سی وہ آی خلوت مین بیٹہی تنہا پہرا وسکی صحبت مین
پوچہنی پہر لگی وہ ہوکی اوداس سچ بتا مجکو ہی ادہر سی پاس

ابر کی طرح دل مین روتا تہا — ظاہر اوس سی خلطہ ہوتا تہا
گرمی کی باتین اوسکو بہاتی نہین — رعد نالی تہی ٹہنڈی سانسین تہین
کہلتی کسطرح اسکی دل کی کواڑ — غم کا ٹوٹا ہوا تہا اسپہ پہاڑ
لاکہہ وہ چہیڑ چہاڑ کرتی تہی — طبع اسکی بگاڑ کرتی تہی
رکہتی تہی سر وہ اسکی زانو پر — تکیہ تہا اسکو اپنی مہرو پر
راحت اوس سی بہلا اوسی کب تہی — وہ تو پہلو مین نیشِ عقرب تہی
کہتا تہا غم کمال ہی مجکو — موت اوسکا وصال ہی مجکو
شوق ظاہر وہ کرتی تہی بار بار — کان ڈالی یہہ سنتی تہی لاچار
باتین وہ کرتی تہی ہنسانی کو — مستعد تہا یہہ داغ کہانی کو
موہنہ ملانی سی یہہ خجل ہوتا — چٹکی لیتی تو دردِ دل ہوتا
ڈالتی تہی گلی مین وہ باہین — کہینچتا تہا یہہ سیکڑون آہین
وہ گلوری اگر کہلاتی تہی — خون ہوتا تہا جان جاتی تہی
وہ سنگہاتی جو اپنی زلف کی بو — سونگہہ جاتا تہا سانپ بس اسکو

ثابت عشق تہا نہ وہ بہگا — عشق کے لوکا گو لگا جھٹکا
کہتا تہا میری دل کو لوٹا ہی — یہہ کہان سی پٹاخا چھوٹا ہی
صدقے جان اوسپہ مہر پرور کے — یاسمن کی ہی بو چھچھوندر کی
اوسکی آنکی بو جو آئی یہ ہے — جان تن مین نہین ہوائی ہی
سخت ہی رنج تفرقہ پرداز — دل جلاتا ہی چرخ آتش باز
دل جلاتا یہہ مہر پرور کا — پاؤن تک پہونچا تہا دہوان سر کا
رات جب آئی اک پہر کی قریب — آگ پہر پہنچی اسکی سر کی قریب
اوسکی سر پر بس اک بلا ٹوٹی — وہ ستاری کی طرح آ ٹوٹی
صاف اوس سی تہا وہ مہ تمثال — یاسمن سی غبار دل تہا کمال
ماہ پروین کی عشق مین مبہوت — اسکا اک نکتہ اوسکو تہا باروت
تہی جو آراستہ وہ محفل عیش — مہر پرور سی تہی یہہ مائل عیش
اسکا پہلو جو خار تہا اوسکو — بیٹہنا پاس بار تہا اوسکو
مسکراتی جو ساتہہ پہرتی تہی — خرمن دل پہ بجلی گرتی تہی

اسکو یاد اوسکی اوسکو یاد اسکی — یاسمن باعثِ عناد اسکی
آنکهوںمین شب کا وہ سمان چهایا — عشق کا کچهہ تها مزا پایا
صحبتِ شب جو یاد آتی تهی — غم ہی غم سی تو جان جاتی تهی
کہتی ہتی زندہ بدتر از مردہ — جان سی بیزار دل سی افسردہ
آرزو ہی کہ ہوئی شام کہین — دن قیامت کا ہو تمام کہین
صورتِ یار تا نظر آوی — بیکلی سی یہہ جان کل پاوی
آمدِ یاسمن کا دہڑکا تها — آتشِ غم کا شعلہ بہڑکا تها
رات جو جو زیادہ ہوتی تهی — موتِ پروین کی یاد ہوتی تهی
سینہ تہا داغدار مثلِ انار — پہلجہڑی ہتی ہر آہِ آتش بار
ماہ پروین کو تهی یہہ بیتابی — آہِ سوزان بنی ہتی مہتابی
گہڑی کیا کرنی عشق تہا کہوٹا — صبر کی تہا متاع مین ٹوٹا
کہان طاقت ہتی ماہ پروین مین — صورتِ چرخ تہا وہ چکر مین
ماہ پروین کا نام ہر دم تہا — گر زبان ہو قلم تو کیا غم تہا

دونو چلنی پہ ہوگئین طیار
قسمت پر پہر ہوین وہ اپنی سوار

اپنی وہ شہر کو چلین ناگاہ
مہرپرور کی جان ہتی ہمراہ

دل لگا گہلنی کاہشِ غم سی
دل جلا سوزِ آتشِ غم سی

اضطراب نمودن مہر در عشق ماہ پرور و بی لطف بودن از صحبت ماہ و اندیشہ و طیاری جنگ نمودن از ساحرہ

کیتکی کی شراب دی ساقی
نشا رہین مجہسی کام لی ساقی

قلقل می ہوا ور خندۂ جام
نشا رہین خوب مجہہ سی ہوئی کام

می گلرنگ سی چہکا دی مجہی
کچہہ تو کیفیت اب دکہادی یہ مجہے

می کی دینی مین کچہہ نکر تو درنگ
شعبدی پہ ہی چرخ مینا رنگ

آج بہی دور پہر شراب کا ہو
کس کو معلوم ہی کہ کل کیا ہو

کم نہ ہتی صبح غم قیامت سی
گہر وہ پہنچی عجب حالت سی

مہرپرور کا رنگ ادہر فق تہا
رنج سی سینہ اوس طرف شق تہا

جان بلب یہہ فراقِ دلبر سی
رنج اوسی عشقِ مہرپرور سی

لین بلائین ہزار بار اوسکی ‎— لوٹی وہ حسن کی بہار اوسکی
کہا صدقی عجب فشار مین ہون ‎— ہر طرح تیری اختیار مین ہون
تیری عاشق ہون تیری شیدا ہون ‎— تیری دیوانی ہون مین جسیجا ہون
تو اگر ایک سی ہزار کری ‎— دل میرا تو بہی تجہکو پیار کری
تیری باعث سی سکو چاہو نین ‎— جو کہون منہہ سی وہ بنا ہو نین
یہہ فقط چہیڑنی کی واسطی تہا ‎— بغض اسکا نہین ہے مجہے اصلا
تیری مین مائل محبت ہون ‎— تیری مین خیر خواہ دولت ہون
رنج تو دی تو مجکو راحت ہی ‎— تجکو چہیڑون یہہ میری شامت ہے
رنج دیوی فلک تو دور ہی کیا ‎— بی خطا ہی تیرا قصور ہی کیا
رنج تقدیر مین جو لکہا ہی ‎— نہین تدبیر سی وہ مٹتا ہی
یاسمن بہی جو ہو تو کیا غم ہو ‎— تو سلامت رہی تیرا دم ہو
رہین یون ہی نہین یہ ممکن دن ‎— یہہ بہی کٹ جائینگی کسی دن دن
تہین یہہ آپسمین باتین یکدیگر ‎— یک بیک ہو گئی نمود سحر

گوئی تدبیر ہی نہ چارا ہی
زندگانی سی اب کنارا ہی

آبرو ہی میری خدا کی ہاتھ
کس بلا سی ہوا ہی میرا ساتھ

ماری مرتی نہ کاٹی کٹتی ہے
رنج بڑہتا ہی عمر گھٹتی ہے

تمہین تدبیر کوئی بتلاؤ
جو نہ آتا ہو مجکو سکہلاؤ

بات کوئی ہنین بتاتی ہو
اولٹی تم سید ہیان سناتی ہو

کس کو بتلاؤ تم سوا دیکہون
تم ہو پاس پہر تو کیا دیکہون

بہتر از حور ماہ پروین ہے
اسی دم سی مجہی تو تسکین ہے

ایسا حسن و جمال ہی تیرا
خواب مین بہی خیال ہی تیرا

قیدی زلف اسیر دام ہوئین
تیرا بندہ تیرا غلام ہوئین

صاف دل سی نہ تو مکدر ہو
وہ سزا دی جو حق مین بہتر ہو

طعن و تشنیع تمنی کی یہہ کیا
دل مجروح پر نمک چہڑکا

گر پڑا پاؤن پر یہہ وہ کہہ کر
رہ گئی اشک آنکہون سی بہہ کر

ماہ پروین نی دیکہہ کر یہہ طور
سر قدم سی اوٹہا لیا فی الفور

تج

تیرا مائل ہون تیرا شیفتہ ہون
تیری ہی حسن پر فریفتہ ہون

اوسکی بوسی مجھی پڑی کیا کل
دہنِ غنچہ اوسکا گندہ بغل

نرگسِ چشم ہی وہ زود غرض
یرقان کا ہو جسطرح کہ مرض

روتا ہون دیکھہ کرمین صورتِ ابر
صبر پہ صبر جبر پر ہی جبر

زور چلتا نہین ہی جلتا ہون
کفِ افسوس روز ملتا ہون

اتنی خاطر نہ گر کرون اسکی
ورنہ پھر آشنا ہی یہہ کسکی

کچھہ بن آتی نہین ہی مجھی تدبیر
اسمین میری ہی کیا بھلا تقصیر

حیلہ سی آپکو بچاتا ہون
ناز اوٹھاتا ہون رنج کہاتا ہون

مار ڈالون تو بن نہین آتی
سحر کا ڈر ہی جان ہی جاتی

باپ اسکا ہی ساحرِ بی باک
ایکدم مین ہی مجھی کریگا ہلاک

اور ہی مجھسی وصل کی خواہان
مثلِ آئینہ سخت ہون حیران

نازِ بیجا مجھی دکھاتی ہی
روز بک بک کی مغز کہاتی ہی

سخت حیران ہون تھی وہ کیسی گھڑی
یہہ بلا ہی کہانسی کود پڑی

عمر بھر تم جو اس سی تارک ہو | حلوا کہاؤ میرا مجہی ہیٹو
خوش رہو اس سی دل کو شاد کرو | غم نہین ہی نہ مجہکو یاد کرو
ایسی باتونکا تہل نہ بیڑا ہی | جیسا مونہہ ویسا ہی تہپیڑا ہی
اوسکی مائل تمہاری مائل وہ | میری دشمن ہی میری قاتل وہ
یہی حق مین تمہاری ہی بہتر | یون رہو اوس سی جیسی شیر و شکر
اسمین تم کرتی سات پانچ ہو کیا | سچ جو ہی بات اسکو آنچ ہی کیا
عشق مین اوسکی آپ اوبلتی ہین | آتشِ غم سی ہمتو جلتی ہین
مہر پرور نی جب سنی یہہ سخن | ہوا دل کو کمال رنج و محن
کہا سچ ہی قلق یہہ لیگا کون | تم نہ دو گی جو طعنی دیگا کون
طعن و تشنیع سی سناتی ہو | کیون جلونکو بہلا جلاتی ہو
مجکو اس باغ حسن سی پہل ہی | میوہ حسن اوسکا حنظل ہی
اوسکی الفت مین مین نہین بہولا | رخ گلرنگ یہہ نہین بہولا
نہین بہونرا ہون یاسمین کا مین | باغبان ہون تیری چمن کا مین

اوس سی ہر دم خوشی تمہاری ہے | خون دلکی یہان نہاری ہی
وہان تو شغلِ شراب ہوتا ہی | دل ہمارا کباب ہوتا ہے
راہِ الفت نئی نکالی ہی | عشق مین خوب پوری ڈالی ہی
خوب الفت کی غم سہو گی تم | ریوڑیکی پہیر مین رہو گی تم
گر یہہ ہی عشق دہوکی کی ٹٹی | خوب دیگی تمہین گہسن پٹے
اوسکی صورت پہ آپ پستی ہین | ہم یہان اپنی پاؤن گہستی ہین
رنگ کیا کیا ابہی دکہائی گی | نُقلِ مجلس تمہین بنائی گی
خرمہ لب کا تم تو چکہو مزا | مثلِ بادام ٹوٹی دل اپنا
جنسِ حُسن اوسکی تمکو تو بہائی | مول ہم لیوین رنجِ بالائی
اوس سی تم عشق پاک صاف رکہو | صاحب اس بندی کو معاف رکہو
میرا دشمن جو آپ نی پالا | کچھہ نہ کچھہ تو ہی دال مین کالا
اوس سی تو آپکی ہو دل کو فرح | مین جلون نان سوختہ کی طرح
مین ہون پختہ نہ مجسی گہاتین کرو | کسی کچّو سی ایسی باتین کرو

گل بی خار وہ ملا ہی تمہین | خار ہین ہم سی کام کیا ہی تمہین
میری آتی ہی چھوٹی وہ ہمدم | مجھہ سا ہوگا نہ کوئی سبز قدم
ایسی گل رو کی عندلیب ہو تم | سچ تو یہہ ہی کہ خوش نصیب ہو تم
وہ نہین تم کو ملنی کی رخسار | مجسی تم کو تو مل رہین گی ہزار
عشق کرکی مین خوش کمال ہتوئے | ایسی الفت سی بس نہال ہوئے
سچ تو ہی تم نہ کیون کٹو مجسی | یہہ نہو ویگا بس ہٹو مجسے
نازبیجا کسی ہو دکہلاتے | مجکو یہہ چوچلی نہین بہاتی
تم کو لذت ہو وہ مزا پاوی | اوسکا جہوٹا میری بلا کہاوی
نمکین حسن پر تو مرتی ہو | پہیکی باتین یہہ مجسی کرتی ہو
لب شیرین کی بوسی لیتی ہو | تلخی ہجر ہم کو دیتے ہو
وہ لذیز آپ کو مٹھائی ہی | پستہ لوز اوسکی بہائی ہی
شربت وصل آپ پیوین گی | زندگی ہی تو ہم بہی جیوینگے
ہم سی الفت مین تمکو بٹا ہی | اپنا بہی تمسی دل یہہ کہتا ہی

تیغِ ابرو سے دل تو بسمل تہا — تیرِ مژگان کا اونکی گہایل تہا
یہہ بہی تہا خوبرو حسین کمال — اوسکی تیرونسی وہ بہی تہین غربال
حسن نے اسکی بہی تہا کام کیا — کام اونکا بہی تہا تمام کیا
اوسکی صورت کو یہہ بہی تکتی تہین — دنگ تہین رنج سی سسکتی تہین
رات وہ تہوڑی صبح کا سامان — تہا زیادہ وصال کا ارمان
اسکی وہ بس مین اوسکی یہہ بس مین — دونو کی دل ملی تہی آپس مین
رکہتی تہین شوقِ وصلِ یار انکہین — دونو کی ہو رہین تہین چار آنکہین
ہو رہی تہی کنائے ہر سو سی — دونو باہر تہی اپنی قابو سی
چہیڑ چہاڑ اونکی ہوتی تہی باہم — طعن و تشنیع کی سخن ہر دم
لگی ہونے جو گفتگو بررو — طعن مین یاسمن کی آتی تہی بو
ماہ پروین یہہ کہتی تہی ہنسکر — ایسی کی دام مین بہلا پہنسکر
ہمکو کاہیکو شاد کیجی گا — بہول کر بہی نہ یاد کیجی گا
اوسکی تم باغکی تو گلچین ہو — ہم سی کسطرح تم کو تسکین ہو

ماه پروین کا حسن جب چمکا — سارا جلوه اسی کی تها دم کا
باغ مین حسن ماه وش یون تها — چاندنی نی هو جیسی کهیت کیا
حسن سی ممتنع بهی ممکن تها — فی الحقیقت که رات کا دن تها
تین حسن ایکجا یهه باهم تهی — مهر و مهتاب و شمع همدم تهی
روشنی ماه کی تهی اونسی ماند — چودهوین رات کی تهی تینو چاند
چاندنی دیکهنا جو تها منظور — ماه پروین بنی تهی غیرت حور
سب سراپا سفید تهی پوشاک — رخ مهتاب پر لگی تهی خاک
تهی ستارونکی پاؤن مین پاپوش — دیکهکر جسکو جان هو بیهوش
حسن پر اپنی یهه اکڑتی تهی — چاندنی اوسکی پاؤن پڑتی تهی
یون هی مهوش نی بهی کیا تها بناؤ — دل مین تهی چاندنیکی از بس چاؤ
مهرپرور غریب بیچارا — اونکی شوخی نی تها اسی مارا
ناز غمزیکا واره هوتا تها — مهرپرور نثار هوتا تها
پستا تها اونکی آن بان پہ یهه — اپنی کهیل هوا تها جان پہ یهه

سنّی والا ہی سُنکی دنگ رہی | اونہ رکی نہ مونہہ پہ رنگ رہی
رتبہ میرا جہان سی اعلی ہی | ہر سخن اُردوئی معلّی ہے
لن ترانی سی مجکو نفرت ہی | وادی ایمن محبت ہی
مین دکہاؤن جو معجزِ تقریر | جان پڑ جای بول اوٹہی تصویر
مین دکہاؤن جو طبع کی گرمی | نہ رہی ہٹ دہرم کی ہٹ دہرمی
نہ رہی سنکی محفلونکو ہوش | شمع طورِ کلیم ہو خاموش
ہند مین ہون جو زمزمہ پرداز | صدقی ہو روح بلبل شیراز
نہین آتی مجہی سخن سازی | اب دکہاتا ہون اپنی جانبازی
اس لئی اب مجہی بہت کدہی | ماہ پروین کی آمد آمد ہے
جوش ہی نشۂ محبت کا | مین سمان اب دکہاؤن صحبت کا
جب خزان ہو چکی و گُل کی بہار | چاندنی نی دکہایا لطف اکبار
یاسمن اپنی گہر ہوئی داخل | ماہ پروین ہتہی رونقِ محفل
اوتری جب آسمان سی وہ تخت | مہر پرور کی جاگی خواب سی بخت

مین برائی تمہاری چاہونگی — تم سوا کسن سی پھر بناہونگی

یہہ خیال اپنی دل سی دور کرو — وصل بندیسی تم ضرور کرو

دل مین اپنی نہ کچھہ کرو وسواس — مارتا ہی مجھی تمہارا ہراس

خیر مرضی جو یہہ تمہاری ہے — جان مجکو تمہاری پیاری ہی

نہ سہی وصل مہربان نہ سہی — خیر مایوس مین رہی تو رہی

تم سلامت رہو مین شاد رہون — تمسی جو یا ہی اتحاد رہون

تم جیو مین جیون نہین یہہ خیال — زندگی ہی تو ہو رہیگا وصال

نہین ہی وصل کی اگر صورت — صبر اور شکر ہی بہر صورت

غرض ان باتون مین وہ رات کٹی — اور باتین رہین وہ بات کٹی

اسمین تہوڑی سی شب رہی باقی — ہوئی بیہوش مطرب و ساقی

آمدن ہردو بر بردن ز ماہ پروین و مہر در باہم شکوہ شکایت شدن

ساقیا دی شراب آتش رنگ — کہ دکہاؤن سخن کا آب نیرنگ

وہ سناؤن تجھی نئی مضمون — زرد ہو جس سی عارض گلگون

بیکلی سے نہو جبتی بیکل ۔ ہمین توڑینگی باغ حسن کا پہل
یاسمن کو ذرا جو ہوش آیا ۔ اور یہہ مدعا بگوش سنا
گری غیرت سی پابگل ہوکر ۔ ہوئی خاموش کچہہ خجل ہوکر
آتش شوق نی لگائی آگ ۔ وصل و فرقت مین ہی ازل سی لاگ
شکل شعلہ نہ ایک جا ٹہری ۔ سر کی آگ آگی زیر پا ٹہری
رہ گئی اپنا دل مسوس کی وہ ۔ بولی پہر اسکو کوس کوس کی وہ
جیسا کہو یا ہی تو نی میرا مزا ۔ تو ہی اپنی کئی کی پائی سزا
وصل مین تجکو سرگرانی ہی ۔ شعلہ ور آتش نہانی ہے
جہوٹ باتین یہہ سب بناتی ہو ۔ پہپہلیان اب مجہی کہلاتی ہو
ایسی گہبرائی وصل ہونی مین ۔ پہ جہبی پہرتی ہو کونی کونی مین
اپنی فن سی کمال ماہر ہون ۔ باپ ہی میرا مین ہی ساحرہ ہون
کیا ضرر مرد کو وصال مین ہے ۔ بات بیجا یہہ بس خیال مین ہی
جان تمپر نثار کرتی ہون ۔ تم کو مین دل سی پیار کرتی ہون

اسقدر تمکو بی حجابی ہے
اسمین حد سی فزون خرابی ہی

مین یہہ کہتا ہون اسلئی تمکو
اتنی جلدی ہی کس لئی تم کو

اسکی خواہش سی ہو نہ بر ہم تم
بہاگی جاتی ہین کیا کہین ہم تم

وصل کا غم تمہارا سہتا ہون
جو کہا تہا وہ اب بہی کہتا ہون

فائدہ تم کو ہی ضرر مجہکو
مارڈالو گی تم مگر مجہکو

مجکو اہل نجوم نی ہی کہا
وصل ہی زہر تجکو عورت کا

یہ سبب ہی فقط جدائی کا
دہیان لاؤ نہ کچہہ برائیکا

چند سال اور اب گذر جائین
نحس دن جائین نیک دن آئین

وصل کی پہر مدام باتین ہین
پہر یہی دن یہی تو راتین ہین

وصل سی ہجر مین مزا ہی زیاد
پہر کو آتی ہی جو اسے یاد

ٹلانا نہین یہہ بہتر ہی
جلدی کا سارا کام ابتر ہی

عقل سی یہہ تو ہی نہایت دور
ساری عالم مین ہی مثل مشہور

دیر کا کام تو ہی رحمان کا
جلد کا کام سب ہی شیطان کا

مائلِ اختلاط ہوتی تھی ‏ تلخ بزمِ نشاط ہوتی تھی

گندہتی یہہ وہ تیز کرتی تھی ‏ طبعِ نازک گریز کرتی تھی

اوس سی ہر بات مین بچاتا تہا ‏ آنکھین نیچی تھین جی چراتا تہا

مثلِ صیاد گہات کرتا تہا ‏ لاکہہ حیلو نسی بات کرتا تہا

دورِ جامِ شراب جب آیا ‏ ہوگیا اور بزم کا نقشا

اوڑ گئی ہوش نشۂ مے سی ‏ ہوئی غافل جہان کی شے سی

در و دیوار ہوگئی مدہوش ‏ شرم پنہان لحاظ تہا روپوش

یاسمن کو نکچہ بہی ہوش رہا ‏ ٹوٹا بندِ نقابِ شرم و حیا

ہوئی گستاخی سی مقابل ہاتہہ ‏ بی تکلف کئی حمائل ہاتہہ

مہر پرور کہا کیا کتنا ‏ یہہ برا ہی برا نہین اچہا

اس سی لازم ہی تم پشیمان ہو ‏ ہو کی معشوق جی کی خواہان ہو

کہہ چکا ہون یہہ مین زراہِ نجوم ‏ گر کرون وصل ہون ابہی معدوم

اس لئی تمسی ہجر ہون کنارہ کش ‏ ورنہ میرا بہی دل ہی تم پر غش

چار ناچار دل کو سمجھا کے — دل ہی دل مین غم و الم کہا کی
منتظر رہتا تہا وہ آنے کا — غم نہ تہا اوسکو جیکی جانیکا
محفلِ عیش سب وہ تہی طیار — اوسکا مشتاق بیٹھا تہا لاچار
خارِ غم دل پہ اک کہٹکتا تھا — لب پہ دم آنکر اٹکتا تھا
بیکلی تہی زبس کمال اوسی — کیا کہون جیسا تہا ملال اوسی
واشدِ دل نہ تہی چمن کی وہ سیر — جانتا تہا ہر ایک گل کو غیر
ہر روش اوسکو بیزاری تہی — مثلِ بلبل فغان و زاری تہی
غم سی پژمردہ ایسا تہا وہ جوان — حُسن کی بس بہار پہ تہی خزان
چہوٹنا کب خیال خام مین تہا — ایسی صیاد کی وہ دام مین تہا
بیٹھا تہا وہ جو بد دماغ اوسجا — یاسمین آئی باغ باغ اوسجا
کہل کہلا کر ہنسی وہ صورتِ گل — ہوا اسکی چراغِ زیست کا گُل
زرد تہا چہرہ شکلِ مہرِ کمال — مثلِ سنبل تہی سب پریشان بال
بیٹھی اسطرح پاس وہ عیّار — پہلوئی گُل مین جیسی بلبلِ زار

اپنی لیلی کا جو کہ مجنون ہو — غیر سی کیون نہ دل جگر خون ہو
تہا یہ فرہاد اپنی شیرین کا — شیفتہ دل سی ماہ پروین کا
یاسمن سی یہہ زرد ہوتا تہا — اوسکی پہلو سی دور ہوتا تہا
تفرقہ یہہ فلک نی ڈالا تہا — شعبدہ تازہ اک نکالا تہا
کس بلا سی اسی تہا اولجہایا — ذرّہ سی مہر کو تہا لڑوایا
اوسکا ملنا تو اسکو قہر ہوا — شہدِ لب اسکو غم سی زہر ہوا
جب سی چہوٹا تہا یار جانی سی — تنگ تہا اپنی زندگانی سی
اوسکی صحبت سی دل کو نفرت تہی — ماہ پروین کی قہر فرقت تہی
بس کہ پیشِ نظر وہ صورت تہی — مثلِ آہو کمال وحشت تہی
دیکھتا تہا نہ یہہ کبہی سوِ چشم — شیر تہی اسکو اوسکی آہوی چشم
ہوش تہا کچہہ نہ طیش سی دلکو — رنج ہوتا تہا عیش سی دل کو
مصلحت سی خموش رہتا تہا — رنج دلپر تمام سہتا تہا
جو کہ تہا ناگوار کرتا تہا — جبر سب اختیار کرتا تہا

بند و بست اسکا ہو گیا سر دست
ملہ کی فتح مہر کی تھی شکست

کھچ گیا ہر طرف کو پردۂ شب
تارے روشن ہوئی فلک پر سب

بند و بستِ زمانہ ہر جا تھا
خانگی کارخانہ برجا تھا

مرد و نسی ہو گیا زنون کو بیر
تخلی کرنی کو چاندنی کی وہ سیر

عمل زنانی جو تھا سواری کا
رتبہ تھا مہ کو چوکی داری کا

تھا جو عاشق سی شوق آسایش
کی بہت اوسنی اپنی آرایش

راز سی عشق کی جو آگہ تھی
ماہ پروین کی وہ بھی ہمرہ تھی

مہر پرور کی باغ پر آکر
ٹھہر بن معمول سی بہ یکدیگر

ناگہان اسمین یہ بلا آئی
یاسمن بھی سوئی ہوا آئی

سب مہیا تھا عیش کا اسباب
جمع تھی صحبتِ شراب و کباب

جسکی خاطر ہو عیش و عشرت سب
رہی محروم وہ تو ہای غضب

جس سی اس طبع کو کدورت ہو
اوس سی دو دو پہر کی صحبت ہو

سامنا غیرِ جنس کا ہووے
خفقان کیون نہ پھر بہلا ہووے

دیکہتا تہا نہ بارِ تمکین سے　　عشق تہا اسکو ماہ پروین سے
یاسمن کو کنیز جانتا تہا　　اوسکو اک بدتمیز جانتا تہا
اور کا باغبانِ گلشن تہا　　مثلِ صیّاد اسکا دشمن تہا
سنبلین زلف کا تہا سودائی　　یاسمن کی کب اسکو بو بہائی
قصد اسکی سوا نہ تہا کچہہ اور　　اسکو کانٹون مین کہینچی کسی طور
باغِ عالم مین اسکو ڈک دیجی　　پنکہڑی پنکہڑی سے الگ کیجی
اسکو تہی ناپسند خو اسکی　　اسکو تہی جان و روح بو اسکی
ہوش دنیا نہ تہا نہ غم دین کا　　دہیان ہر وقت ماہ پروین کا
اتفاقِ زمانہ سنئی اور　　طور یہ تہا یہان وہان وہ طور
اوسطرف تہی وہ بیقرار وہان　　تہی کہلی چشم انتظار یہان
اوسکو چلنی کی اپنی حسرت تہی　　اسطرف یہہ مخلِ صحبت تہی
فوجِ انجم کی لیکی ماہ چلا　　تہا اک کرمہم اپنی راہ چلا
ہوگئی ذرّی اک قلم نابود　　ماہ پروین کی تہی فلک پہ نمود

خندی اپنی زنونکو روئی گے
مشکل آسان یہہ بہی ہوئی گی

کس لئی ہوتا ہی میری قربان
غم نکہا غم نکہا تیری قربان

جلدی کہبرا کی کچہہ نہ کام کرو
مکر سی اوسکو تم تمام کرو

کل وہ جب جا چکی گی اٹہینگی ہم
شکل اپنی تمہین دکہائینگی ہم

لگی ہونی سحر کی طیاری
رات اسی بات مین کٹی ساری

ماہ پروین ادہر کو راہی تہی
جان نی رخصت اس سی چاہی تہی

باغِ عالم مین یاسمن تہی جو دو
اپنی جوبن پہ تہا اسی بہی غرور

زعم مین تہی یہ حسن مین ڈوبی
جانتی تہی کہ ہون گلِ خوبی

حسن پر مثلِ سرو اکڑتی تہی
آدمی کیا ہوا سی لڑتی تہی

مہر پرور کی عشق سی مردہ
خارِ الفت سی اوسکی پژمردہ

رکہتی تہی عشق کا دماغ بدل
لالہ کی طرح تہی وہ داغ بدل

مہر پرور کی عشق کا تہا درد
یاسمن کی طرح تہا چہرہ زرد

مہر پرور کی بس یہہ حالت تہی
نام سی یاسمین کی نفرت تہی

سخت لاچار سخت ہون مجبور
ایک اس لیے ہی یہہ غم کا وفور

مار ڈالو تو غم سوا ہو جای
نہین معلوم پہر کہ کیا ہو جای

یہہ بلا کسطرح سی گود پڑی
خار ہی اسکی صحبت ایک گہڑی

یاسمن نام تو بتاتی ہے
مجھسی الفت بہت جتاتی ہی

کچھہ بن آتی نہین کرون مین کیا
جان جاتی نہین کرون مین کیا

وصل کی روز مجھسی ہی طالب
مین ہون بیزار حاضر و غائب

تیری زلفون کی ہی قسم مجکو
اس بلا کا نہو جو غم مجکو

یہہ تمنا ہی کوئی گہات ملی
اس بلا سی مجھی نجات ملی

کل پہر آویگی جان لینی کو
بد بلا ہی بلال دینی کو

ماہ پروین نی جب سنی تقریر
بولی قربان تجھپہ مہر منیر

میری لائق تو تیری لائق مین
میرا عاشق تو تیری عاشق مین

مہر کی لاکہون ہوتی ہین عاشق
کون ہوتا ہی ماہ سی فائق

کب پری کی ہین جستجو کرتی
اچھی گل کی سبھی ہین بو کرتی

شرم آئی نہ کچھ حجاب کیا — عشق کا نام کیون خراب کیا
اسی صورت پہ ہی یہہ صورتِ عشق — کچھ بھی آئی تمہین نہ غیرتِ عشق
پاسِ الفت تمہین مگر نہ رہا — دور ایسی ہوئی کہ ڈرنہ رہا
اوسنی اوسی جو یہہ کلام کیا — مہر پرور نی دل کو تہام لیا
رکھہ دیا اوسکی پاؤن پر سر کو — ترکیا اپنی دیدہٴ تر کو
ایسا ناواقفِ محبت تہا — ایسی ہا تو ن سی غرقِ حیرت تہا
حال ابتر الم سی ہونے لگا — غم سی بی اختیار رونی لگا
عرض کی اتنا غصہ کیا ہی ضرور — بی خطا ہون نہین ہی میرا قصور
مین برا یا بہلا ہون تیرا ہون — نہین ممکن کہ غیر کو چاہون
مجہسی ای بت میرا حسد اچہی — اور کو دل جو تجہہ سوا سمجہی
مست تیری شرابِ حسن کا ہون — ذرہ اس آفتابِ حسن کا ہون
تجہہ سوا کسکو ای قمر دیکہون — اور کو بہول کر اگر دیکہون
کور آنکہین ہون انمین نور نہو — خود بہی ہو تو یہہ قصور نہو

بولا مونہہ پہیر کر خدا حافظ کہا دل مین کہ ہو بلا حافظ

سنکی یہہ تخت پر ہوئی وہ سوار ہوئی ظاہر یہان خوشی کی بہار

ماہ پروین جو دیکہتی تہی یہہ سیر دلمین کہتی تہی یاسمن سی بیر

جب کہ وہ اوسطرف روانہ ہوئی داخل باغ یہہ یگانہ ہوئے

ماہ پروین نی شکل دکہلائی مشتری برج مہر مین آئے

دیکہی صورت جو مہر پرور کی زرد تہی رنگت اوس گل تر کی

ناز و انداز سی وہ غیرت حور مہر پرور کی آکی بیٹہی حضور

رنج کی تیز گفتگو آئی شکوہ آمیز گفتگو آئی

تم گل یاسمین کی بلبل ہو غافل راہ عشق بالکل ہو

عشق مین اوسکی تم کرو نالی تم تو ہو اوسکی چاہنی والی

باغ عالم مین ہی مجہی افسوس عشق پر میری پڑگئی کیون اوس

مثل شبنم کی ہم تو گریان ہین گلکی مانند آپ خندان ہون

لالہ سان اوسکا داغ اوٹہایا ہے آپ نی تازہ گل کہلایا ہی

دیکھین کہتا ہی شاہ کیا ہم سی | کام رکھتی ہین اوسکی ہمدم سی
مہر پرور کا تہا او دہر یہہ حال | مضطرب تہا ملال و غم سی کمال
مضطرب تہا کمال وہ مہ رو | مونہہ پہ ہوتی تہی جب وان آنسو
جلد پہر اونکو پوچھتا تہا وہین | خوف تہا یہہ نہ دیکھہ پائی کہین
دیکھہ کر سوی چرخ ڈرتا تہا | لاکہون تدبیرین دل مین کرتا تہا
سانس ٹھنڈی کبہی وہ بہرتا تہا | بی اجل جان سی گذرتا تہا
کبہی آپہی بلائین لی لی کر | ہاتہہ اوٹہا کر دعائین دی دی کر
کہتا تہا صدقی ای میری اللہ | عشق نی کر دیا ہی حال تباہ
دیکھہ کر وہ دعائین دیتی تہی | تخت پر سی بلائین لیتی تہی
ایک بیک اوٹہہ کی پاس جلدی | ہاتہہ اوسکا پکڑ کی کہنی لگی
لی مین جاتی ہون تو نہ گہبرانا | کچہہ نہ دلپر ملال و غم لانا
کل اسی وقت شب کو آوُن گی | دلکو فرقت کی رنج کہاون گی
مین ہون بیجان جان ہی تجہہ مین | نہین طاقت جدائیکی مجہہ مین

بولی مہ وش سی دیکہو اے بہینا　　اس جگہہ تو یہہ ماجرا ہی نیا
وہ بہی بولی کہ سچ تو کہتی ہو　　کس لئی رنج دل پہ سہتی ہو
بیوفا ہوتی ہین یہہ سب انسان　　بیوفائی کا کرتی ہین سامان
کہا تدبیر اسکی بتلاؤ　　کہا اس حال مین نہ تم جاؤ
دیکہین اوپر سی سب تماشا ہم　　پاس جاوینگی اب نہ جانا ہم
جب سنی گفتگو تمام وکمال　　اور سب کا سنا مفصل حال
کہ بچاتا ہی اوس سی یہہ خود کو　　بولی مہ وش سی پری وہ خوشخو
تو تو کہتی تہی بیوفا ہی یہہ　　بہینا دل مین سمجہہ کہ کیا ہی یہہ
کہا مہ وش نی اسپہ مین صدقی　　کیا یہہ معلوم تہا کہ ہین ایسی
مگر افسوس کیا ہوا یہ حال　　کیسی کم بخت نی یہہ ڈالا جال
کاہیکو وصل ہونی دیگی یہہ　　نہ کبہی پاس سونی دیگی یہہ
دیکہہ اسکی کرونگی مین تدبیر　　تیری سر کی قسم نہین تاخیر
ذرہ جائی یہان سی یہ بدبخت　　تو اوتارین یہان پہ اپنا تخت

دل ہی دل مین پڑا ہی اب ناسور
آنکھہ سی ہی نہان وہ غیرت حور

کیسی برگشتہ ہو گئی تقدیر
کیا کرون ہائی وصل کی تدبیر

کوئی مونس نہین محب اصلا
کس سی احوال مین کہون دلکا

کس کو یہہ ماجرا سناؤن مین
اوس پری کو کہان سی لاؤن مین

کس لئی کی تہی ساری طیاری
صحبت عیش و رقص و میخواری

مے ہی خم خانہ سی وہ رند ہی دور
ساقیا اسمین میرا کیا ہی قصور

شیشہ و جام بہی ہین سب تیار
پر نہو وہ تو کچہہ نہین درکار

رنج کہاتا ہون جوش الفت مین
کاٹتا ہون عجب مصیبت مین

تجکو مطلق خبر نہین ای یار
سارا سامان ہی یہان طیار

توسن خامہ اب نہین یارا
ماہ پروین کا حال لکہہ سارا

تخت پر بیٹہہ کر وہ رشک قمر
پہنچی مہوش کو ساتہہ جب لیکر

دیکہا آکر یہان تو سامان اور
نظر آیا نیا نیا کچہہ طور

دیکہی بالای مسند ایک بلا
اوسکی پہلو مین مہر کو پایا

پھر کہا دل مین مہر پرور نی — ساز اس سی ضرور کچھہ کیجی
کہا تجھہ پر سی صدقی ہون ای جان — وصل کا تیری ہی بہت ارمان
سخت اس امر نی کیا ناچار — یہی منظور ہو تو ہون طیار
کہا اوسنی یہہ مہر پرور سی — چارہ ہرگز نہین مقدر سی
امر یہہ اوسکو بس گوارا ہو — جسنی عاشق کو اپنی مارا ہو
مجکو الفت ہی مین نہین جلاد — کہ جو معشوق پر کرون بیداد
مین بہی دیکہونگی یہہ کتاب مین حال — کہ تجھی کس لئی مضر ہی وصال
کوئی تدبیر اب کرونگی مین — ہجر مین کب تلک مرونگی مین
ساقیا دی مجھی شراب کہن — ذہن ہو جس سی تیز جیسے بدن
مہر پرور یہہ دل مین کہتا تہا — بات کا سب بگڑ گیا نقشا
لشکر رنج ہی مجھی گہیرے — ہائی ہین داغ ایسی بہتیری
دل تڑپتا ہی بیقراری ہی — رات دن غم سی اشکباری ہی
رازدان ہائی کون ہی اسجا — جسپہ ظاہر ہو ماجرا دل کا

یعنی دیکھو نصیب ہین کیسی
زایچہ کہینچ کر کہا سب نی

سعد طالع تو خوب ہی یہہ پسر
دیتی ہین ہم مگر یہہ شہ کو خبر

کہ نہ عورت سی ہو کبہی واقف
سب رہین اس سی آدمی واقف

اسکو صحبت کسی سی ہوگی اگر
اوسکی گرمی کریگی دل پہ اثر

جان بالکل بچی کی پہر نہ کبہی
یہہ جو تقریر والدہ نی سنی

سب مبدل ہوئی اَلم سی خوشی
کہ نہ شادی بہی کرسکی اسکی

بعد مدت کی مین ہوا جو جوان
دل مین آنی لگا کچہہ اور گمان

ہوا مان باپ پر جو روشن حال
دل مین کرنی لگی وہ رنج و ملال

عورتون سی کیا مجہی باہر
اسی باعث سی مین ہوا جان بر

ایکدن پہر پدر جو گہبرایا
دوسری بار قرعہ پہکوایا

بار دیگر بہی جو حال سُنا
میری بہی گوش زد کیا سارا

سنگی مجکو بہی ہوگئی نفرت
خوف جان سی نہین رہی رغبت

مرگئی میری والدین مگر
اتبلک تو نہین ہون اس سی خبر

بی تکلف ہو وصل مجکو نصیب ای مین قربان تو ہی میرا حبیب
پر میری جان گر یہی ہی کلام مجہہ سوا اور سی نہ رکہنا کام
دوسری کی نہ دیکہنا صورت اور نکرنا کسی سی اب الفت
کہا اسنی کہ اسکا ذکر ہی کیا نہ کرونگا یہہ کام مین حاشا
بولی کب وصل سی کروگی شاد کہا میری اگر سنو روداد
تمسی ظاہر تمام حال کرون ورنہ کیون آہین رنج و غم سی بہرون
کہا کہدی نہین ہی کچہہ کہٹکا تیری صورت پہ جان و دلسی فدا
مہر پرورنی پہر کہا دل سی پیچہا پکڑا ہی میرا ساحرنی
دی نجات اس سی مجکو یا اللہ مین مسلمان ہون یہہ ہی گمراہ
عاقبت دل مین یہہ بنائی بات سوچتی سوچتی نکالی گہات
کہا اسنی بڑا ہی یہہ قصا تمسی کہتا ہون آج تہوڑا سا
ہوا تہا گہر مین اپنی جب پیدا میری ماباپ مجہہ تہی شیدا
جمع والدنی سب کئی رمال کہا دیکہو پسر کا میری حال

اپنا قصہ یہہ پہر لگی کہنی — درد و غم یہہ لگی اودہر سہنی
کہا ہی باپ میرا جادوگر — نام زرہنوت رکہا ہی اوسکا گر
اسکو دیتی ہین سات شاہ خراج — دی دیا ہی اونہین کو تخت و تاج
جاتی ہہی تخت پر مین آج کی شب — سنی آواز ہنی تیری غضب
ہوا دل مین مزا محبت کا — تو نی بہی دم بہرا محبت کا
نشہ مین آئی پہر جو اوسکو ترنگ — اور کہہ سوجہی اوسکی دلمین اُمنگ
بیٹہی بیٹہی اوٹہا کی دونو ہاتہہ — کہا جانی چلو کی میری ساتہہ
ماہ پروین کی غم مین تہا مردہ — ہو گیا مثل گل یہہ پژمردہ
طائر رنگ اوڑ گیا اک بار — جان بہر سفر ہوئی طیار
کہا ڈر کر کدہر ہی طبع شریف — یہین ہر روز لائی تشریف
گہر سی نکلا نہین کبہی نہ نہار — روز محفل رہی گی یہہ طیار
بزم مین ہوجی گا آکی شریک — اسی بہتر نہین جگہہ نزدیک
کہا ای جان جان بہت اچہا — پر کوئی وقت ایسا دوہرا

مفت کی پائی جو شراب اوسنی
دیکھی رکھی ہوئی کباب اوسنی

مہرپرور سی بولی ای صاحب
یون زبان اپنی کہولی ای صاحب

راگ اور رقص کیون ہوا موقوف
میری آنی سی ہو گیا موقوف

کچھہ یہہ مکتب نہین ہی میرے جان
کیجیئی رنگ و رقص کا سامان

تمنی سمجھا ہی مجھکو کیا خیلا
مین تو یون آی جیسی ایک ڈھیلا

مین تو آخوند کچھہ نہین صاحب
مجھسی ڈرنا نہ تم کہین صاحب

مہرپرور نی یہہ اشارا کیا
گائیو نسی کہ از برای خدا

ہو کسی طرح گانا نہین نہ قصور
رات جلدی کہین یہہ ہو کافور

باری گانا ہوا شروع ادہر
می سی اسنی او دہر بہرا ساغر

مہرپرور سی بولی ای گلرو
میری سر کی قسم اسی لی تو

ہان سوال اوسکو کیا یہہ دیتا جواب
جل کی دل ہو گیا مثال کباب

پہر بہانی سی جام مونہہ کو لگا
دیا سب پیکدان مین وہ گرا

جام مونہہ سی لگا کی مونہہ پہیرا
پیکدان ہین گرا دیا سارا

یاسمن شاد ہو گئی اور ہنسکر | آ ہی بیٹھی وہ پاس مسند پر
سانپ اور ناریل چھپا ڈالی | جانگئی اسکو پڑ گئی لالے
مہر پرور گئی تھی نہ جانین جان | بیقرار ہی تھی ہر گھڑی ہر آن
کہ یہہ آ ہی بلا کہاں سے آہ | ڈر کی ماری تھا حال غم سی تباہ
وہ تو کچھہ بول بھی نہ سکتا تھا | جوش حیرت سی موہنہ کو تکتا تھا
گائینین تھین جو مہر پرور کے | خوف سی بن گئی تھین تھر کی
موہنہ سی کچھہ گاتی تھین نکلتا تھا کچھہ | حال مین کیا کہون ہوا کیا کچھہ
مہر پرور نی ڈر کی یہہ پوچھا | نام اپنا تو دے مجھے بتلا
کہا ہی یاسمن ہمارا نام | پر نہین جانتی تمہارا نام
بولا وہ ڈر کی مہر پرور جب | کہتی ہین مجکو مہر پرور سب
ہنسکی بولی کہ یاسمن قربان | دیوتا کی قسم ہو میری جان
مہر پرور پھر اور گھبرایا | نام ناحق یہہ اپنا بتلایا
ڈر کی ماری تھی اسکی جان ہوا | کرتی تھی اختلاط حد سی سوا

بر ملا آکی کون پہچانے
یہہ جو آواز اوسنی سن پائی
پھر پرورکی ائی پہروہ پاس
دیکہا عورت ہی اک قوی جثا
قشقہ سیندور کا کہچا یک سر
کا گلین موُنہہ پہ واہیات پڑ ہین
سُرخ تہا چہرہ پتلیان تہین زرد
لٹین مونہہ پر لٹکتی تہین اسطرح
ہاتہہ مین ناریل تہا چوٹی دار
ایسی آتی ہتی مونہہ سی اوسکی باس
کہا ایجان مین ہوئی حاضر
مہرپرور بہت ڈرا دل مین
نہ سوا اسکی مونہہ سی کچہہ نکلا
ایسی باتونکو بس خدا جانی
تخت لائی زمین پہ گہبرائی
مہرپرورکی مونہہ پہ چہائی یاس
خوف کچہہ دل مین آیا کچہہ غصا
اک لڑی موتیونکی ہاتہی پر
روغن نارجیل سے چکپن
اور جمی مونہہ پہ راہ کی سب گرد
گوہ پر سانپ پہرتی ہین جسطرح
دوسری ہاتہہ مین لئی ہوی مار
جیسی ہووی بہرا ہوا سنڈاس
مین نہین تیری حکم سی قاصر
کہا ہی خوب بیٹہو محفل مین
آئی آہی بہت اچہا

تیری ہی واسطے یہ محفل ہے / میرا دل تیری غم مین بسمل ہی
آمین قربان مین تیری صدقے / میری سر کی قسم جو جی مین دہری
جام صہبا مجھی پلا کم بخت / حال اس عشق کا بہت ہی سخت
کیا یہہ پیر فلک کی ہی بیداد / کہ جوانون کو کرتا ہی برباد
کب کسی کو یہہ سونی دیتا ہی / غم فرقت سی جان لیتا ہی
کسی معلوم تہی یہہ بیدادی / ہای شاہونکی خانہ بربادی
وہ تو معشوق جان کر بولا / کہ ادہر آمین تیری صدقی ہوا
جادوگرنی تہی یاسمن اک نام / کہین جاتی تہی تہلا وسی کچہہ کام
اوسنی دیکہی جو یہہ صدای نشاط / یہ بہی پای نشاط کی جو بساط
ارض پر پایا بدر کامل کو / ہاتہہ سی دیدیا وہین دل کو
اوسپہ طرہ یہہ اوسنی دی آواز / اور بہی دل سی ہو گئی دمساز
اور آواز دی تو عشق کی دی / کہ وہ بس اوسکی دل مین جا کی چہپی
مہر پرور رہتا بی خبر بہولا / دفتر عشق ہای کیون کہولا

خوش ہوی سنکی اس کلام کو وہ | یاد کرتی ہتی دن سی شام کو وہ
پہنا گہنا وہ جتنا تھا درکار | تخت اوسنی طلب کیا یکبار
یہی رکھتی تھی قصد وہ خوشخو | کہی مہ وش کہ ای ہوا اوٹھو
چھینک اتنی مین بس ہوی پٹ سی | تخت سی یہہ اوتر پڑی جھٹ سی
بولی ہو خیر آج یا اللہ | کسی کم بخت نی یہہ چھینکا آہ
بولی مہ وش نہین خطر کچھہ بھی | جسنی چھینکا اوسی پہ چھینک پڑی
سیر کا حیلہ کر کی مادر سی | بیٹھہ کر تخت پر چلین گھر سے
کہا پروین نی آہ بہنیا جان | بھری ہین میری دل مین کیا ارمان
کہین زہرہ پہ یہہ نہ کھل جائی | کہ غضب ہو بلا ہی نو آئی
کہا مہ وش نی کر نہ یہہ باتین | عشق کی ہین بہت بڑی راتین
مہرپرور تھا منتظر بیٹھا | اتنی مین رانکا پھر وہ بجا
بجلی اک سر پہ آن کر چمکی | سمجھا دل مین کہ ہی یہہ امر وہی
دی صدا اسنی آئی صاحب | غم نہ کچھہ دلپہ لائی صاحب

کان سارنگی کی مروڑی گئی — شانی طبلی کی ساتھہ توڑی گئی

ہوی اسطرح پھر تو اوسکی گمک — کہ فلک پر ہوی جو ڈنگ ملک

بامین کی دل مین گہس گئی آواز — اوسکی سارنگی پھر ہوئی دمساز

گو کہ تبلی طمانچی کہاتی تہی — خوشی ہو ہو کی غل مچاتی تہی

ساتھہ اوسکا مجیری دیتی تہی — تال سرجان پر وہ لیتی تہی

آیا دہرپت پہ جو ہین اونکا خیال — ہوی سب دور دلسی رنج و ملال

راگ اور رقص مین انہین چہوڑو — ماہ پروین کا حال اب سنلو

کہ کٹا سارا دن اوسی غم مین — نہ رہی اشک چشم پرنم مین

کہتی تہی یا الہی آدہی رات — اوٹہہ رہی تانکوئی عیش کی بات

اوسکو بہلاتی تہی بہت مہوش — پر یہہ کہاتی تہی دن مین سو غش

فکر مین شب کی صبح سی گذری — باری فضل خدا سی رات ہوئی

کہا مہوش نی بہنا ہو طیار — ہوگا مشتاق وہ تمہارا یار

پہلو دل اوسکا اب کرو ٹہنڈا — دہو کی موہنہ تم لگاؤ اب سرما

کوئی کہتی تہی ای میری بہینا | ذرا اُجلوٹی تم مجہی دہنا

کوئی کہتی تہی ہی مجہی ارمان | اپنی شیشی کا عطر دو بیجان

کوئی آئینہ دیکہہ کر کہتے | گل چمن میری آنکہہ ہی کیسی

لاکہہ کو کرتی ہون نظر مین شہید | کیون ہوا ہین یہہ آنکہین قابلِ دید

کوئی کہتی دوگانا مین واری | دی سروتا تو کاٹون پیاری

غرض اسطرح کا سمان تہا واہ | دنگ ہوتا جو کرتا ایک نگاہ

سب کی سب ہو چکین وہ جب طیار | حکم اونکو ہوا یہہ پہر اکبار

جتنی گانی کی فن مین ہون یکتا | ہو وین حاضر وہ آکی سب اسجا

تیس اونمین سی اپنی پہر باری | جوڑی تہی ڈاک کی بی ساری

عہدہ دار اپنی سب لئی عہدی | سامنی تہی کہڑی قرینی سی

کوئی جوڑی کہڑی ملاتی تہی | کوئی نازو ادا دکہاتی تہی

پیکدان ایک کی بغل مین تہا | خاصدان ایک تہی لی اوسجا

پڑی تبلی پہ تہاپ بہی اکبار | اونمین سی ہوگئین کہڑین دوچار

تھالیان لعلونکی وہ نادرکار | کہین سینین گلاب کی طیار
تہی وہ گلدستونکی جہاب کہین | وہ ظروف پر آب و تاب کہین
یہہ قرینہ جو اوس جگہہ پہ ہوا | ماہ کو بہی ہوا تھا بس سکتا
چاندنی شرمسار ہوتی تہی | صدقی فصل بہار ہوتی تہی
سامعو مین کہون وہ کس ڈہب سے | نازنین نی سجین وہ جس ڈہب سی
زلفین کالی بلائین تہین سب کی | ٹہڑی ٹہڑی ادائین تہین سب کی
تہی لکہوٹی وہ پانونکی لب پر | جیسی عاشق کا ہووی خون جگر
مسّیان گہری گہری ہوٹونپر | تہا وہ عاشق کا دود آہ مگر
کاجل آنکہونمین پوست کی دورے | صاف رخسار اور مونہہ گوری
بجلیون کی جہلک وہ کانونمین | انیٹہونکی چمک وہ کانون مین
نیزہ بازی وہ کرتی مژگان سی | باندہ لیتی تہین دل کو وامانسی
کوئی چنتی تہی ماتہی پر افشان | کوئی کرتی تہی عیش کا سامان
مانگ کو کوئی صاف کرتی تہی | حسن پر کوئی لاف کرتی تہی

کارچوبی دوشالونکی پردی
جابجا وہ درون پہ لٹکائی

لالہ گون ایک اک دوشالہ تہا
تختۂ لالہ سے نکالا تہا

کچھہ عجب رنگ کا تہا طور اونکا
تہا زمانی کا دور دورا اونکا

کنجِ گلزار کنج تہی اونکی
پلّی میزانِ حُسن کی پلّے

سقفۂ دیوار و درِ سپہر آسا
شیشہ آلات سی سجی کیا کیا

روشنی کردی جابجا جس آن
نور سی بہر گیا تمام مکان

اوٹ پہولونکی تہی جو کچھہ بنوای
حُسن سی وہ ہوا کی رخ پہ لگائے

ڈالیان میوونکی چنین ہرجا
میوہ میوہ تہا باغِ جنت کا

کشتیون مین گلوریونکی بہار
عطردانونین عطرِ مشکِ تتار

چوگہڑی پاندان اور چنگیر
رکہی تہی آگی تہی اونکی دیر

بادہ خواری کا لاکی سب سامان
چُن دیا ایک میز پہ اوسی آن

کنترِ الماس کی وہ نورانگیز
آبِ یاقوت رنگ سی لبریز

وہ زمرد کی خوبصورت جام
جنکو مینای چرخ تا کی مدام

تورہ پوش ایک اوٹھا کی کشتی کا — قند دو تا آئی با ہزار آدا
لی گلوری وہ مہر پرور نی — اسنی مجرا کیا آدب سی اوسی
کر کی تسلیم جو ہٹی پیچھی — مہر پرور نی یہہ کہا اوس سی
جوڑی تم جا کی سب بدل ڈالو — اور گہنی بہت سی سب پہنو
حکم جوڑی بدلنی کا جو دیا — سب نی مجرا خوشی سی آ کی کیا

محفل آراستہ نمودن ماہ پرور و رقص شدن وآمدن پریزادان و ساحرہ و طلب تکرار شدن

ئی شیرین پلا وہ ساقی اب — تلخی ہجر بہول جاوین سب
رنگ آب وصال کا ہی جمی — خار غم دل مین کب تلک کہٹکی
سب خواصون نی حسب حکم یہان — از سر نو سجا تمام مکان
صاف کر کی وہ ایک ایک مقام — فرش دیبای چین بچھایا تمام
مسند اوسپر لگای اک پر زر — تکئی رکہی قرینی سی لا کر
اک مسہری سجی دولہن کی طرح — اور بسایا اوسی چمن کی طرح

روتی روتی جو کین تہین آنکہین لال — اونکو دہو کر ہوا مزاج بحال
بہاری جوڑی بہت سی منگوائی — جال ہیر کی اوپہ ٹکوائی
سج لیا جسم پہ پہر ایک جوڑا — چاند کو رنج دیکی دل توڑا
کمر کی بند کرکی اوسنی پٹ — پہنا پاجامہ کارچوبی جہٹ
سُرمی کی دو سلائیان دی کر — کنگہی کرنی لگا وہ رشکِ قمر
بہاری ٹوپی بہی سر پہ رکہکی پہر — بیٹہا مسند پہ ناز سی آ کر
حُسن محفل طلب کیا یکبار — حکم کی دیر تہی کہ تہا طیّار
حُسن محفل جو سامنی آیا — ایک ستارینی کہولا پیچ اوسکا
طرز سی پہر عجب لطافت سی — کیا کہون مین کہ کس نزاکت سی
صاف رومال سی وہ کی مہنال — ہاتہہ پر رکہہ کی اور دکہا کی جمال
کیا غمزیسی پہلی تو مجرا — پہر نزاکت سی اوسکا پیچ دیا
مہر پرورنی ہاتہہ مین لیکر — رکہہ لیا ہنسکی اپنی زانو پر
ہنسکی اوسنی وہین کیا مجرا — کیا جنبر کو جاکی پہر سیدہا

دامن شب مین چهپ گیا خورشید — یعنی زیر زمین چهپا خورشید
لیکی تارونکی فوج نکلا چاند — سب نے آنکهونسی اپنی دیکها چاند
شمع روشن هوئی جو محفل مین — شعلی پروانونکی اوٹهی دل مین
هر طرف آسمان پر انجم — نکلی خورشید کی ضیا هوئی گم
جو که نازک دماغ تهی انسان — عاشقی کا او نهین هوا ارمان
بلبل و گل نی بهی یهه رشک کیا — جاری آنکهونسی بحر اشک کیا
گوئی معشوق کی طلب مین تها — جوش غم سی کوئی غضب مین تها
کوئی کهتا تها یار آوی گا — اب میرا غمگسار آوی گا
دیا یهه حکم مهر پرورنی — روشنی هوئی باغ مین ساری
روشنی هوئی هر مکان مین خوب — سب قرینی سی اور با اسلوب
شیشه و جام لاکی دهروادو — مئی رنگین بهی اونمین بهروادو
جو کها تها وهی هوا اکبار — جام رکهی گئی جواهر کار
روشنی جا بجا لگی هونی — جلدی جلدی لگا یهه مونهه دهونی

لاکہہ ہم اسپہ خاک ڈالین گے — گہاتسی ہم ہزار ٹالین گے
پر چہپی ہی اجی یہہ بات کوئی — پیش بہی جائیگی نہ گہات کوئی
تاڑ لیتی ہین لوگ ساختہ حال — کہل گیا گر خدا نخواستہ حال
کیسی دنیا مین ہوگی رسوائی — مدعی ہو گئی ہین سودائی
یہہ جو اتنی امید ہی کہ کبہی — شاید آنکلی اس طرف وہ پری
مہر پرور اوہر تہا خستہ جگر — مونہہ لپیٹی پڑا رہا دن بہر
دانی سی کام کچہہ نہ پانی سی — لال تہی گال خونفشانی سی
دیکہتا وہ اگر گلِ حنّا — رنگ عاشق کا یاد کرتا تہا
یہی حالت تہی ماہ پروین کی — چل رہی تہی جگر پہ غم کی چہری
ماہ وش کو نہ چہوڑتی تہی وہ — اپنی رگ رگ کو توڑتی تہی وہ
مہر پرور جو غم سی روتا تہا — سارا گہر بیقرار ہوتا تہا
نہر پہ کوئی رو رہی تہی کہڑی — حالتِ غش مین کوئی لیٹی تہی
بس اسی طرح سی گذارا دن — کٹ گیا رنج و غم مین سارا دن

چاہی تھا بیان سی ہو تسکین　　ماہ پروین ہوئی زیادہ حزین

جون جون وہ بیقرار ہوتی تہی　　ساتہہ مہ وش بہی اوسکی روتی تہی

گاہ لاکہون بلائین لیتی تہی　　کبہی اوسکو دلاسی دیتی تہی

صدقی مہوش تیری تیری قربان　　بس نہ اتنا ہلاک ہو میری جان

گاہ باتونین دل کو بہلاتی　　کبہی اوس ناسمجہہ کو سمجہاتی

دل کو سمجہاؤ ہوش مین آؤ　　اس قدر ناسمجہہ نہ بن جاؤ

یون ہی اخفای راز کرتی ہین　　یون ہی بدنامیون سی ڈرتی ہین

اک تمہین تو کسی کی شائق ہو　　اک تمہین تو انوکہی عاشق ہو

بی خدا کی لئی جو اس مین آؤ　　ننہی نادان تو نہ بنتی جاؤ

ہمنی مانا بری ہی دل کی لاگ　　فی الحقیقت بلا ہی عشق کی آگ

ہان بجا یہہ بہی ای پریرو ہی　　دل پہ کیا آدمی کا قابو ہی

مگر اتنا تو دل مین کیجی غور　　گر رہی گا یہی حضور کا طور

کیا کہین گی جو لوگ دیکہین گی　　آپکا جب یہہ جوگ دیکہین گی

سا تہہ مجکو لیا نہ ای گل رو   کیون بہاؤن نہ غم سی مین آنسو
تو گرفتارِ دامِ عشق جو تہا   قفس غم مین تہا بہت کہٹکا
کبہی ٹہراتا دلمین یہہ تدبیر   چہوڑی سلطنت کو ہو جی فقیر
صبحِ فرقت جو ہو گئی ناگاہ   حال اسکا ہوا الم سی تباہ
ماہ پروین او دہر بحالتِ زار   رو کی مہوش سی کہتی تہی ہر بار
اور تو کچہہ نہین خیال ہمین   ہان اگر ہی تو یہہ ملال ہمین
کچہہ عجب اپنی اولٹی ہی تقدیر   اخترِ بد کی دیکہنا تاثیر
ہمکو جا کر کہان پہنسایا ہی   کس پریزاد پر دل آیا ہی
جسی ہم ہمسی جو نہین آگاہ   واہ وا واہ ای مقدر واہ
سیکڑون تو ہماری عاشق ہون   خود بہی وہ چاہنی کی لائق ہون
ہم کبہی التفات بہی نکرین   بہول کر اونسی بات بہی نکرین
آسمان یا یہہ رنگ دکہلائی   بی نشانون کی دام مین لائی
یہی کہہ کہکی روتی تہی ہر بار   چین لیتا نہ تہا ذرا دل زار

غزل

کیون اوڑی عندلیب گلشن سی
گیا تنگ آئی میری شیون سی

آنسو سوزش سی عشق کی ہین روان
آگ جہڑتی ہی میری دامن سی

نرد الفت جو کہیلتا ہون مین
ہار جاونگا یار پر فن سیی

استخوان مثل شمع جلتی ہین
سوز ظاہر ہی سوزش تن سی

دل خم زلف مین لٹکتا ہی
سچ کہا یا ہی ہم نی ناگن سی

تیر مژگان سی سینہ ہہلنی سیی
کم نہین زخم دل کو روزن سیی

چاک دل کی دوا کہان اختر
اسکا بخیہ نہو گا سوزن سیی

پڑہ کی بی ساختہ یہہ روتا تہا
عشق مین اپنی جان کہوتا تہا

نہ تو سر کی خبر نہ پاونکا ہوش
لبس غم یار سی تہا جوش و خروش

کہتا تہا رات پہر کہین آوی
ماہ رو آکی دل کو بہلاوی

آسمان پر کبہی وہ کر کی نگاہ
کہتا تہا تو کہان ہی غیرت ماہ

صدقے تجھہ پر ہون مہرپرور آہ / جی نہین چاہتا خدا ہی گواہ
تجھکو اک لحظہ کسطرح چھوڑون / حیف کسطرح تجھہ سی مونہہ موڑون
کیا کہون سخت ہون مگر بیبس / کہ میرا گھر تو ہی مثالِ قفس
نہین تجھکو وہین مین لیجاتی / والدہ سی مگر ہون گھبراتی
ڈال کر پھر گلین ہاتھہ اپنی / لال کین آنکھین رو کی اشکون سی
حق کی حفظ و امان مین بس مگر / بیٹھی جا تخت پر وہ رشکِ قمر
نازنینون نی جب کیا مجرا / ٹھنڈی سانسین بھرین لیا مجرا
ساتھہ پہچانی تخت تک یہہ گئی / تخت وہ اوڑ گیا یہہ روتی رہی

تمام شب بیقراری نمودن مہرپرور و ماہ پروین وعلی الصباح حکم تیاری مکان خود دادن

ساغرِ غم مجھی پلادی اب / مجکو بی یار چین ہوگا کب
ہی افسوس دارِ دنیا کا / ابھی تک مینی کچھہ نہین دیکھا
مہرپرور جو غم سی گھبرایا / غزل اختر کی لب پہ یہہ لایا

ہین نہ آوینگی ساتھہ اب اسکی / طعن وتشنیع کون اسکی سنی
بولی پروین اری نہین ری نہین / بی مزہ ہوتی ہین ہنسی مین کہین
ہنسی مین رونا ہی تمہارا کام / کرو مجکو نہ ماہ وش بدنام
مہر پرور بہی بولا ای خواہر / رنج لاؤ نہ کچہہ ذرا دل پر
تمسی انسی ہنسی تہی رنج ہی کیا / اس لئی تہا کلام یہہ نکلا
تم بہی دو باتین کہلو انکو خوب / شان مین انکی ہوئین جو معیوب
بولی مہ وش نہین خفا واللہ / جو کہی وہ ہی کہی کو جاوی واہ
ہمتو ساتہہ آئینگی اگر ہی حیات / رہو تم دونو خوش بڑی ہی بات
میری گنگا ہی یہہ تو کہدوائی / کیون لگی ہونی مین خفا بہائی
بیچ مین اسکی مین نہ بولون گر / حال ہو جائی اسکا نوع دگر
ماہ پروین سی بولی ای بہینا / چلو اب گہر کو ہو گیا تڑکا
مہر پرور کی چشم بہر آئی / ماہ وش پہر یہہ بولی ای بہائی
اٹہو رخصت ہو ملکی یک دیگر / ماہ پروین یہہ بولی رو رو کر

بولی پروین یہہ ہوشیاری ہے — اتنی سارش فقط ہماری ہی
بولی مہ وش کہ خیر یون ہی سہی — ہو کسیطرح تیری دل کو خوشی
لین بلائین تو بہائی کی مینی — یہی شکوی ہین کیون کلام کئی
کہا کچھہ کہتی ہو نہین خوب کیا — بات کیون میری کاٹتی ہو بہلا
مہر پرور بہی ہنس کی یون بولا — یہہ پہیلی تو مین نہ کچھہ بوجھا
کہا ہی خیر کچھہ نہین صاحب — آپکی جو بلائین لین صاحب
طعن کرتی ہی مجہپہ یہہ پروین — بہائی کی کیا بلائین لیتی تہین
بولی پروین کہ پہر بہلاری بہلا — مدعا اونسی بہی یہہ کہول دیا
سنو صاحب یہہ ماجرا ہی یون — کہل گیا ہی چہپاؤن پہر مین کیون
ہوئی عاشق تہی تم پہ مین جسدم — ہوا تہا میرا اور ہی عالم
ہوئین بر رو جواب یہہ آنکہین چار — دنیا داری سی دل مین آیا پیار
بولی مہ وش یہہ مہر پرور سی — کیا پہر وسا ہو ایسی خواہر سی
کرتی ہی جو جلی کٹی مجہہ سی — کیا طبیعت تیری ہٹی مجہہ سی

بولا یہ وقت کوئی تبلاؤ | کہا شب کو نہ رنج کچھ کہاؤ
رات بہر اپنا دل رکھو ہنڈہا | صبح کو ڈول ڈالو رخصت کا
کہا پروین نے ہای ای باجی | بخدا کس قدر ہی تو پاجی
شرم تجکو ذرا نہین بیدر | ارے پتھر پڑین سکہانی پر
کہا مین تو ہون صاف صاف بوا | چوریسی بس رکھو معاف بوا
غرض السمین یون ہی ہنس ہنس کے | تہی خوشی کی کلام وہ کرتی
اتنے مین صبح کا ہوا تڑکا | پتا پتا نسیم سے کہڑکا
تہی اذان کی بہی اور گجر کی صدا | غل اوٹہا ایک سمت نوبت کا
کہا پروین نے مہرپرور سی | کیجئے ہم کو رخصت اب گہر سی
لو خدا حافظ اب تو جاتی ہین | درد و غم آپ کیا سناتی ہین
مہرپرور نے پاس سی دیکہا | اوس نے بہی آکے پاس سی دیکہا
لین بلائین جو ماہ پروین نے | مہرپرور بہی ہو گیا صدقے
ماہ وش نے بہی پہر بلائین لین | ہاتہہ اوٹہا کر بہت دعائین دین

بیٹھی مل کر وہ تینون پھر یکجا
قصہ پروین نی بس شروع کیا

حال اپنا وہ سب کیا ظاہر
اسکا بھی حال سن لیا آخر

دو نی الفت طپش ہوئی دونی
ماہ وش تھی بڑی جو باتونی

اسی افسانی مین گذاری رات
گنگنئی بات مین وہ ساری رات

وصل مین تھی جو ہجر کی دہڑکی
قصۂ غم کو جلد کہتی تھی

وہ یہہ کہتا تہا مین غلام ہوا
یہہ یہہ کہتی تھی میرا کام ہوا

کہتا تہا وہ کہ مین ہوا شیدا
کہتی تھی یہ ہزار جان فدا

وہ یہہ کہتا تہا تجھپہ مین صدقی
یہہ یہہ کہتی تھی تیر دلپہ لگی

یون ہی کہہ کہکی دونو روتی تھی
اشکِ رنگین سی مونہہ کو دہوتی تھی

مہر پرور یہہ بولا ای پروین
وصل کی روز ہو گا کیا آئین

بولی مہ وش کرو نہ اسکا غم
کہ محلکا تو اسکا دیتی ہین ہم

اوسکا دل مین کرو نہ کچھہ بہی خیال
جبکہ فرصت کا وقت ہوگا کمال

یعنی جب گہات بن پڑیگی مجھی
لی ہی آونگی مین اوڑاکی اسی

دھر کی فکر مین خیال یہ تھا — لیگیا کون وہ ملال یہ تھا
تجکو ای جانِ جان دیکھا تھا — ورنہ تدبیر مین تو کیون کرتا
جیسی صورت کو تیری دیکھا ہی — نجدا دل کا اور لیکھا ہی
حق تعالی ہی حال سی ناہر — یا میری جان تجھپہ ہی ظاہر
پوست اور گوشت نذر تیری کیا — جامۂ عشق ینی تن پہ سیا
پاؤن پر گر پڑا وہ یہہ کہکر — نہ برا ماننا تو ای دلبر
حرکت مجھسی جو ہوئی اسدم — تھا میری دل کا اور ہی عالم
ضبط بالکل نکرسکا واللہ — بات کرنیکی پائی کوئی نہ راہ
اس لئی کلمئی یہ سنتا تھا — جان و دل ہو چکی ہہی دونو فدا
کھہ خوشی سی کہ مین ہوئی راضی — بولی مہ وش کہ مین بنی قاضی
اٹھو بس اب ملاپ کروادون — صیغہ کہہ کہکی مین قبلت پڑھون
اری موقوف کردی بس یہ ہٹ — بولی پروین بڑی ہی تو منہہ پھٹ
لی اسطرح پہر وہ با اسلوب — جیسی ہو وصل طالب و مطلوب

ابہی قاتل سی ہو بدوہون مین | جان نثارونگی سرخرو ہون مین
تہا نہال ایک وہ بہی کیا بیبرگ | زیست بہی ہوگئی تہی شادی مرگ
چشم وا دیکہکر وہ شرمائی | سر کی نیچی سی ران سرکائی
ایسی یاقوت لب کی تہی معجون | دم مین طاقت بہی ہو گئی افزون
اوٹہہ کی بی اختیار وہ بیہوش | ہوگیا اوس پہ یسی ہم آغوش
بولی غمزہ جتا کی وہ خوش خو | ہین ہین کیا خوب ہوشمین آؤ
گفتگو یہ کبہی الگ سی ذرا | لپٹی جانا مجہی نہین بہاتا
ابہی غش مین پڑا ہوا تہا یہہ کون | کسکو سکتا تہا مر رہا تہا کون
اتنا بد ذات مین نجانتی تہی | یہہ تیری گہات مین نجانتی تہی
بیخودی یہ نتہی فقط دم تہا | پاس الفت میری لی سم تہا
توبہ اللہ ری مردوی بدذات | مفت کی مینی رائیگان اوقات
گر اقدمو نیہ ماہ پروین کی | اور کہا عفو ہون گناہ میری
مین ہنسی تم سی کرتا تہا واللہ | مجہسی آزردہ ہو نہ غیرت ماہ

لو اوٹھو مونہہ سی بولو بات کرو
بس زیادہ نہ ہمسی گھات کرو

آپ ہمکو اگر کھجائین گے
دیکھو پہر ہم بہی روٹھہ جاینگی

تنگ آغوش مین وہ لیتی تہی گاہ
چشم و ابرو پہ بوسی دیتی تہی گاہ

مس کئی اون ٹہونسی اپنی جو لب
جی گیا وہ اسیرِ رنج و تعب

دفعتہً آنکھہ کھولدی اوسنی
غور سی جو نگاہ کی اوسنے

دیکھتا کیا ہی وہ مئی غم نوش
کہ وہ خانہ خرابِ طاقت و ہوش

لئی بیٹھی ہی اپنی زانو پہ سر
دلسی خوش ہوکی بولا وہ گلِ تر

خواب ہی یا خیال ہی کیا ہی
میرا قاتل میرا مسیحا ہی

ایسی میری بہلا نصیب کہان
مین کہان زانوی حبیب کہان

باری گردون نی کی مددگاری
چہوڑ دی خوی مردم آزاری

عشق بازی کا ہمنی پہل پایا
شجرِ آرزو ثمر لایا

دل مین پہرا تیا نہ کرنی لگا
اپنی قسمت پہ ناز کرنی لگا

کون ہی آج مجھہ سا خرم و شاد
کون ہی آج مجھہ سا بیغم و شاد

رنجِ تکلیفِ ہمکناری ہے — یا خطا اور کچہ ہماری ہے

کون کہتا ہی تم گلا نکرو — بی تکلف کہو حیا نکرو

ہم کو قائل کرو لڑو ہم سی — مثل گیسو اولجہہ پڑو ہم سی

وحشس ہو رنجِ فراق دور ہوا — عذر کرتی ہین لو قصور ہوا

و دمقر ہوتی ہین خطا پر ہم — ناحق اسدرجہ آپ ہین برہم

ناز بردار ہی پہ کرتی ہین ناز — سب اوٹہاتی ہین عاشقِ جانباز

رنجِ فرقت کا ذکر زائد ہی — اسی کیا جی حندا نو شاہد ہی

عشق اپنا جو کرتی ہم اظہار — آپ کہتی یہی کہ ہے مکّار

ہم ہین معشوق ہم کو زیبہ تہا — تمسی منظور کچہ فریب نہ تہا

و تہنی کا سبب یہی ہم سمجھی — یہہ روکہائی یہہ ضد یہہ دم سمجھی

و جو حجت ہی ختم ابہی ہوجای — عذر باقی نکوئی رہنی پای

خیر بہتر عبث خفا ہین حضور — کہنی تک کیا ہی خود رسا ہین حضور

ون مانع ہی پوچہنا کیا ہی — آپکا کسنی ہاتہہ پکڑا ہی

کی بہت فکرِ رفعِ بیہوشی   نگئی اوسکی خود فراموشی
بولی گھبرا کی تب وہ حور مزاج   اور اب انکا کیا کرون مین علاج
ماہ پروین نی ہوش مین آکر   بولی اوس گل سی جوش مین آکر
میری افسوس تم نہی عاشق تہی   بس جتاتی تہی جہوٹ یہ نخری
پڑ گئی چشم شرم پر پردی   شوق بولا کہ موُنہہ پہ موُنہہ دہر دیجے
ہو گئی آمادہ مسیحائی   اپنی بیہوش کی قریب آئی
شرم سی چار سمت کر کی نظر   سر گود رکہا اوٹہا کی زانون پہ
چہپیان لین کبہی بلائین لین   کثرتِ عشق کی دعائین دین
دلِ پر آرزو جو بہر آیا   آنسو آنکہون مین بہر کی فرمایا
جانی اب آنکہین کہولو تاب نہین   جانی اب موُنہہ سی بولو تاب نہین
دل بہر آتا ہی خدا کی قسم   بہت اسوقت ضبط کرتی ہین ہم
کچہہ خطا مجہسی ہو تو فرماؤ   لو ہمین پیٹو تم جو شرماؤ
مین سنون تو میرا قصور ہی کیا   سببِ رنجشِ حضور ہی کیا

شلِ گل ہاتہہ پاؤن بہول گئی
آئی ہوش وحواس بہول گئی

اوس حزین کا تو کچھہ رہا نہ خیال
غم مین شہزادی کی ہوئی بیحال

سخت حیران تہی وہ ماہِ منیر
بن نہ پڑتی تہی کوئی بہی تدبیر

بید کیطرح کانپی جاتی تہی
شعلی کیطرح تہرتہراتی تہی

بوی گل لخلخی سونگہانی لگی
دامن اپنا صبا ہلانی لگی

گل نی چہینٹی گلاب کی دی کر
کچھہ کچھہ اوسکی بجا کئی تیور

موہنہ مین شبنم نی پانی ٹپکایا
تب کہین جاکی اوسکو ہوش آیا

وا ہوئی چشمِ مستِ نازجوہین
بولی خوش ہوکی وہ بتِ غمگین

شکر ہی شکر ای خدا تیرا
پہر مجہی انکو زندہ دیکہلایا

جیتی جی مین تو مرگئی تہی بوا
خود سی اپنی گذر گئی تہی بوا

باری ابتو ہی کچھہ مزاج بحال
بولی شرما کی ہان یہ جی ہنٹی حال

ماہ پروین کو جب ہوئی فرصت
اوٹہہ کی مہوشنی پہر بصد عجلت

ہاتہہ موہنہ اوسنگار کی بہی دہو لایے
چہینٹی پانی کی دیکی عطر سونگہای

دوڑو لوگو کہ چور پکڑا ہی | کیا کہوں رنج جو کہ پایا ہی
گر پڑی پاؤں پر وہیں مہوش | ہو گئی ڈر سی ماہ پروین غش
بولی ای شاہ بہر حق ﷲ | مہر لی اپنی کیا ہمارا گناہ
کہا بتلاؤ کیا کروں اب حال | چوری مین ہی تمہیں کمال کمال
کہو مشکین تمہاری اب باندہین | اور گوڑی بہی تمکو لگوائین
کیون ابہی قید بہی کرون تمکو | بولی مہوش برای حق بخشو
نام و عزت مین فرق آویگا | چوروں مین نام لکہا جاویگا
ہم کنیزین تمہاری ہین باﷲ | جانی دو ہمکو چہوڑ دو ﷲ

در غش آمدن ماہ پروین و مہر پرور با ہمہ رعنایہ جمال یار و معذرت نمودن بوقت صبح رخصت کردن دو دلبران

ساقیا دی مجہی شراب وصال | اور ہی دل مین میری اب یہ خیال
ماہ پروین کو دیکہہ کر بیہوش | یہہ بہی بیخود ہوا جو آیا جوش
گر پڑی دونو جب بروی زمین | ہوئی مہوش یہہ دیکہکر غمگین

کہا جسطرح مین کہون وہ کرو   خواب غفلت اگر ہی اب اسکو
نہ تو جاگیگا اور نہ بولیگا   نہین تو اپنا موہنہ یہہ کھولیگا
ایکدم اس جگہہ توقف کر   راز کھل جائیگا یہہ سرتاسر
مہرپرور تہا اس قدر دانا   موہنہ جو ڈہانکا نہ اوسنی پہر کھولا
دیر گذری جو ونو کو اوسجا   ماہ پروین نی ماہ وش سی کہا
بیخبر سوتا ہی یہہ غیرتِ ماہ   نہین بالکل اسی خبر واللہ
ڈر کسی کا اگر اسی ہوتا   قصر پر آن کر یہ کیون سوتا
کہا مہ وش نی بہینا تو اب جان   جا نکال اپنی دلکی سب ارمان
پہونچی جسدم پلنگ پاس وہ گل   بس دوپٹا اوتار کر بالکل
سات باری بلائین لین اوسکی   کہا پروین یہ تجہپہ صدقی ہوی
اسکی دل مین کشش ہوی جو سوا   وہین کروٹ یہہ لیکی اوٹہہ بیٹہا
تہام کر ہاتہہ ماہ پروین کا   بولا یہہ جو رہی میرا لینا
مُہر اسنی چرائی میری ہی   نہین معلوم کونسی ہی شے

بولی وہ تو تو ہی ابہی لڑکی — کیا ہنوگی یہہ بات اوسپہ کہلی

کیا انگوٹہی نہ دیکہی ہووےگی — پاس تو اوسکی بہنیا چل تو بہی

مہر پرور کی بہی لگا ہی تیر — تیری حالت فقط نہین تغییر

مہر پرور نی جب سُنی گفتار — کہا دل سی یہہ ہی وہی عیار

مین نہ کہتا تہا چور سی کیا کام — مُفت مین سبکو کردیا بدنام

اتنی مین دونو سوی قصر چلین — اسطرف یہہ کمال دلمین حزین

موُنہہ چہپائی ہوئی بہ نازو ادا — آنیکا دیکہتا تہا وہ رستا

آئین بالای قصر دونو جب — بولین دل کو طپش ہی کچہہ بیڈہب

ہی بہن آج دال مین کالا — نہ کہین اسنی جال ہو ڈالا

جیسی بیدار کوئی ہوتا ہی — اسطرح موُنہہ لپیٹی سوتا ہی

بولی پروین پہر اسکی کیا تدبیر — بولی مہوش معاف ہو تقصیر

کہا تقصیر کی ہی کَون سی بات — از برای خدا بتا کچہہ بات

خالی جاؤن نہ مجہسی ہووےگا — داغ کہاؤن نہ مجہسی ہووےگا

دست رنگین وہ اوسکی تہا عیان / آب رنگین تہا پنجۂ مرجان
کیا طلائی تہی زیب پا وہ چہڑی / موجۂ آب زر تہی یا وہ چہڑی
عطر گل مین بسی ہوئی وہ نگار / اور پہولونکی گہنی کی وہ بہار
وہ نفاست وہ تمکنت وہ شباب / وہ نزاکت وہ بانکپن وہ حجاب
چستی انگیا کی سینی کا وہ ابہار / اس خداداد حسن پہ یہہ نکہار
وہ گدازی بدن کی وہ پہرتی / تنگ تنگ اونچی اونچی وہ کرتی
باری وہ تخت اوترا اوپرسی / صاحب تخت دو نو پہر اوتری
پہلی کی سیر باغکی ساری / بولی اک اونین سی پہر اکباری
چل ہوا اب نظارہ اوسکا کرین / تا کجا درد و غم جگر پہ دہرین
آج تو گہات اسطرح سے کیجئے / اسی بہی عشق کا اثر دیجئی
بولی وہ چل اوسی اوٹہاؤنگی / اور تیری پاس مین بٹہاؤنگی
کہا اسنی مجہی ہی ڈر لگتا / کہین اسمین ہوا نہو کہٹکا
بیوفا ہوتی ہین یہہ سب واللہ / نہین کرتی کبہی کسی سی نباہ

وقتِ جنبش کہین توشایان ہی — بزمِ انجم مین زہرہ رقصان ہی

زیبِ گوش اوسکی وہ مرصع کان — صدفِ گوش تہی گہر کی کان

گردنہی اونکی نور کی وہ گہر — اشک تہی شمعِ طور کی وہ گہر

بالیان کب تہین گوشِ زیبا مین — عقدِ پروین تہا گوشِ زہرا مین

بجلیان کانون مین وہ تابندہ — برقِ تابان ہو جنسی شرمندہ

حلقۂ گوش ہالہ سان پرتاب — ماہیٔ دل کی واسطی قلاب

زورِ چینا کلی پہ اوسکی بہار — دلِ عروسِ چمن کا جسپہ نثار

وہ کہدہکی یون شکم پہ جلوہ کنان — فلکِ حسن پر سہا تہا عیان

جوشن ایک ایک نجم آسا تہا — لاجوردِ فلک کا مینا تہا

اِکون پر بازوونکی وہ جوبن — اِکی تہی بزمِ حسن مین روشن

پہوچیان وہ جو دستِ رنگین پای — صاف دزدِ حنا چرا لیجای

دستبند اوسکی وہ نزاکت زا — شاخِ گل مین تہا موتیا پہولا

وہ طلائی حسین بند اوسکا — دلِ عالم شہید جسکا تہا

شوخ کیا رنگِ دستِ رنگین تہا — آبِ یاقوت مین گندہی تہی حنا
دزد و بر کف چراغ دُزدِ حنا — گہات مین نقدِ دل کی صبح و مسا
رنگ لایا تہا رخ پہ کیا غازہ — شفقِ شامِ زلف تہا غازہ
تہی وہ اوس جامہ زیب کی پوشاک — گرد تہی جیسی اطلسِ افلاک
وہ ڈوپٹہ تہا دوش پر زرتار — جسکا تارِ شعاع تہا ہر تار
کرتی انگیا کی تہی وہ تیاری — کسقدر وہ کٹوریان بہاری
جلوہ اوسکا جو دیکہی حورِ جنان — ظنِ غالب ہی ہو اوسی یہہ گمان
نارِ جنت پہ بہرِ حفظِ نظر — تہیلیان ہین چڑہی ہوئی پر زر
نازکی اوسکی کیا بیان مین آئی — جو کہ دستِ خیال سی مُلجائی
پائیجامہ وہ پر زر اطلس کا — اطلسِ طور سی چمک مین سوا
کیا رقم اب ثنائی زیور ہو — کہئی کانِ جواہر اوس گُل کو
سر کا چہپکا تہا یا تہا سایہ فگن — سنبلستان پہ موتی کا چمن
ٹیکا مانندِ کوکبِ تابان — زیبِ صبحِ جبین پر افشان

تخت وہ ہی جواہر و زر کا / کار بالکل ہی اوسپہ گوہر کا
اوسپہ دو کرسیان زرکین / ہین قرینی سی ایک طرف بچہین
اون پہ بیٹھی ہین دو پری چہرے / کچھ خوشی اور کچھ ہی غم گھیری
چہری معلوم ہوتی ہین اسطرح / ماہِ کامل کی ہو جھلک جسطرح
زلفین بل کہا رہین ہین چہرے پر / ہی گہن چاند پر لگا یکسر
لبِ رنگین سی پہول جہڑتی ہین / عکس اونکی زمین پہ پڑتی ہین
مئی الفت سی آنکہین ہین لبریز / بہرِ عشاق جامِ زہر آمیز
پلکین سینی پہ نوک نشتر ہین / گہ کھٹکتی وہ دل کی اندر ہین
وہ پر افشان جبینِ نور آگین / جیسی سیمائی صبح پر پروین
نور مین شامِ زلف پر افشان / شبِ انجم سی ہی سوا تابان
کاجل آنکہونمین بہی وہ نور کا تہا / صاف دودِ چراغِ طور کا تہا
چاٹ کر سنگِ سرمہ تیغِ نظر / قتلِ عشاق پر تہی بستہ کمر
لعلِ لب پر مسی کا وہ جوبن / جسطرح پہولتی ہی شام مین

سرِ شام اوسنی فرش کروا کر — ڈالیان پہولونکی بہی دہروا کر
قفل دروازی مین لگا کر پہر — سو رہا بس پلنگ پر آخر
نیند اوسکو مگر کب آتی ہتی — چور کی پہچہی جان جاتی ہتی
نیند کیسی جہپکتی ہتی نہ پلک — یاس سی دیکہتا تہا سوی فلک
رونا آتا تہا رو نہ سکتا تہا — ضبطِ نالہ بہی ہو نہ سکتا تہا
لب پہ ہردم ہجومِ آہ و فغان — دل مین انبوہِ حسرت و حرمان
شدتِ دردِ فرقتِ دلدار — غلبۂ شوق و حسرتِ دیدار
سیلِ خونابِ چشمِ تر سی روان — شعلہ انگیز آتشِ پنہان
لب پہ ہردم وفورِ آہِ جگر — ہر گہڑی روئی یار پیشِ نظر
پکّی پہوڑی کی طرح دل مین تپک — ٹیس زخمِ جگر مین گاہ چمک
سب ہتی اپنی جگہہ پہ غفلت مین — جاگتا تہا یہہ غم کی شدت مین
دو پہر رات جبس گہڑی گذری — دیکہی کچہہ آسمان پر سرخی
پہر گہڑی بہر کی بعد گیا دیکہا — تخت اوسمین سی ایک ہوا پیدا

ہای کم بخت عشق خانہ خراب
دل جلاتا ہی سب کا مثلِ کباب

اضطراب ہم ہوئی ہنہین ہی شعور
اپنی دل مین ہی عشق ہی کا وفور

رنگ اپنا ہی یہہ جماتا ہے
ورقِ دل خراب جاتا ہی

خیر جو ہونی ہو وہ ہوا سجا
عشق کا بس نکر تو ذکر دلا

بس کمیتِ قلم کی باگ کو موڑ
شاہ کی تذکریکو بالکل چہوڑ

شاعریسی بہرا یہہ دل میرا
نہ سنوگا بکیے تو بہتیرا

حال کہہ اوس غریب کا ہو بیان
مہر پرور کا حال کر تو عیان

ماہ پروین کو تخت پر چہوڑو
مہر پرور کا ماجرا سن لو

مہر پر تہا اوسی طرح غمگین
عشق اوسکو سکہاتا تہا آئین

کہتا تہا آج چور پکڑون گا
اوسکو زنجیر مین مین جکڑونگا

چور میرا نہین گیا ہے کہین
اوسکو لیکا ہی آئیگا وہ یہین

اوسنی تدبیر پہر یہہ ٹہرائی
بات ہر ایک سی یہہ فرمائی

نہ ہی آج کوئی کوٹہے پر
چور آئیگا پہر ضرور ادہر

ہمتو یکلو بس اپنی ہین فن مین　　نذرِ سر مفت میر کو کیون دین
اسکی باتون نی دل کو دہلایا　　مجکو دریای غم مین نہلایا
چہوٹی جاتی ہین بس میری چہکّے　　حضرتِ عشق ہین بہت پکّی
کہیل سارا یہہ آفتاب کا ہی　　یہہ فسون مجہہ پہ ماہتاب کا ہی
کیا دُوری اور کیا تری سمجہی　　بات اس عشق کی گری سمجہی
پانچ اور سات کیا کرین دلمین　　آٹہہ اور چار کو بہرین دل مین
دولتِ عشق سی ہین مالامال　　سب کو دیتی ہین ہم دو دستہ حلال
ٹیپ لیتا ہون عشق کی جب مین　　رنج سہتا ہون دل ہی سب مین
کاٹ دیتا ہی یہہ ورق دل کا　　سامنی دل ہی اوسکی ایک چہکّا
کیا زبردست سی بہلا چارا　　زیر دستونکا دل ہی آوارا
چکمہ کہاتا ہی ہر گہڑی مونہہ پہ　　ضرب لگتی ہی یہہ بڑی مُونہہ پہ
عشق کا حکم عشق کی ہی بات　　چور ہم ہین ہمین نہین ہی ثبات
ہم تو نادار اور ہی وہ شاہ　　ہم جگر سوختہ ہین وہ ہی ماہ

چهو گیان پہلی تخت پر وہ پریان | بیٹھین پھر اوسپہ جا کی وہ پریان
کہکشان کی طرف چلی وہ تخت | ماہ پروین کی جا گئی او سدم تخت

فکر دزد نمودن ماہ پرور و بند و بست نمودن و آمدن تخت پریان

ساقیا بد مزاج ہو نہ ذرا | یاد ہی عشق کا ہمین تو مزا
شاہون کو یہ فقیر کرتا ہی | یہ گدا کو امیر کرتا ہی
نقش اسکا جگر پر آفت ہی | دو دلونکی لئی قیامت ہی
تاج شاہون کا ہی ٹیک دیتا | ملک دل ہی خراج مین لیتا
رنگ اسمین سفید ہوتا ہی | دل بہت نا امید ہوتا ہی
تیغ ابروسی بس اسی ہی کام | رستمون کو بناتا ہی یہ غلام
بہاتا تہا جنکی دل کو چنگ و رباب | دل جلا کر کیا ہی اونکا کباب
سرخ غصہ مین رہتی تہی جو سدا | عشق مین پہیکا رنگ اونکا ہوا
شب گیسو تو رات ہی اسکی | کیا کہون جو کہ بات ہی اسکی
بد قماشونسی بازی کہلوا کر | ہمکو دیتا ہی گردشین دو در

بولی پروین جبے گئی نگرو / دل نازک پہ غمسی سل نہ دہرو
پہنو جوڑا نہین یہ باتین خوب / دل کو جو بہای او رہو مرغوب
زعفرانی اوٹہا کی اک جوڑا / عطر اوسپر لگا لیا تہوڑا
اوسکو زیب بدن خوشی سی کیا / کہا بس اب تو خوش ہوئین بہنا
دونو آپس مین پہر گلی بہی ملین / روئی بی اختیار بس پروین
عشق کا جو خیال کچہہ آیا / دل بیتاب سخت گہبرایا
کہا منگواؤ تخت بس جلدی / بولی مہوش ہوئی ہوس جلدی
لا چکو تخت از براے خدا / کہین موقوف لگا ہو کہٹکا
چپکی چپکی مگر یہہ کہتی تہی / رنج و غم عشق مین وہ سہتی تہی
اچہلی یہہ بہی حسن مین تہی خوب / کوئی شی وہ نہ کہتی تہی معیوب
پہب گیا تہا وہ اوسکی صورت پر / سب کو حیرت تہی حقکی قدرت پر
آچکی تخت دو وہ جب باری / درد و غم بہول یہہ گئین ساری
کہا مہوش سی تخت پر ہو سوار / کرین پہر سوی باغ و دشت گذار

صاف کنگن طلائی مہر کی تھی
جلوی و گردش ضیای مہر کی تھی

جلوہ گر پاؤن مین تھی کیا پازیب
جلن اوسکا تھا دست برد شکیب

زیب پا اوسکی کب تھی وہ خلخال
بدر کی گرد ہالہ سان تھا ہلال

تھی زمرد نگار وہ خلخال
جسکی دیکھی سی ہوئی دل پامال

زیر خلخال پازۂ گل تھا
شور خلخال شور بلبل تھا

بیٹھی جسدم پہنکی وہ پوشاک
ہر فرشتہ لگائی جبیر تاک

بولی مہوش سی میری خاطر سی
کام ہرچند کیا ہی ظاہر سی

صدقی خواہر ہو پہنو کچھہ گہنا
نکوئی جوڑا ہی بوا پہنا

گر نہ پہنو گی کوئی جوڑا اپنا
رہونگی تمسی ای بوا مین خفا

خفگی جو میری گوارا ہے
اسلئی جوڑ یسی کنارا ہی

ماہ پروین ہو صدقی یہہ تجھہ پہ
مانلی کہنا میرا ای خواہر

جب تو ناچار ہو کی مہوش بہی
بولی تم کہتی ہو تو یون ہی سہی

پہر تمہین یاد رکھو دیکھانا ہی
میری جوڑے ہی کا کیا بہانا ہے

کیا کہون گندنی تہا گیا وہ رنگ — ہر نگینہ کا ڈاک تہا وہ سنگ
نور کی پور پور دہ وہ چہلی — دل عاشق کی چوبدوہ چہلی
ایک بہی حور کی جو ہاتہہ آئی — شاخ گل کی طرح وہ گل کہائی
وہ جہانگیریان تہین برق نظیر — قاتل ہوش و جان عالم گیر
تہا گلبین وہ نور کا مالا — موتی ایک ایک حسن مین جسکا
صدف حسن کا تہا دُرِّ یتیم — قیمت اوسکی خراج ہفت اقلیم
طوق تہا وہ جڑاؤ گردن مین — پڑتا تہا عکس جسکا دامن مین
وہ پرہی بند دست رنگین کا — دام تہا مرغ جان پروین کا
حور کیا وہ نگاہ غلمان مین — عشق پیچہ تہا دست رضوان مین
کیا پری بند کی پری ہی نظیر — پای دزد حنا مین تہی زنجیر
وہ مرصع تہی زیب دست کڑی — بی بہا تہی جواہراوسمین جڑی
دست نازک مین تہی کڑی اسطرح — شاخ گل مین لگی ہون گل جسطرح
شک یہہ تہا اوسپہ دیکہکر مینا — ہی زر آفتاب پر مینا

کب وہ صبحِ جبین پہ ٹیکا تہا — سحرِ حشر کا ستارا تہا
کانین موتیون کی جہالے تہے — ابرِ گیسو کی باڑہ جہالے تہے
دیکھہ کر زیبِ گوش ہر جہالا — کہی بی شبہہ دیکھنی والا
شبِ گیسو مین سانپ کا من ہی — جہاڑیا موتیون کا روشن ہی
بجلیان کانو مین جڑاؤ تہین — مچھلیان ہیرکی تہین جنمین لگین
بجلیان رشکِ برقِ ابرِ بہار — دلِ عاشق کو صاعقہ کردار
بجلیان وہ نو برقِ خرمنِ برق — صاف تر تہین چراغِ دامنِ برق
حلقۂ چشم مہر تہا بالا — حسن مین بدر سی بہی تہا بالا
ہیکل اوس حور کی تہی پر افسون — غیرت افزای ہیکلِ گردون
خوشنما کیا تہی اوسکی گولی پہ — دیکہتی اوسکو حورِ خلد اگر
دلسی تا حشر رہتی اوسپہ نثار — یاد ہیکل گلی کا رہتی ہار
نورتن بازو پہ یون تابان — تاری جسطرح گردِ کاہکشان
یہ سنہری تہی اوسکی جلد بدن — تہا خجل نورتن کا بہی کندن

سلوٹین اوسپہ قہر جوبن کی
اور وہ چُرسین قیامت آسن کی

نورہ کا وہ ازار بند دراز
تازیانہ بڑا ہی توسنِ ناز

سر سی پاتک وہ گوہرِ خوبی
عطر مین موتیے کی ڈوبی ہوئے

بالیان پہنی وہ مرصع کار
تھی لگی جنمین گوہرِ شہوار

بالیان وہ جڑاؤ ہیرے کی
ساخت بھی اونکی اس طرح کی

دیکھی جب اونکو جوہریِ فلک
مہر و مہ کی لگائی وہ عینک

تارے گوندھی بھی جای مروارید
ہر نگین تہا سوای مروارید

نورِ چشم نگینۂ خورشید
پارۂ آبگینۂ خورشید

عقل اسجا پہ دنگ ہوتی تھی
زیبِ گوش اوسکی وہ نہ تھی موتی

عقدِ پروین سپہرِ حسن پہ تھا
یا عرق روی مہرِ حسن پہ تھا

دُرِ شبنم مین ایسی آب کہان
یہ جلا اور یہ لعاب کہان

پتی کانون مین تھی جواہر کی
گرد بالکل تھی جسمین عرقی لگے

سر کی چوٹی کا دیکھکر طاؤس
مارِ گیسو تھا جان سی مایوس

جو کٹوری کا اونچی بنگلا تھا | دل کُشا کوٹھی کا نمونہ تھا

پائجامی کا گلبدن گلنار | نیخجری ایک ایک خنجر دار

ہر کلی پائنچے کے غنچۂ گل | صاف پھریان تھین طرۂ سنبل

یون بنت گوکھرو تھا اوسپہ عیان | برق جیسی شفق مین جلوہ کنان

گو کہ وہ مریضِ الفت کو | دین جو تبرید مین تو صحت ہو

موتیون کی بنت بھی وہ نایاب | موتی ایک ایک گوہرِ شب تاب

تھی ایسی چمک ٹک کی تھی | چشمِ اختر تلک جھپکتی تھی

کرن اس نور کی منور تھی | صاف مژگانِ چشمِ اختر تھی

سبزِ اطلس کی پائنچے مین وہ گوٹ | اطلسِ طور بھی ہو جسپر لوٹ

لہر ٹنکی کی اوسپہ یون تھی عیان | جیسی سبزی پہ موجِ آبِ روان

ساقِ بلور مین یہ تھی یون لمع | جیسی فانوس سرخ رنگ مین شمع

طول کیا پائنچون کا عرض کرون | کچھ وہ طولِ عمل سے بھی تھی فزون

نیفہ ہی کا برق انگن دل | تھا وہ پہنا سحابِ دامنِ دل

سادگی پہ وہ سادہ روش تھی — کتنی وہ وضع اوسکی دلکش تھی
نشہ تو بادۂ جوانی کا — اور دوپٹہ جامدانی کا
جسکی پرتو سی چادرِ مہتاب — چاک ہووی کتان کی طرح شتاب
عشق پیچان تھی صاف آڑی بیل — نخلِ قامت پہ چڑھ گئی تھی بیل
موج مین جامدانی کی چھڑیان — یون گل افشان تھین جیسی پھلجھڑیان
گوٹ لوذات کی وہ نور آگین — لو ذہر ایک تھی لبِ شیرین
چسک اوسمین وہ کب تھی جلوہ پذیر — موجۂ رنگِ گل تھا دامن گیر
جلوی دکہلا رہی تھی یون وہ چسک — جیسی ابرِ تُنک مین نکلی دھنک
سوسنی کاچ کا وہ انگرکھا — اور وہ باریک تھا حریر آسا
بدن اوسمین سی یون تھا نور افزا — چاند پر جیسی اُودی اُودی گھٹا
زرد اطلس کی گوٹ جلوہ نما — صاف ہمرنگِ عاشقِ شیدا
نور آگین وہ تنگ چسپت انگیا — سب طرح قطع مین درست انگیا
وہ گلابی کٹوریان اوسکے — رگِ گل کی تھین ڈوریان اوسکی

ختم کرنا ستم کی جگہہ — رحم کہانا اوسے کرم کی جگہہ
غمزہ نشترزن رگِ جان تہا — بہرِ دل نازِ تیغِ بُرّان تہا
قتل کرنیکی یاد سب گہاتین — غیرتِ سحرِ سامری باتین
بانیٔ غمزہ و کرشمہ و ناز — مُوجدِ طرزِ عشوہ و انداز
روزمرّہ بہت فصیح و لطیف — سُنکی سحبان تو دل مین ہوی خفیف
شوخ و طرّار بات بات مین قہر — آفتِ روزگار و فتنۂ دہر
کیا بیان کیجی کہ کیا تہی وہ — غرض اکِ قدرتِ خدا تہی وہ
نئی جوڑی پہر اوسنی منگوائی — بولی مہ وش سی جو تمہین بہائی
پہنوائین سی ایک جُوڑا لیا — باغکی سیر کو چلو پہنا
بولی مہ وش مجہی نہین درکار — تمہین یہ پوشاک کر رکہو طیّار
تیری ہی واسطی یہہ ہی زیبا — بس یہہ جامہ ہی تجہہ پہ قطع ہوا
ماہ پروین نی جوڑا اک پہنا — جا بجا تہا قرینی سے گہنا
کتنی سج دہج سی ٹہیک وہ بیباک — کس قدر زرق برق تہی پوشاک

ساعدِ ماہ کاسۂ زانو | ساقِ پا دستِ ساقئ مہرو

دو نو ساقین تہین دو ستونِ بلور | دو نو ساقین تہین تنکِ ساعدِ حور

سورج اوس پشت پا کی آگی تہا ماند | اوسکی تلوی کا ایک جواب تہا چاند

فرشِ گل پر اگر چلی وہ نگار | رگِ گل پشتِ پا سی ہو اظہار

دمِ رفتار پشت پای صنم | صاف دکہلاتا روی نقشِ قدم

قد تہا وہ نونہالِ گلشنِ ناز | کہی سروِ حدیقۂ اعجاز

نخلِ باغِ مراد قامت تہا | چلنا ہنگامۂ قیامت تہا

گر تدرو اوسکی دیکہہ لیتا چہاون | پہر نرکہتا کبہی زمین پہ وہ پاؤن

اوسکی سرکارِ حسن و خوبی کی | اک نمکخوار تہی ملاحت بہی

تمکنت اوسکی باندیونکا تہا کام | ناز و انداز خانہ زاد و غلام

عضو ایک اک بدنکا چست و گداز | رخ بلا قہر ادا ستم انداز

موزون ناز و غرور و غمزا تہا | جسقدر چاہئی بس اوتنا تہا

دیکہنا نازکا محل جس جا | اک ادا اسی و ہین ادا کرنا

کوئی شی اسقدر نہین ہی کرخت ‍ — دل ظالم سی بہی سوا تہین وہ سخت

سحر کی قمقمی وہ پستان تہی — جنت سرخاب آبحیوان تہی

ہی یہہ مضمون دل پسندیدہ — نور سینہ ہوا تہا بالیدہ

آئینہ صاف تہی وہ جلد بدن — منعکس دو طرف تہا سیب ذقن

شکم ابدار نہر طلسم — صاف تہا آسمان شہر طلسم

چشمۂ نور تہا لطافت مین — قرص کافور تہا صباحت مین

نئی موئی کمر کی ہی یہ مثال — لوح الماس مین پڑا تہا بال

اپنی نظرونین تو وہ موی کمر — دیدۂ ناف کا تہا تار نظر

گم یہان پر ہو خضر عقل بشر — جادۂ راہ ناز کی تہی کمر

یا تہا موئی میان غیرت بدر — سایۂ موی گیسوی شب قدر

کمر نازنین مین ناف اسطرح — میم لفظ کمر مین ہی جسطرح

دم نظارہ تنگ یہ ہوتا تہا صاف — عارض حور مین گڑہا ہی کہ ناف

ہای پایا تہا کیا کمر کو صفا — سچ ہی تہا نور کا کمر کو صفا

وہ بنا گوش تھا ستارۂ صبح / یا منور تھا گوشوارۂ صبح

گردن ایک موتی تھا صراحی دار / شیشۂ می سمجھتی تھی میخوار

رشک نورِ سحر تھا نورِ گلو / شمع بزمِ قمر تھا نورِ گلو

ہی گلا یا کہ ہی صراحئ می / مئ الفت سی بس لبالب ہی

غبغب اوسکا ہی شکل یہ تیار / بوسی لینی مین کچھ نہین تکرار

صاف جلدِ بدن تھا آئینہ سان / حرف باتونکی تھی گلسی عیان

ہاتھ آیا ہی یہ نیا پہلو / پہنچی تھی وہ ساعد و بازو

شاخِ نخلِ گلِ لطافت تھی / موجۂ لجۂ نزاکت تھی

دستِ رنگین تھا رشک پنجۂ حور / اونکی اونگلی تھی مثل شعلۂ طور

دستِ رنگین کا رنگ دیکھتا گر / رنگِ یاقوت ہوتا دست نگر

سینہ خجلت دہِ فروغِ سحر / نور افزای چشمِ شمس و قمر

مطلعِ آفتابِ صبح و صفا / ماہتابِ شبِ براتِ ضیا

نور کی اوسکی تھی وہ چھب تختی / قہر تھی چھاتیون کی بھی سختی

جب دہن مین زبان ہو صرفِ سخن
پشتِ لب سی عیان ہو حرفِ سخن

لبِ نازک پہ کب مسی تہی نمود
عکسِ مژگان سی ہو گئی تہی کبود

دیکہی مسی ملی جو اوسکی ہونٹ
برگِ سوسن چبائی اپنی ہونٹ

نیلم اون ہونٹو نسی نہو ہمسر کب
مسی آلودہ دیکہہ کر وہ لب

تہی جوہر شناسِ طبعِ نفیس
تیغِ لب پر دیا مسی نی کسیس

دانت وہ موتئی کی کلیان تہی
دانت ہیرکی صاف کنیان تہی

گوہرِ معدنِ تکلم تہی
جوہرِ خنجرِ تبسم تہی

پاری آئینہ حلب کی تہی دانت
قطری یا آبِ تیغِ لب کی تہی دانت

صاف ہنسنی نی عقد کہولی تہی
دانت ابرِ مسی کی اولی تہی

ناشپاتی تہا اوسکا سیبِ ذقن
نازکی کہاتی تہی فریبِ ذقن

وضعِ چاہِ ذقن بلا کی تہی
باولی گلشنِ صفا کی تہی

تل ذقن پر نہین ہویدا تہا
ماہِ نخشب کنوین سی نکلا تہا

گوشِ نازک تہی پارۂ الماس
دو ستاری قمر کی تہی چپ و راس

سرمہ آنکھوں مین بس گھلانی لگے　　درد و غم یاد سی بھلانی لگے

بنی انگشتِ قدرتِ یزدان　　تہی برائی نشان ہی یہان

بحرِ رخ مین نہ تہی عیان بینی　　کشتئ ابرو تہی بادبان بینی

بنی و رخ پہ تہا نیا جوبن　　شمع سورج کی مین تہی روشن

تنگ جو رونکا ایسا کم تہا دہن　　قفلِ دروازۂ عدم تہا دہن

دیدۂ مورد آبِ حیوان تہا　　حلقۂ خاتمِ سلیمان تہا

سرِ اسرارِ غیب دانی تہا　　غنچۂ باغِ لن ترانی تہا

لبِ جان بخش کا جو وصف لکھون　　گلِ آبِ حیات سی کرلون

تیغِ مصری تہی وہ لبِ شیرین　　جیسے جانِ عزیز دی شیرین

شہپرِ طائرِ تبسم تہے　　یا لبِ موسئی تکلم تہے

تہی اثر مین وہ ہی لبِ پرنور　　نوشدارو ہی دلِ رنجور

لب وہ شمعِ زبان کا شعلہ تہی　　آتشِ رنگِ پان کا شعلہ تہی

باغ ہو طوطئ شکرلب ہو　　وہ نہووی تو جشن بہر کب ہو

لیکن یہہ کہتی مست اگر دیکہین | جام رکہی ہین طاقِ ابرو مین
خیرگی چشم کس پہ کرتی ہے | واسطی کسکی دیکہہ یہہ بہرتی ہی
ہین حلب کیسی آئینی رخسار | ہین لبِ لعل اوسکی شکربار
کس چمک پر بہارِ عارض تہے | حیرت آئینہ دارِ عارض تہی
کوکبِ خالِ عارضِ تابان | اخترِ طالعِ مہِ کنعان
دیکہہ کر نورِ عارضِ رنگین | آئینہ شرم سی ہو خانہ نشین
صاعقہ جسکو کہتی ہی دنیا | ایک شرارہ تہا برقِ عارض کا
اوسکو اسبابِ زیب کرتی تہی پیار | بوسی لیتا تہا غازۂ رخسار
تہی نہ دنبالہ دارِ چشمِ نگار | کمرِ ترکِ چشم مین تہا کٹار
ترکشِ تیر تہا وہ دنبالہ | تنگی شمشیر تہا وہ دنبالہ
ناوکِ بیخطا تہا تیرِ مژہ | اک خدنگِ قضا تہا تیرِ مژہ
کیا صفت کیجئی نوکِ مژگان کے | تشنۂ خون تہی ہر مسلمان کی
صفِ مژگان نی کام ایسا کیا | کہ ورق دلکا سب اولٹ ہی دیا

زلف مین یون تھا وہ رخِ انور | جیسی آغوشِ شام مین ہی سحر
خالِ رخ چشمِ حور کا تل تھا | یا سویدا ای دیدۂ دل تھا
غمزہ کرتی تھی چشم و ابرو پر | کہتی تھی خلق مین نہین ہمسر
تیری پتلی تو جان لیتی ہے | دوسری یہہ جواب دیتی ہی
کون سی بات مین بھلا کم ہون | سحر و آفت ہون قہر ہون سم ہون
تو کری گر مقابلہ مجھسے | تو تو حاضر ہون لڑنیکو تجھسی
پر ہی شدت سی یہ تو امر بعید | وہ کری اوسکی کسطرح سی دید
بیتِ دیوانِ حسن تھی ابرو | طاقِ ایوانِ حسن تھی ابرو
پھر شمشیر ابروی بران | گردشِ چشم تھی برنگِ فسان
فتنہ محکومِ چشمِ جادو تھا | حور ایک پیشکارِ ابرو تھا
گلِ گلدستۂ وفا آنکھین | نرگسِ گلشنِ حیا آنکھین
سحر و جادو مین تھین وہ آنکھین طاق | قتلِ عاشق مین شہرۂ آفاق
جھیپ جاتی تھی جنسی نرگسِ باغ | ملکِ خوبی کی تھین وہ چشم و چراغ

زلف تھی جدول بیاض سحر — زلف تھی گیسوئی شب عنبر
دود شمع نگاہ مجنون تھے — طرۂ زلف آہ مجنون تھی
سنبل باغ پر یہی طرہ تھی — موجۂ نکہت بنفشہ تھی
حلقہ حلقہ نہین پرافشان تھا — کوچۂ زلف مین چراغان تھا
چین گیسو ختن کی کلیان ہین — دل صد چاک قیس نالان ہین
صفت جعد کیجئے موزون — گوئی چوٹی کا ڈھونڈھئے مضمون
اونچی چوٹی گندھی ہوئی شفاف — نقرئی وہ پڑا ہوا موباف
صاف چوٹی سی آشکارا تھا — ایک دنبالہ دار تارا تھا
تھی وہ پیشانی ماہ کا ٹکرا — زلف کی نیچے تھا بلا نکھڑا
اوسکی پیشانی کر رہی تھی بیان — صاف ہی عکس ماہ مجھہ مین عیان
چین سیما تھین نور کی لہرین — گلشن رخ مین تھین روان لہرین
چین ایک اک تھی عکس موج نگاہ — دفتر حسن پر تھی بسم اللہ
رخ تھا تفسیر صورت والفجر — نون ابرو تھا آیت والفجر

ابهی کهنی هین درد و غم سهنا — واری اچها نهین هی یون رهنا
دل اگر خوش هی تو یهه سب کچهه هی — هو جو رنجیده تو یهه کب کچهه هی
ماه وش جتنا اوسکو سمجهاتی — اور یهه دل هی دل مین گهبراتی
تهی زبس ذی شعور و صاحب هوش — کها موقوف کر یهه جوش و خروش
یهه مبادا کوئی یهان سن پائی — جان پر دشمنونکی آفت آئی
باری مهوش نی خوب سمجهایا — لاکهه دقت سی کها نا کهلوایا
اوسکو بهلایا کی وه ساری دن — کٹ گیا رنج و غم سی باری دن
آسمان پر سی جب چلا خورشید — مهه و انجم کی کهل گئی سب بهید
ایک خوشی کی هوا جگر پہ چلی — جلدی جلدی بس اوٹهه گی گنگهی کی
کب شب زلف مین تها فرق اظهار — پو پهٹی تهی سحر کی تهی آثار
شعله پیدا تها دود پیچان مین — نهر جاری تهی سنبلستان مین
شب تاریک مین سحر تهی نهان — طور برپا تهی جوی شیر روان
بال باندها هی زلف کا مضمون — چاهون جس پیچ سی مین بندش دون

کارخانہ ہی یہہ تو الفت کا — روز یہان سامنا ہی آفت کا
تم ابہی سی ہو جان کی درپی — انتہا کا خدا ہی حافظ ہے
کوئی صاحب کہان تلک سمجہائے — کون بک بک کی روز مغز پہرائے
ای پری آدمی وہ بات کری — تا کہ سنکر نکوئی نام دہری
اتنی اچہی نہین ہی خودکامی — چاہئی کچہہ لحاظِ بدنامی
تمکو کیا جانی کیا سمائی ہے — کون سی بات دل مین آئی ہی
کہانا کہالی بہانہ یہہ ٹشوی — اری پہر چلنا رات تو ہولی
کرنہ ہلکان اپنی دل کو تو — رکہہ پُر ارمان اپنی دل کو تو
وہ یہہ حالت کری سن ای بہینا — جسنی معشوق کو نہو دیکہا
دیکہی جو کوئی آنکہہ سی اپنی — تو ہی بیفائدہ یہہ رنجِ دلی
بات گر وہ نہی جو ساری عمر — کیون عبث کہوتی ہی تیہ پیاری عمر
اتنا غم ہی ابہی سی ای بہینا — ڈر یہہ ہی آگی ہوگا کیا نقشا
رہی حالت جو صبح و شام یہی — کاہیکو دشمنون کی جان بچی

گاہ کہتی تہی وہ گل رعنا — لوگو تبلاؤ از براے خدا
دل لگانی مین یہہ بہی ہوتا ہی — آدمی جان اپنی کہوتا ہے
ہم تو واقف نہ تہی کہ کیا ہی عشق — کونسی شی ہی کیا بلا ہی عشق
بولی بی لطف ہوکی وہ کم گو — بی تمہاری تو کچہہ عجیب ہی خو
کتنا دیتی ہو تہوڑی باتکو طول — گوفت کہانی سی رات دنکی حصول
کیون جوانی مین گہن لگاتی ہو — جان کیون مفت مین گنواتی ہو
نہج بیجا بہی کیا میری چڑہ ہے — اتنا اظہار عشق بہی چڑہ ہی
سنتی تو عقل ہی میری حیران — ابہی کی روز کی کہڑی میریجان
کل تو دیکہی ہی یار کی صورت — چار دن بہی ہوی نہین صحبت
آج شکوہ فلک کا ہونی لگا — عشق لطف شباب کہونی لگا
ہوشکی اپنی کچہہ دوا کیجی — بات کچہہ سونچکر کہا کیجیے
دن بدن ای مہ سپہر غرور — آدمی سیکہتا ہی عقل و شعور
تم ابہی تک ہو ویسی ہی نادان — عقل کی بات کچہہ کری انسان

ٹہنڈہی سانسونسی ربط بہاتا ہے ‏ آہِ سوزان کا ضبط بہاتا ہی
رات دن چشمِ منتظر وا ہی ‏ طائرِ خواب شکل عنقا ہے
گریہ طوفان اوٹھایا چاہتا ہی ‏ اشکِ خون رنگ لایا چاہتا ہے
ضعف طاقت کی چوری کرتا ہے ‏ دردِ دل سینہ زوری کرتا ہی
ہی بہت شوق خستہ حالی سی ‏ کم نصیحت نہین ہی گالی سی
درد سی ارتباط بڑہتا ہی ‏ دل سبق بیخودی سی پڑہتا ہی
وحشتِ دل ہی سلسلہ جنبان ‏ طوق و زنجیر پہنون ہی ارمان
تیرہ نظرون مین اب زمانہ ہی ‏ گھر نہین کالا جہل خانہ ہی
دل ہی مشتاق سیرِ ویرانہ ‏ بہاتا ہی وحشیونسی یارانہ
مرغِ جان کو ہی خانہ باغ قفس ‏ کُنجِ کمرہ ہی بدتر از محبس
رونا آتا ہی خندۂ گل پر ‏ چُٹکی لگتی ہی شورِ بُلبل پر
دل ٹہکانی نہین حواس نہین ‏ اقربا کا لحاظ و پاس نہین
تم سی مجکو جُدا ندامت ہی ‏ غرض ایک دل ہزار آفت ہی

عرض کی ماں نے خیر ہی اماں ‏ کہا دل میں کروں وہ خاک بیاں

بھاگی اوسجا سے اولٹی پاؤں پھرے ‏ بسترِ غم پہ آن کر وہ گری

آنکھہ پر مُہر رکھکے روتی تھی ‏ بار بار اوسکی صدقی ہوتی تھی

اری کمبخت یہہ نصیب کہاں ‏ میں کہاں اور میرا حبیب کہاں

جب کہا ماہ وش نی کچھہ کہا لو ‏ بولی ہنسکر کہ بوجھہ مت ٹالو

تمہیں بتلاؤں کہاؤں کیا کہانا ‏ ہی حرام اب تو آب اور دانا

نہ تو دل کو قرار آتا ہے ‏ نہ وہ شوخِ نگار آتا ہے

اپنی حالت پہ آپ حیران ہوں ‏ کچھہ تو ہی رنج کچھہ پشیمان ہوں

کچھہ ہی اپنی کئی کی لاج مجھی ‏ کچھہ نہیں سوجھتا علاج مجھی

نہ تو بیخودی دل نہ ہوش میں ہی ‏ پر مئی شوقِ دید جوش میں ہے

دل کو جسوقت آزماتی ہوں ‏ تو بہت بیقرار پاتی ہوں

صبرِ دل طالبِ اجازت ہی ‏ شرم کا بھی پیام رخصت ہی

جیب و دامن کی ہاتھہ سائل ہیں ‏ پاؤں وارفتگی پہ مائل ہیں

گاہ ہمصحبتوں سے کہے اگر — پوچھتی تھی گھڑی گھڑی وہ قمر
شب فرقت اسی کو کہتی ہین — لوگ آفت اسی کو کہتی ہین
جان لیتا ہی کام اسی شب کا — شام بلبل ہی نام اسی شب کا
جسمین بجتی نہین پہر ہی وہ شب — شب بیمار ہی اسی کا لقب
ہی بلای فراق یار یہی — ہی شب اول مزار یہی
یہی ظالم بسر نہین ہوتی — اسی شب کی سحر نہین ہوتی
گاہ کہتی تہی وہ شکستہ جگر — ہمتو سنتی تہی سب سی یہہ اکثر
پہلی ہوتی ہین وصل یار سی شاد — بعد ہوتی ہی ہجر کی بیداد
سو یہان وصل تو نصیب کہان — دیکہنی کا بہی رہ گیا ارمان
کیا بلا آسمان اندہا ہی — ظلم مین بہی نہین سلیقا ہی
صبح کو مانکو جب کیا مجرا — مانی دختر کا دیکہہ کر نقشا
کہا صدقی ہو زہرہ ای پروین — کیا ہوا آج کیون ہی تو غمگین
کہا ہی خیر والدہ صاحب — پر کہا دل مین تم کو کیا صاحب

ماہ پروین کا حال کچھہ لکھہ دون | عشق سی آشنا قلم کو کرون
پہنچی اپنی مکان مین جسدم | کیا کہون کیسا اوسکا تہا عالم
صدقی یہ وشش ہزار ہوتی تہی | مانتی کب تہی یہہ تو روتی تہی
کہتی تہی ہای ای فلک تحسین | کیون نہ مین لکو اب کرون نفرین
کیسا جا کر پہنسا ہی یہہ کم بخت | کیونکر آسان ہو گی مشکلِ سخت
شب بہر اوس ماہ کا رہا یہ رنگ | تیغِ فرقت سی دل ہوا چورنگ
یادِ مژگانِ عاشقِ بیتاب | نشترِ تیز تہی پئی رگِ خواب
مثلِ تصویر چپ وہ سینہ فگار | زانوئی غم سی آشنا رخسار
آرزو و اضطرابِ دلکی مرید | شوق گلچینِ باغِ حسرتِ دید
چشمِ بیخواب وقفِ بیداری | سوزِ جان درپئی دل آزاری
صبر شیدای بیقراری دل | ضبط قربان خاطرِ بسمل
شبِ غمکی تو شکل سی بہی وہ ماہ | خواب مین بہی کبہی نہ تہی آگاہ
دفعتہً دیکہکر رخِ شبِ غم | ڈر گئی وہ مہِ سپہرِ حشم

کیسی کم بخت تھی یہہ انگشتر
چین اوسکو نہین ذرا دم بہر

گوئی کہتی تھی سحر کا ہی کام
مہرپرور کو کر لیا ہی رام

گوئی کہتی تھی ہی زبس بہولا
فکر کا دفتر اس لئی کہولا

ہم سی لی عقل کرتا عشق اگر
کیون بہلا پیتا اپنا خون جگر

پر خدا جانی عشق اسکو ہی
یا اثر کر گئی ہی اور ہی شی

دیکہو دو روز مین کہلی کا یہہ سبب
عشق گر ہی تو پہر چہپی گا کب

مہرپرور کی ایسی حالت ہی
کہ ندامت پہ ایک ندامت ہی

یون لب نہر دو پہر گذری
دیکہین کب چور انکا انکو ملی

تمام شب بسر رساندن ہر دو برون و فہمابیدن ماہ وشان وارستہ
شدہ و بر تخت سوار گشتہ روانہ شدن

چل ساقی شراب کا پہر دور
شربت وصل مین نہو کچہہ اور

مست ہو کر کرین جو ہو کچہہ کام
بیخودی مین نہونگی پہر بدنام

می کشی مین نہ ہووی اب تاخیر
ہم سی رندونکی ہی یہی تدبیر

پاس آیا نہ کچھہ پتا ہے کا | اپنی ذلت کا میری شاہی کا
پاؤن کسطرح تجکو ای کم بخت | سنگدل ہی تیرا جگر ہی سخت
کبھی پھر دل مین اسطرح کہتا | ہی انگوٹھی کا جسکی نگ ایسا
کہو صورت کا کیسا وہ ہوگا | یون تشفی وہ دل کو دیتا تھا
پار ہوتا تھا دل سی فکر کا تیر | کبھی کہتا تھا کیا کرون تدبیر
کرون اوسکو اسیر مین کیونکر | ہای کسطرح پاؤن اوسکی خبر
عشق کا بھی خیال کچھہ آتا | فکر ہوتی ملال کچھہ آتا
کبھی کہتا یہہ کیسی الفت تھی | کیا فقط مہر سی محبت تھی
مجکو بیدار کر دیا ہوتا | مجکو تو چھوڑا سوتیکا سوتا
نام لیکر گیا جو گام اپنا | کیون بتایا نہ تونی نام اپنا
مہر پرور کا حال یہہ پہونچا | فکر مین جیسی ہو گیا سودا
نہ رہا حال دیکھہ کر یارا | باغ بھر مین ہوئی سب آوارا
کوئی کہتی تھی کس سی ہی ٹونس | مہر پرور جو ہو گیا مایوس

اور پہنائی اپنی انگشتر — ہای بالکل ہوئی مجھی نہ خبر
تھا لبِ نہر ایسی حالت مین — غرق تھا یعنی بحرِ حیرت مین
نہ خبر سر کی تھی نہ پاؤنکا ہوش — بیکلی سی تھا دل مین جوش و خروش
کبھی کہتا تھا کیا یہہ کام کیا — واہ ای چوڑ کیا ہی نام کیا
دل چُرا کر تو لی گیا میرا — ہای کیونکر پتا لگے تیرا
تھی کرورون نہین درہم و دینار — مُہر میری تھی کیا تجھے درکار
اری کم بخت زر لیا ہوتا — کوئی مہ رو بشر لیا ہوتا
کیا سروکار میری مہر سی تھا — ہای کیونکر لگی اب اوسکا پتا
یہہ پریکا ہی کام یا جن کا — گھر مین بتلاؤن نام کن کن کا
بخدا حوصلہ بشر کا نہین — کام باہر کا ہی یہہ گھر کا نہین
ہی یہہ طاقت کہ میری اونگلی سی — کوئی خادم جو مہر میری لی
دیکھا ہوگا مجھی برہنہ نہیی — ہوا دشوار ابتو رہنا نہیی
کبھی کرتا تھا دل مین فکر و ملال — ہای ای چوڑ تجکو کیا ہی خیال

کہ

کیا بھلا طاقت اے شہِ جم جاہ — باغیں ہم جو چور کو دیں راہ
ہاں زمین میں لگائی ہو جو سرنگ — پر ہیں اسمیں بھی اپنی عقلیں دنگ
آسمان پر سے یا وہ آیا ہو — یا ہوا انکی وہ سمایا ہو
دخل کیا کوئی جائے باہر سے — ہم سرکتے نہیں ہیں در پر سے
یہ بیان چوکی والونکا جو سنا — بولی جسطرح ہو لگاؤ پتا
خادمانِ محل نے چھانا باغ — مہر کا پر لگا کہیں نہ سراغ
ڈھونڈکر جب ہوویں وہ سب ناچار — عرض کرنے لگیں یہہ آخرِ کار
کہیں اصلا پتا نہیں معلوم — دفعۃً مہر ہو گئی معدوم

بیقرار بودن شاہزادہ در تلاش دزد

ساقیا پھر وہی شراب پلا — وہی پھر جامِ لاجواب پلا
عشق نے کی نہیں ابھی تاثیر — ابھی حالت نہیں ہوئی تغییر
یہی کہتا تھا شاہِ نیک اختر — نکیا دل میں کچھ بھی خوف و خطر
کسنے چالاکی آج یہہ کی ہے — کسنے انگلی سے مہر لی ہے

حکم شہ نے دیا تھا ہمکو جب   قصر کی نیچے آئی تھی ہم سب
کیا بھلا اپنی تاب اور طاقت   جو گوارہ کرین یہہ ہم ذلت
کہا ڈھونڈو پلنگ پر جا کر   مُہر دو گی اگر میری لا کر
تو کرون کا نہال تم سب کو   کہین ایسا نہو پلنگ پہ ہو
ڈھونڈا جا کر پلنگ پر سب نے   مہر پر کسطرح سے اونکو ملی
تھک چکین جب وہ ڈھونڈ کر سارے   مہر پرور سے یون کہا داری
کی بہت سی تلاش انگوٹھی کی   پر نہ ہمکو پلنگ پر وہ ملی
مُہر کا جب نہ کچھہ پتا پایا   مہر پرور بکمال گھبرایا
کہا کم بخت چور تھا کیسا   لی گیا یہہ تو میری دل کو چرا
مونہہ کا دھونا ہی جب گیا وہ بھول   بس تجسس مین ہو گیا مشغول
پھر ون پر جا بجا یہہ پوچھوایا   کچھہ ٹھکانا انگوٹھی کا نہ لگا
سخت حیرت ہے مجکو ہون ششدر   لی گیا چور مُہر کو کیونکر
عرض کی پہرے والون نے بھی بہی   چور کا کھٹکا کچھہ نہین ہی ذری

کھڑی تھی آئینہ لئی کوئی ‌ ‌ کوئی کشتی مین تھی لئی کنگھی
کوئی رومال ہاتھہ مین لیکر ‌ ‌ تھی مگس ران وہ مہر پرور پر
جب کھلی آنکھہ مہر پرور کی ‌ ‌ آئینہ ایک اوسکو دینی لگی
نہ لیا آئینہ وہ پر اوسنی ‌ ‌ نہر کی راہ لی مگر اوسنی
تھی جو کیوڑی کی نہر وہ لبریز ‌ ‌ جسکی خوشبو بھی تھی بلا انگیز
بیٹھہ کر اوسکی بس کناری پر ‌ ‌ مونہہ کو دھونی لگا وہ رشکِ قمر
آنکھین جو تھین خمار آلودہ ‌ ‌ دھو کی اونکو ہوا وہ آسودہ
ہاتھہ دھونی لگا وہ غیرتِ ماہ ‌ ‌ پڑی اونگلی پہ یک بیک جو نگاہ
دیکھا ہیرکی ایک انگوٹھی کو ‌ ‌ کہ نہ رکھتی تھی مثل اپنا جو
مُہر دیکھی نہ ہاتھہ مین جسدم ‌ ‌ کیا کہون اوسکا کیا ہوا عالم
ایک تعجب نی اوسکو بس گھیرا ‌ ‌ نازنینوں کی سمت مونہہ پھیرا
کہا انگشتری یہہ ہی کسکی ‌ ‌ مُہر اونگلی سی میری کسنی لی
عرض کی سب نی کیا مجال بھلا ‌ ‌ ہمنی دیکھی نہین وہ مُہر شہا

ہوا جسوقت صبح کا تڑکا — پتّا ہر ایک ہوا سی جو کہڑکا
بلبلین آکی بولین شاخون پر — اونکی آوازین یک بیک سنکر
آنکہین یکبار کُھل گئین سبکی — روشنی تہی وہان عجب ڈہب کی
بہینی بہینی وہ روشنی اوسجا — اور درختون پہ بلبلونکی صدا
اوسکی قطرون مین تہی پتون پر — موتیونکا گمان تہا یکسر
آئینہ لیکی ہاتہہ مین کوئی — مستی ہوٹونکی اپنی دیکہتی تہے
کوئی کرتی تہی محرم اپنی درست — ڈہیلی بندونکو کرلیا جہٹ پٹ چست
دیکہکر کوئی اپنی بازو کو — کہینچتی تہے کمان ابرو کو
کوئی نادِ علی کی ہیکل کو — دیکہتی تہی کہ دل میرا خوش ہو
کوئی نفلین مین دیتی تہی جنّت — تا ادا کیجئی واجب و سنّت
بن چکی جب وہ سب پری چہری — قصر پر یکبیک سدہارتی چلی
شوخیونسی وہ ہچکچاتی ہوئین — ناز و غمزہ عجب دکہاتی ہوئین
مہر پرور کی پاس پہونچین جب — عہد کی اپنی لئی ہوئی تہین سب

ابہی واقف نہین زمانی سی — ڈر نہین دل کو جان جانی سی
سرد و گرم زمانہ چکہین اب — نہ چکہین کی تو ملیگا کب
دن جوانی کی گذری جاتی ہین — روز پیری کی دوڑی آتی ہین
ابہی ہی عشق مین مزا حاصل — بعد چندی ہُوا تو کیا حاصل
تا کجا ملک و مال مین کاٹین — زر فقیرونکو کب تلک باٹین
تاجِ اورنگ کب تلک دیکہین — کب تلک دورہ فلک دیکہین
رہین کب تک مثالِ سرو آزاد — سُنین قمری کی کب تلک فریاد
گلِ رُخ کب تلک نہو تازہ — مونہہ پہ کب تک ملا کرین غازہ
سرمہ کب تک گہلائین آنکہونمین — حسن کب تک پہلائین انکہونمین
اپنی بلبل کو کب تلک چہوڑین — کب تلک اوسی مونہہ کو ہم موڑین
عیش مین کب تلک رہون بیہوش — ساغر عیش ہہی کب تک نوش
تا کجا غزہ حسن پر ہم کو — تا کجا عیش مین آیدل خوش ہو
اپنی قمری کی دل کو کردین شاد — عشق مین آپ ہی بنین شمشاد

زندگی ہی تو کل پہر آوینگی ‏ پہر یہین آکی اوسکو پاوینگی

چلین وہ وہانسی پہر یکبار ‏ ماہ پروین کو تہا نہ غم سی قرار

مہ وش اوسکو دلاسا دیتی تہی ‏ مونہہ کی لاکہون بلائین لیتی تہی

کہتی تہی مطلبِ دلی ہی حصول ‏ مین تیری صدقی اتنا کیون ہی ملول

رنج و غم تم نہ کہاؤ میریجان ‏ بیوفا ہوتی ہین یہہ سب انسان

وہان تمنی لگایا دل اپنا ‏ بی بسی کی سوا نہین چارا

رو کی آنکہون کو یون نکر تو لال ‏ نہ پریشان کر اپنی سر کی بال

کل تجہی پہر یہان مین لاونگی ‏ بلکہ کل اوسکو بہی جگاونگی

لہو پانی نکر تو ایک اپنا ‏ ابہی تو غش ہی سی افاقہ ہوا

تخت پر وہ وہ آکی بیٹہین پہر ‏ اوس سما کو وہ چہوڑ کر آخر

اپنی گہر وہ گیئن بحالتِ زار ‏ خواب مین یہہ یہان رہا سرشار

بیدار شدن شاہزادہ و بہر خود تلاش نمودن

ساقیا دی مجہی شرابِ وصال ‏ عیش و راحت سی دل ہوا پامال

بولی مجکو تو کچھ نہین آتا — بس فقط دل تو ہی پسا جاتا
عشق مینی نہین کسی سی کیا — مینی اسکا نہین مزا چکھا
کہا کچھ لی نشانی اسکی ضرور — کہ دل اور جانکو ہو اوسی سرور
اور تو اپنی کچھ نشانی دی — عشق کا حال تاکہ اوسکو کہلی
نہین معلوم عشق کچھ اصلا — سوتی لڑکی کا چوما مونہہ بہی تو کیا
مان نہ خوش اور نہ باپ خوش ہوئی — بات وہ کر جو عقل کو کہوی
ہاتھہ مین اسکی ایک انگوٹھی تہی — تہی کئی لاکھہ درہمون کو لی
وہی اونگلی مین اوسکی پہنا دی — یہ نشانی بس اپنی گویا دی
صدقی بس اوسکی سات بار ہوے — چاند سی مکہڑی پہ نثار ہوئی
مہر پرور کو جب انکوٹہی دی — اوسکی اونگلی سی مُہر پہر لی لی
سو تیکو حق کی حفظ مین دیکر — مُہر پہر اوسکی اونگلی سی لیکر
مُہر پر اوسکا جو کہدا تہا نام — دل کو اوس نام نی دیا آرام
ماہ وش نی کہا چلو للہ — کوئی اس حال سی نہو آگاہ

کیا ہوگی کسی پہ تو مفتون / کیا ہوگا تیرا کوئی مجنون

اب تو تدبیر کچھہ بتا ایسی / جو شگفتہ ہو میری دل کلی

کہا اوسنی کہ اور کیا تدبیر / نکرو یاس جانی مین تاخیر

ماہ وش کو وہ لیکی ائی ساتھہ / ہاتھہ مین اوسکی اپنا ڈالی ہاتھہ

بید ہڑک قصر پہ ہوئی وہ روان / زیر بنگیرہ سوتا تہا یہ جہان

پہونچین دونو پلنگ پاس جو ہین / ماہ پروین قدم بڑہا کی ہین

سرسی پاتک بلائین لینی لگی / اور لاکھون دعائین دینی لگی

ہنسی بی اختیار مہ وش جو / ہوگی شرمندہ بولی یہہ رو رو

ہوگئین تم تو نیش زن واللہ / کیا ہنسی کا سخن یہان تہا واہ

کہین اسکی نہ آنکھہ کہل جائی / بیٹہی بہلائی آفت ایک آئی

ماہ وش بولی تو ہی دیوانی / تیرا بہی حسن مین نہین ثانی

یہہ سوا تجہہ سی تو ہی اسی سوا / لا خیال ایسی باتو نکا نہ ذرا

کام تو نی نہ کچہہ کیا اب تک / طعن و تشنیع کی سخن کب تک

سُن تو او بی شعور یہ کیا تہا — چُہل مین جہینپا یہ کیسا تہا

اری دل دیکہتی تہی مین تو تیرا — تو نی کیون اسقدر بُرا مانا

ہنسکی کہنی لگی وہ رشکِ قمر — کیون بُرا مانتی مین ای گلِ تر

خوب کیا مجمین پانی مرتا تہا — کیا مجہی بہی وہ پیار کرتا تہا

ایسی بیہودہ ہو گئی تہی مین — دل لگی کیا نجانتی تہی مین

میری تو خود ہنسی کی عادت ہے — رونی صورت سی مجکو نفرت ہی

آدمی کیا جو خوش مذاق نہو — مین بہی ہنستی تہی ای بتِ خوشخو

کہا اوسنی چلو نہ بڑہکر تم — عقل و ہوش آپکی ہوی ہین گم

کیا اس امر کا جو یہہ مذکور — ہوتا مجکو اگر یہہ منظور

تجہسی ظاہر مین کرتی کیون یہ حال — اری تو بہی ہی بیوقوف کمال

ماہ پروین کر اب نہ یہہ گرمی — سرد ہو کر دیکہا اوسی نرمی

وہ تیرا ہوگا اوسکو تو مطلوب — بندشین باندہتی ہو مجہہ پر خوب

ماہ پروین گلیمین باہین ڈال — بُولی کیا کم ہی تیرا حُسن و جمال

گو بظاہر یہہ عذر خواہی ہی — دل کا مالک مگر خدا ہی ہی
اب ہنسی تو مجہی یہ آتی ہی — مجہپر الفت جتائی جاتی ہے
بولی جہلا کی وہ پری تمثال — بس بس اب آگی مجکو ہوگا ملال
دیکہو پہر چہیڑ چہاڑ کرتی ہو — دیکہو پہر تم بگاڑ کرتے ہو
خیر ہی تمکو شرم کروگی کیا — اور کچہہ تہمتین دہروگی کیا
رمزین سُنّی کی دل کو تاب نہین — اب میری پاس کچہہ جواب نہین
پاسِ آداب پہر اٹہادونگی — لاکہون صلواتین مین سنادونگی
اب کہانتک بہلا مین ضبط کرون — آخرش مین بہی پتّار کہتی ہون
نازو اغماض سی وہ رنگ رِپی — مسکرا مسکرا کی کہنی لگی
لوگو کیا کوئی اپنا مونہہ سی لی — گوئی آپسمین بہی نہ بات کری
آپکا کوئی نام لیتا ہے — اسمین صاحب کا تذکرہ کیا ہی
یون ہین القصہ چہیڑ چہاڑ رہی — دو گہڑی تک اوسی ستایا کی
پہر جو ہنسنی مین کچہہ خیال آیا — گلی لپٹا کی اوسکو فرمایا

کوئی جانی کہ سچ ہی واہ بوا — یہہ ہنسی کی بُری ہی راہ بوا
تم خفا ہو کہ خوش سنو میری جان — اتنا ہنسئی کہ رُوندی انسان
جب کہ کہسیانی ہو گئی وہ قمر — ناز سی بولی آپ پہر ہنس کر
ای پریرو مضائقہ کیا ہی — آدمی آدمی سی ہنستا ہے
تمنی تو کر دی زندگی دشوار — بات کرنی بہی ہو گئی دشوار
تمتو صاحب ہنسی مین روتی ہو — سیدہی بات تو نہ ٹیڑہی ہوتی ہو
خیر یون ہی سہی خدا کی پناہ — جان چہوڑو کہین بوا اللہ
چلو تقصیر کی گناہ ہُوا — بہولی مین مجکو اشتباہ ہوا
یہہ تو آزردگی کی بات نہہی — رنج کا گہر ہی سچ ہی خوش طبعی
مین ہون لاچار اپنی خلقت سی — دل لگی بن نہین قرار مجہی
یہہ اگر جانتی تو کیون ہنستی — کچہہ عداوت خدانخواستہ تہی
پاسداری تو اونکی یہہ سب تہی — پر شرارت سی چوکتی کب تہی
عذر تو اوسی کرتی جاتی تہی — اور پر دہر کی پر سناتی تہی

اب ہوین اپ اوسپہ پروانا — بہائی ہینی پہر اوسکو اب جانا

ماہ پرویں یہہ بولی پہر ہنس کر — نہ بناؤ یہہ باتین ای خواہر

تمہین اوسی لگاؤ دل کو ہوا — کچھہ جلن مجکو ہی نہین اصلا

شوق سی میری جان بسم اللہ — مجکو اب اوسی کیا غرض ایماہ

وہ جلی جو کسی کی ہو دشمن — عین راحت ہی چشمِ ما روشن

ہنسکی کہنی لگی وہ غیرتِ حور — ایسی فقرو نہین آگئی ہین ضرور

تیری دیدیسی ڈرتی ای ای بندی — کیون لئی مرتی ہی مجہی رنڈی

کتنی آفت ہی تو بہی او بد ذات — ہیش بندیکی خوب یاد ہی گہات

سو یہان کوئی یار باز نہین — عشق مین بہی کچھہ امتیاز نہین

وہ مبارک رہی تمہین کو حضور — ہمکو خواہش نہین پری ہو کہ حور

بولی وہ بت نہین خدا نکری — دشمنون کو تمہاری عیب لگی

مجہسی چار آنکھہ کیجئی گا ذرا — صاف دیدہ ہی دیکہنا کتنا

کہپ کی کہنی لگی وہ غیرتِ ماہ — تم بہی کتنی ہو بدگمان واللہ

تیغ ابرو نی بی اجل مارا | زلف سی آنکہہ مین ہی اندہیارا
صدقی مین ہونٹ کیا ہی پارئی ہین | چاند چہرہ ہی خال تارہی ہین
کسنی ایسا مکان دیکہا ہی | کسنی ایسا جوان دیکہا ہی
ماہ وش کہل کہلا کی پہر تو ہنسی | بولی کم بخت ہی بڑی خندی
اسلئی یہ سُراغ دکہلایا | اس لئی تہا یہ باغ دکہلایا
بولی یہہ تجکو میری سر کی قسم | کہہ مفصل نہو جو بیش و کم
بولی مہوش جو کہہ تو جہوٹ کہون | ہنہین جو امر سچ ہو وہ کہدون
سچ جو پوچہی تو ماہ پروین آہ | لگا مجہہ پر بہی اسکا تیر نگاہ
پہر ہوئی تو جو اسپہ شیدائی | مینی دل مین یہہ بات ٹہرائی
آہ افسوس اسکو عشق ہوا | مین کرونگی نہ اب خیال ذرا
ورنہ مین بہی ہوئی تہی دیوانی | یہہ بلا جان تجہہ پہ تہی آنی
اب جو پوچہو وہ بہائی ہی میرا | نہ رکہو اپنی دل مین کچہہ کہٹکا
جبہی تک اوسپہ دل میرا تہا زار | آپکا سب بجا تہا ہوش و قرار

کیا بہلا اسی حاصل ای بہنیا — یہہ وہ سمجہی نہ جسنی ہو دیکہا
ابہی تک یاد ہی مجہی وہ گہڑی — اوسپہ جبدم تہی تیری آنکہہ پڑی
ہوا تہا حال دل کا کیا تبلا — جہوٹ اچہا نہین ہی یہ بخدا
نکہو گی جو حال مجسی تم — ہول لوگی ملال مجسی تم
سچ ہی معشوق یہہ تیرا ہم گون — تجسی اور ہم سی کیا بہلا ہم گون
وہ ملی تمسی تم ملو اوسسی — بس جتاؤ نہ اتنی تم نخری
پایا جب مہربان اوسکو کمال — تو کہا سن ہوا میرا ہی یہ حال
جیتی جی مر گئی خدا کی قسم — اس ستمگر نی دئی ہین درد والم
نظر انصاف سی ذرا کرنا — نہین بیفائدہ میرا مرنا
سامنی اسکی چاندنی کیا ہی — کہین ایسا جوان دیکہا ہی
سچ تبا ایسی دیکہی ہین چتون — یہہ ملاحت یہ رنگ یہ روغن
نیم وا چشم پر یہہ حالت ہی — جان جاتی ہی قد قیامت ہی
پلکون کی زخم لگتی ہین کاری — ای ہین قربان اسپہ مین واری

مان نہ تیری نہ باپ اسکا ہی
اب فقط آسرا خدا کا ہے

اسکی تدبیر کیا بتاؤن مین
کس سی پوچھون کدہر کو جاؤن مین

بہنا صدقی ہو آنکہین کہولو تو
کچہہ لبِ شکرین سی بولو تو

عشق مین یہہ تمہارا حال ہوا
میری دلپر عجب ملال ہوا

ٹہنڈی سانسین نہ بہر تیری صدقے
تیری آئی بلا مجہی کو لگے

کس نی افسون آج مارا ہتا
تخت اسکا یہ کیون اوتارا ہتا

تلوی سہلاتی تہی وہ رشکِ قمر
حال سی اوسکی دلکی تہی نہ خبر

قطرۂ اشک جو گری یکسر
تری اوسکی جو پہونچی چہری پر

ماہ پروین نی آنکہہ جب کہولی
اپنی خواہر سی اسطرح بولی

کچہہ نہین کچہہ نہین ہوا واللہ
کیسا غم کیسا عشق کیسی راہ

پہرتی پہرتی پہرا جو سر میرا
مینی چاہا سنبہالون نہ ٹہیرا

دل نہ ٹہرا عجیب حال ہوا
غش ہوئی اسقدر ملال ہوا

ماہ وش بولی سچ یہہ کہتی ہو
غم جو یہہ پچکی جسکی سہتی ہو

ساقیا جامِ می پلا مجہکو
لذّتِ عشق سی چہکا مجہکو

مدتون عیش مین گذاری ہی
چودہوین شب کمال بہاری ہی ہے

سخت مشکل ہی اس سی چہٹکارا
کریگا عشق ابتو آوارا

ماہ پروین کا اور حال ہوا
جینا دم بہر اوسی وبال ہوا

دونو ہاتہونسی دل کو تہام لیا
عشق نی اوس سی اپنا کام لیا

بی خبر ہو گئی یہہ گہبرا کر
گر پڑی بی حواس غش کہا کر

ماہ وش بولی کیا ہوا ہی ہی
آگئی کونسی بلا ہی یہ ہے

ای بوا جانتی اگر ایسا
لاتی تجہکو نہ باغ مین جانشا

آنکہونسی اشک وہ بہانی لگی
توڑکر پہولونکو سنگہانی لگی

نہر پر گاہ دوڑی جاتی تہی
کیوڑا چلّو مین بہر کی لاتی تہی

کہتی تہی دیکہی چہینٹی بولو تو
ای بہن اپنی آنکہین کہولو تو

صدقی جاؤن یہہ کیا ہوا تجکو
نہین کچہہ ہوش ای بوا تجکو

کہون کس سی یہہ حال تیرا مین
دیکہون کیونکر ملال تیرا مین

نورتن کی وہ جوڑی بازو پر — جسکی پہندنی پڑی تہی زانو پر
سُمرنین موتیون کی یکتا تہین — دونو ہاتہون مین خوب زیبا تہین
پاؤنمین پایجامہ اطلس کا — اور کلیون مین اوسکی گوٹہ کا
زیب سر تاج ایک مرصع کار — کوندجاتی تہین بجلیان ہربار
حسن ایسا کہ ماہ کو تہا رشک — قطرے شبنم کی تہی بجای اشک
انکہڑیان وہ خمار آلودہ — سم ہی جام شراب مین سودہ
بل پہ بل مونہہ پہ زلفین کہاتی تہین — مارِ پیچان کو لہرین آتی تہین
سُرخ گلرنگ لب وہ پیارے تہے — بی گنہہ جسنی لاکہون مارے تہی
تہی علامت گواری یکی سب — دیکہہ کر دلکو چین آوے کب
بہوین دونو ہلال گردون تہین — زلفین مارِ سیہ سی افزون تہین
رنگ سرخ وسفید مثل گلاب — کیا بیان کیجے اوسکی آب و تاب
تکیہ زانو کی بیچ مین رکہہ کر — سوتا ہی بی خبر نہین ہی خبر

نشستن بدر پروین مہر پرور و از معاینہ جمال باکمال شاہزادہ عشق نمودن

ڈالیان ہین تمام پہولونکی ہر طرف ہی بہار جہولونکی
چاندنی کی بہار ہی ہر سو باغ مین لالہ زار ہی ہر سو
عطر سی ڈالیان مہکتی ہین نہرین کیوڑی کی سب جہلکتی ہین
بیچ مین ہی پلنگ مینا کار چادرین پہولونکی ہین سب طیار
استراحت مین ماہِ کامل ہی عیش و عشرت بہی ساتہہ شامل ہی
چاند حیرت سی مونہہ کو تکتا ہی پیر چرخِ کہن کو سکتا ہی
چاند چہرسی جو مقابل ہے اس قمر سی ضیا کا سائل ہی
آسمان پر وہ تہرتہراتا ہی داغ ہر بار دل پہ کہاتا ہی
صدقی کرتا ہی اسکی نور پہ نور پاس آداب سی کہڑا ہی دور
دیکہہ کر شکل رنج سہنی لگی اپنی دل ہی مین دل سی کہنی لگی
چاند کی روشنی ہی یا اللہ یا کوئی آدمی ہی غیرتِ ماہ
جامدانی کا ایک انگرکہ تہا اوسپہ تہا جال سب جواہر کا
گلمین موتیونکا ایک مالا جیسی ہو گرد ماہ کے ہالا

شب بسی مستی ہو ٹونکی اوپر | اور لکہوٹا ہی اوسپہ خون جگر
عطر کی وہ مہک وہ پہولونکی بو | اور درختونکی نیچی سب گرد و
سادی سادی لباس زیب بدن | خواب غفلت مین ہی چمن کا چمن
وہ تو سوتی ہین پہول ہستی ہین | دیکہنی والی سب ترستی ہین
سادی سادی بناؤ سی طیار | زیورون پہ تمام ہیرکا کار
تہی قرینی سی سب سجی گہنی | پاؤنمین دو دو چوڑیان پہنی
تہین طلا کی وہ اوسپہ ہیرکار | دیکہکر جسکو جای ہوش و قرار
بجلیان ہین جڑاؤ کانونمین | تہلکہ سا پڑا ہی جانونمین
ماہ پروین نی حال جب دیکہا | دل سی کہنی لگی کہ صل علی
لادی حق ان پہ کوئی بد نہ گہڑی | ناگہان اکطرف نظر جو پڑی
دیکہتی کیا ہی وہ پری چہرا | کہ روپہلی کہنچا ہی نمگیرا
کامدانی کا ہی وہ نیچی فرش | دیکہکر جسکو دل کری اش اش
پہولونکی ڈالیان ہین گرد چمن | بدہیان اکسمت کو ہین ہرن

باغ ایسا نہ تھا پرستان مین — کھٹکا ایسا ہوا دل و جان مین
ماہ پروین یہ بولی آہ بوا — تمنی دیکھا یہہ باغ ہی کیسا
نہ کبھی بس نظارہ اس جا کا — باغ ایسا کہین نہین حاشا
بولی مہ وش کہ واقعی ہی خوب — دلکو میری بہی ہو گیا مرغوب
تخت اپنا اوتارا جب اوسجا — تو عجب طرح کا سمان دیکھا
بادلی کا ہی سب زمین پر فرش — دیکھہ کر جسکو آئی غش پر غش
پردی زر دوزی نقرئی ساری — موتیونکی ہین اوپہ جال ٹکی
پڑی ہین ہار گل کی پژمردہ — جسکی سونگہی سی زندہ ہو مردہ
سہری مقیش کی سب لٹکتے ہین — عاشقِ زار سر پٹکتے ہین
فرش ہین جابجا مشجر کے — برج اکثر ہین سنگ مرمر کی
ہر شجر کی تلی پلنگڑی سے بچھے — اوپہ ایک ایک نازنین سوتے
حسن پریان گئین وہ بھول اپنا — ہوا پہلو مین دل طلول اپنا
اونمین ہر ایک شوخ دیدہ ہے — پردہ ناموس کا دریدہ ہے

بسکہ افراطِ ناز کی سی ہی بیم
لچکی چلتی ہی شاخِ گل سی نسیم

گل تو کیا اسقدر ہی عالمِ خار
دامنِ دل اوڈ لجھتا ہی ہر بار

نالۂ عاشقانۂ بلبل
ہی نمکپاشِ زخمِ سینۂ گل

جب اوڑ آیا صبا نی وہانسی غبار
بن گیا وہ برنگِ ابرِ بہار

عہدِ رضوان کو وہان ہی گلچین کا
ہی غبار اوس ریاضِ رنگین کا

سرمۂ چشمِ بلبلِ فردوس
غازۂ چہرۂ گلِ فردوس

آگی اوس باغ سی ہوائی ارم
خاک لیجاتی ہی برای ارم

کیا صفا بیز ہی بہارِ چمن
آب گوہر ہی آبشارِ چمن

سطحِ آبجو ہی آئینہ سان
مچھلیان کیا کہ تہ تلک ہی عیان

اسقدر آب ہی صفا پرور
پانی پانی ہی جسسی آبِ گہر

کہہ رہی ہی ہر اک ہزارِ چمن
یادگار است این بہارِ چمن

قدرتِ حق کی نور کو دیکھا
اوسکی ہر جا ظہور کو دیکھا

اوسکی صناعی کھل گئی بالکل
دیکھ کر مہر و سرو و غنچہ و گل

یون خراماں روش پہ بادِ بہار
جسطرح مست کوچۂ خمار

جگنو کالی گھٹا مین اوڑتی ہین
آتشِ گل کی یا شراری ہین

دو نمین کیا خلد سی مثالِ چمن
ایسی پر نور ہین نہالِ چمن

سایہ تک جسکا سبز اور پر ضو
جیسی فانوس سبز کا پرتو

صاف ہر نخل یہ ہی آئنہ سان
گلِ نارستہ شاخ سی ہین عیان

ناشپاتی کسی طرف کہین سیب
مثلِ رخسارِ حور عقل فریب

ہر ثمر خوشگوار و نازک تر
غنچی ہین بلبلون کی شاخون پر

دل شگفتہ ہین صورتِ گلِ تر
خوفِ گل چین نہ باغبان کا خطر

خار رنجِ فراق سی آزاد
وصلتِ گل نصیب حسبِ مراد

صبح ہی وہان کی مثلِ صبحِ جنان
شام ہی رشکِ شامِ زلفِ بتان

چاندنی نی وہ لطف پایا ہی
جسکا خورشید ساز سایا ہی

عطر بیز اوس چمن کی ہی یہ نسیم
کہ عطر ہی جسکی غیرتِ شمیم

پہول اوس باغکی جو حور بن پاین
پہرہن اپنی کس خوشی سی بساین

کہ عجب طرح کا بنا ہی باغ ‏ دیکھ کر جسکو دل پہ ہو ایک داغ
اودی اودی گھری ہوئی وہ گھٹا ‏ شفقِ چرخ کا وہ لطف جدا
غنچۂ گل کی وہ چٹکنی کی دھوم ‏ نغمہ سنجانِ باغ کا وہ ہجوم
وہ عروسانِ باغکی عالم ‏ وہ سجی زیورِ درِ شبنم
ہر روش کی پری وہ آرائش ‏ نخل دانونکی بہی وہ زیبائش
وہ روش پڑی اوسکی نادر کار ‏ صورتِ قطعۂ خطِ گلزار
چار سو سطحۂ زمین ہموار ‏ خوش قد و خوشنما تمام اشجار
عکس گل کی وہ چار سو سرخی ‏ کہ نہین احتیاج سرخی کی
ہر روش پر وہ سبزۂ شاداب ‏ سبزۂ روی مہوشانکا جواب
نازک ایسا وہ سبزۂ زیرِ نہال ‏ پای نظارہ سی جو ہو پامال
سبزہ زارِ چمن اگر دیکھی ‏ سبزۂ خط غلامی خط لکھدی
مس جو ہو جای سبزۂ گلزار ‏ سبز ہو دامنِ نسیمِ بہار
کیون نہ سبز ایسی ہو بہارِ چمن ‏ کہ زمرد ہی آبیارِ چمن

تھی شب چاردہ جو وہ مشہور / اوسی شب کا یہ ذکر ہی مسطور
ماہ پروین کی دل مین آئی امنگ / کہا دیکھونگی باغ کا مین رنگ
اوسکی تھی خالازاد اک ہمشیر / عقلمند اور صاحبِ توقیر
تھی رفیق اسکی وہ بڑی ہشیار / بڑی چالاک اور بڑی طرار
ایسی ہمدم تھی اسکی وہ گل رو / غم اوسی ہو یہان بہی آنسو
ماہ وش اوسکو پریان کہتی تہین / دونو باہم ہمیشہ رہتی تہین
ماہ پروین نی تخت منگوایا / ماہ وش کو قریب بٹھلایا
اور کہا سیر کو چلوگے بوا / اوسنی پوچھا کدہر کہان کس جا
کہا جی چاہتا ہی باغ چلین / پاؤنکی نیچی ہم گلون کو ملین
رکھہ لین دو چوکیان ہی منگواکر / تا نہ ہو احتیاج کچھہ جاکر
ہوچکا جب درست سب سامان / تخت گولی اوڑین ادہر پریان
کہکشان پر وہ تخت جب پہونچا / مہر پرور کی باغ کو دیکھا

جَلَّ مَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوْ / کَیْفَ لَا مَا یُقَلُ وَلَا مَا ہُوْ

ساقیا پہر شراب دی ایسی — خواب مین بہی کبہی نہ ہو چکہی
بی خبر ہو کی کچہہ تو خواب کرین — مَی غم جامِ دل مین اپنی بہرین
ایک نامی پری تہی زہرہ پری — پریونکی بادشہ کی بیٹی تہی
اوسنی ایک بادشاہ کی دختر — اپنی بیٹی بنائی تہی لاکر
صغرِ سن مین اسکو لائی تہی — کہ بہت اوسکی دل کو بہائی تہی
بڑی محنت سی اوسکو پالا تہا — ماہ پروین رکہا تہا نام اوسکا
ہوئی جب وہ جوان ماہِ لقا — زہرہ ہی کو تہا اوسنی مان جانا
ناز اوسکی بہت اوٹہاتی تہی — بات غمکی نہ آنی پاتی تہی
زہرہ اوسپر تہی جان سی قربان — شادی کرنیکا اوسکی تہا ارمان
ماہ پروین پہ تہی وہ دلسی فدا — نہ کیا حکم رد کبہی حاشا
زہرہ نی تخت ایک دیا تہا اوسی — بیٹہہ کر لطف اسپہ تا دیکہی
سیر کو اوسپہ روز جاتی تہی — باغ و صحرا کو دیکہہ آتی تہی
ساری پریان تہین حکم مین اسکی — جو کہی جسنی وہ وہی کر دی

ہوتا تہا باغ باغ شادی سی — آشنا تہا نہ بی مرادی سی
بیٹی بیٹی جو دل مین کچہہ آئی — ہمنشینون سی بات فرمائی
پاس سی میری سب الگ جائین — بی بلائی نہ پہر یہان آئین
عرض کی خادمون نی دیکی دعا — رہی ظلِ خدا پہ ظلِ خدا
آپکو چہوڑین کسطرح تنہا — کہا جاؤ نہین ہی کچہہ کہٹکا
چار و ناچار باری وار چلی — ٹہری جا کر وہ قصر کی نیچی
شاہ تکیہ کو زانو مین لیکر — دیکہتا تہا بہارِ باغ و قمر
کہتا تہا کیا ہی میری صورت ہی — قدرتِ حق کی ایک مورت ہی
مثل میری نہین ہی کوئی بہی — بات یہہ مونہہ سی ہو چکی بہی نہ تہی
کہ یکایک غنودگی آئی — خواب نی دل مین جو جگہہ پائی
انکہونکو اپنی بند کرکی وہ شاہ — اور مقابل مین اپنی لیکر ماہ
سو گیا بی خبر وہ بستر پر — زیرِ سر رکہہ کی بالشِ انور

آمدن ماہ پرورین و بادو شنس در باغ مہر پرور شاہزادہ

ہوئی دیوانی اسمین دانشمند | سیکڑون اسمین ہوگئی دلبند
سیکڑون اسمین ہوگئی مجنون | عاقل و ذوفنون ہوئی مفتون
پر نہ اسنی کسیکا پاس کیا | ان غمون پر بہی دلکو داغ دیا
مہر پرور کو پند جو آئی | مونہہ سی اپنی یہہ بات فرمائی
ہوئی برخاست یہہ سمان سارا | ماہ کا اب کرونگا نظارا
جی مین ہی استراحت اب کیجئی | دلکو تسکین اپنی کچھ دیجئی
ہوگئی پہر پلنگ پر وہ دراز | آئین ساری چلیمین اور ہمراز
سب نی مجری ادب سی بس کرکی | عہدی ہاتہو نسی اپنی پہر دہرکی
پاون کوئی حسین دبانی لگی | جہل کی پنکہا کوئی سلانی لگی
ہوا برخاست سارا وہ جلسا | نہ چمن مین کوئی بہی پہر ٹہرا
گیا آرام سب نی بستر پر | اور بلائی مہر پرور پر
ہوا خالی جو باغ وہ سارا | سوتا تہا کب وہ عیش کا مارا
چاندنیکی بہار کرکی خیال | دیکہہ کر اور اپنا حسن و جمال

جسکی جانب بتا کی سسکی لی — جان اوسنی سسک سسک کر دی
تیر مارا جدہر نظر پلٹی — مسکرائی تو گر پڑی بجلی
ایسی آفت تہی وہ نشیلی آنکہ — جسپہ ڈالی ذرا رسیلی آنکہ
انکہین وہ مانگنی لگا فی الفور — ہو گیا دم مین اوسکا اور ہی طور
وہ کبہی بیٹہہ کر مچل جانا — ساتہہ ہر بول کی وہ اٹہلانا
وہ سمان دیکہنی کی قابل تہا — جسطرف دیکہو رقص بسمل تہا
اسی عالم مین مہر پرور تہا — شور رقاصی کا فلک پر تہا
تہین جو لاکہون سہیلیان خوشخو — سب وہ بہلاتی پہرتی تہین دلکو
غث کی غث ہر طرف نمایان تہی — عیش و عشرت کی بس وہ سامان تہے
ساغر عیش ہو گیا خالی — پی گئی مے ہر ایک متوالی

آرام نمودن شاہزادہ در باغ

ساقی بہر دی ہماری جام کو پہر — نشہ کا ہو چکا مزا آخر
عشق ایسی بری بلا ہی آہ — کرتا ہی ذی شعورونکو وہ تباہ

برقِ آسا نظر مین کوند گئی | جا ی سبزہ دلونکو روند گئی
ناچنی والون کا ہوا توڑا | مشتری نی بہی ناچنا چہوڑا
واہ وا کہہ رہی تہی ساکنِ عرش | بوسی لیتا تہا پاونکی لبِ فرش
دیکہہ کر اوسکی ناچ کا عالم | ساکنِ خلد کہتی تہے باہم
بزمِ انسان مین جو رقصان ہی | شعلۂ برقِ طور رقصان ہی
ناچ اوس گل کا لاکہہ اوڑای پری | پردہ چتون کہانسی لائی پری
حور گو ایسی وہ مسک بہائے | دامنِ صبرِ دل مسک جائے
ناچی اسطرح گت وہ ماہ لقا | وجد کرنی لگا تذروِ ادا
نازسی مونہہ پہ رکہکی اولٹا ہاتہہ | گائی وہ کافر اس ادا کی ساتہہ
سنّی والونکی تہی کلیجی پہ ہاتہہ | دم پہڑکتا تہا ہر اوپچکی ساتہہ
جب وہ لیتی تہی گوی نو کی تان | ڈہاڑی کہتی تہی ای علی کی امان
کب وہ مست ادا بتاتی تہی بہاو | حسن کی خنبن کا بتاتی تہی بہاو
جسکو تیوری بدلکی بتلایا | وہ ہین تیوراکی اوسکو غش آیا

کبہی سارا بدن وہ مسکانا
کبہی دامن سنبہالتی جانا

کبہی غمزہ لیسی مُسکرا دینا
کبہی تیوری کا وہ چڑہا لینا

وہ کلائی مین شاخِ گل سی لچک
او بہری سینی کی بہی وہ مہک

مثلِ طاؤس مست ایسی تنی
چوٹی ایڑی سی لگ گئی اوسکی

حلقۂ دست جب ہوا بالا
بن گیا گرد ماہ کے ہالہ

سر پہ رکہا اولٹ کی جب آنچل
ماہِ تابان پہ چہا گیا بادل

نازسی سر پہ جبکہ اوٹہ گیا ہاتہہ
اہلِ محفل گو تہا سرو ہی کا ہاتہہ

ہاتہہ دونو جو تا کمر آئی
دو ہلال ایک جا نظر آئی

جنبشِ ابرو کی ایک قیامت تہی
وہ پہڑک نتہنون کی بہی آفت تہی

چتونین وہ حلال کرتی تہین
ٹہوکرین پایمال کرتی تہین

ڈورا گردن کا قتل کرتا تہا
صاف تیغِ قضا کا ڈورا تہا

دیکہو اعجاز اوسکے ٹہوکر کا
مثلِ بلبل تہی بہی نغمہ سرا

جب چمک کر لیا گوئی توڑا
شعلہ جوالہ نی بہی جی چہوڑا

ناچنی مین اگر اوٹہایا ہاتہہ / سازنی بہی دیا سُرونمین ساتہہ
ٹہوکرون سی جگر گیا پامال / وہین انعام بہی ہوا زر و مال
لیا توڑا تو کر دیا بسمل / بچہہ گیا پاؤنکی تلی ہر دل
ٹیپ پٹی کی لی بہاگ مین جو / نہ رہا ہوش ہر فرشتی کو
راگ ہاتہہ اپنی باندہ کر آیا / دیکہہ اس راگنی کو گہبرایا
تہا ٹہہ تہا اوس پہ یکا آفت ہوش / سرسی پانک تہی وہ گلابی پوش
کیا دمِ رقص ٹہاٹہہ بانکا تہا / طرزِ طاؤس بوستان کا تہا
دونو عارض تہی غیرتِ مشعل / کچہہ نہ تہی اوسکو حاجتِ مشعل
رات چپ مشعلونکا یون انداز / جیسی کہولی پری پہ پرواز
نور کا وہ ہر ایک سازندہ / سحر کار ایک اک نوازندہ
وہ کمک بائین کی وہ تبلی کی تہاپ / اور وہ سارنگیونکی سُر کا ملاپ
عجب انداز سی اوٹہائی ہاتہہ / گردشِ چشم پہ قہر اوسکی ساتہہ
کچہہ نئی ہاتہہ وہ نکالتی تہی / دلکو ہر بار پیسی ڈالتی تہی

نیم بسمل ہتی اہلِ محفل سب — قتل گہہ ہوگئی ہتی بزمِ طرب

زیر پر نگہرہ راگ ورنگ ہوا — دف لئی یہ سماپہ دنگ ہوا

بادلہ کتر اسب اوڑانی لگین — چاندنی کا سمان دکہانی لگین

گوی اوڑاتی ہلال اور تارا — نورسی ایک ایک انگارا

سہری ہقیش کی جو بند ہتی تہی — بجلیان کوندتی تہین دورسی

گوی زیرِ درخت بیٹھی ہتی — نہر پہ ہتی کیسی جلوہ گری

کہین شاخِ شجر مین باہین تہین — کہین عاشق کی دل مین راہین تہین

چاندنی کا سمان وہ عالمِ نور — ہر طرف چاند کا چمن مین ظہور

حسن مین ہتی ہر ایک مہ پارہ — دم مین کر دی فلک کو آوارہ

اچپلی شوخ ہتی ہر ایک چنچل — دیکہہ کر جسکو ہوئی دل بیکل

شب ہتی وہ وقت تہا بہاگ کا جو — باندہ لیتی ہتی اوسکی دہن دلکو

مہر پرور کی روبرو تہا ناچ — مہوشین تہین وہ چیدہ جو دس پانچ

ناچ گانیمین اتنا تہا مشغول — رنگ دنیا کا سب گیا تہا بہول

تان گیا لی چمک گئی بجلی | نور کی اک ہوائی تہی کہ یہ چہٹی
لکہہ گئی لوحِ دل پہ وہ تحریر | نقشِ حُب سان ہوا ہر اک تسخیر
آفتِ جان وہ تان اونچ پلٹا | دل پہ نشتر زن ایک اک فقرا
سُر لگاتی تہی جب وہ ماہِ منیر | دل پہ لگتا تہا آکی تیر پہ تیر
گہٹ بڑہ اوس شکنِ جو رکی وہ ستم | کتنی قانون سی زیادہ نہ کم
اون سُرونکی نشست جو سن پاتی | ذائقی سی جہانکی دل اوٹہہ جاتی
سُنکی اوس گل کا زمزمہ آہنگ | نغمہ سنجانِ باغِ خلد تہی دنگ
لولی چرخ لاکہہ دون کی لی | پر کب اوسکی کمال کو پہونچی
یہہ سمان بندہ گیا یہ رنگ جما | اہلِ محفل کو ہوگیا سکتا
ہوگئی چشمِ ساز گوہر بار | بنگئی تارِ آنسوونکے تار
شیشۂ می کو لگ گئی ہچکی | ڈبڈبا آئی چشمِ ساغر بہی
لبِ تصویر پر تہی شورشِ واہ | شعلۂ شمع کی زبان پر آہ
ہوگئی مست سب در و دیوار | بول اوٹہی طائرانِ نقش و نگار

شعر پڑھ پڑھ کی رو رہی تہی کہڑی
آنسوونکی لگی ہوی تہی جہڑی

یون تہ نخل تہی وہ صبحِ منیر
جسطرح بہیرون کی ہی تصویر

ناز و انداز سی وہ آئین جو
حکم گانی کا پہر ہوا اونکو

آتی ہی کورنش بجا لائین
راگ اسطرح بیٹہہ کر گائین

باربُد شرم سی چہپاتہِ خاک
گیا ناہید نی کفن کو چاک

گائین اس ٹہاٹہہ سی وہ حورین خیال
راگ گو شلِ صوفی آگیا حال

کنجِ مرقد مین تان سین کی روح
تڑپی مانند طائر مذبوح

بزم سب گوشِ دل سی سننی لگی
راگنی بہی سر اپنا دُہننی لگی

ایسا باندہا تہا اوسنی سُر اُنچا
داد دیتی تہی چرخ پر زہرا

برقِ سان ہر اوج کا تہا انداز
شمع محفل تہا شعلۂ آواز

گیا ہی اوسکا گلا تہا جوبن کا
صاف صندوقچہ تہا اگن کا

کس غضب کی سُریلی تہی آواز
ساز دربردہ اوستی کرتا تہا ساز

ہی بجا گر کہین اوسی اعجاز
لحن داؤد اوسکا تہا دمساز

کوئی چنچل تو محوِ ناز کوئی ‌ ‌ ‌ کوئی چپ تو زبان دراز کوئی
کس قیامت کی اونکی تھی رفتار ‌ ‌ ‌ ٹھوکرین کھاتی تھی نسیمِ بہار
مدمین ایک اک بھری ہوئی تھی کمال ‌ ‌ ‌ دل مزیدار سب کی آنکھہ چھنال
اسقدر گرم تھین وہ شعلہ عذار ‌ ‌ ‌ شرر افشان تھی آتشِ رخسار
ایک ایک اونمین تھی غضب کی کھلاڑ ‌ ‌ ‌ کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ
توڑتی تھی کوئی پری گل کو ‌ ‌ ‌ خار دیتی تھی جانِ بلبل کو
پھول بالیمین اک پروتی تھی ‌ ‌ ‌ نہر پر کوئی مونہہ کو دھوتی تھی
کہین جھولیمین جھولتی تھی کوئی ‌ ‌ ‌ پینگ شوخی سے دے رہی تھی کوئی
کوئی مہوش ملار گاتی تھی ‌ ‌ ‌ کوئی گلرو بہار گاتی تھی
نازسی کہتی تھی کوئی چنچل ‌ ‌ ‌ آج اختر کی کوئی گاؤ غزل
کوئی گل پیرہن برنگِ ہزار ‌ ‌ ‌ اپنی گل کی فراق مین افگار
شاخِ گل ہاتھہ مین فغان لب پر ‌ ‌ ‌ پاؤن پہ پاؤن سوئے چرخ نظر
تیرِ الفت جگر پہ کھائی ہوئی ‌ ‌ ‌ لو اوسی کی طرف لگائی ہوئے

پاجامی تھی اونکی اس سج کے | نقری تھی ٹکی ہوئی پلکے
تھیں جو بنتیں بہی سب وہ پہلی تھیں | اور موباف میں تھیں کلیاں ٹکین
تھی دوپٹی سفید سب سادی | تھی روپہلی ٹکی ہوئی پٹی
نقری جوتی پاؤں میں ایسے | تھی کرنکی جگہہ یہ موتی ٹکے
تھیں وہ زیور میں ہیرکی سب غرق | ہاتھہ اوٹھی جسطرف تو گر پڑی برق
گلاح کی پہنی تھی کوئی محرم | ہاتھہ جسّی نہو کبہی محرم
کوئی لاہی کی پہنی تھی انگیا | جسپہ بنگلا بنا تہا چٹکے کا
پورپور اونگلیونمیں تہی چہلّی | جسکو دکہلائی دل میں چہل لی
ایکطرف محو سیر باغ کوئی | کوئی رنگین تو بیدماغ کوئی
چہلیں آپسمیں کوئی کرتی ہوئی | کوئی دم عاشقی کا بہرتی ہوئی
چال میں وہ قیامت اٹھر ہین | وضع البیلی سحر کی چتون
خندہ زن کوئی کوئی روتی ہوئی | قہر کی چھیڑ چھاڑ ہوتی ہوئی
کبہی ہیکل کا گوسے پر آنا | وہ کمر کا کبہی لچک جانا

نور کی صورتین مزاجِ نفیس
رشکِ وہ حور و غیرتِ بالقیس

چور ہر ماہ پارہ مستی مین
محو و بیہوش خود پرستی مین

کوئی گوری تو سانولی کوئی
حور تھی کوئی تو پری کوئی

ایک ایک اونمین قاتلِ عالم
اور وہ اوٹھتی جوانی کی عالم

پیاری پیاری وہ بانکی بانکی ادا
وہ ستم شوخی و غرور و حیا

دل لبھانی کی یاد سب باتین
بھولی بھولی وہ لاڈلی باتین

وہ چھلاوی کی طرحسی چنچل
ترچھا انداز چال مین چھل بل

وہ ہر ایک شوخ چشم چابک و چست
کنگھی چوٹی کچھی کچھائی درست

پٹی اپنی کوئی نکالی ہوئی
سرخ موباف کوئی ڈالی ہوئی

چوٹیون مین لپٹی تھین یون ہار
کیچلی مین ہو جسطرح سی مار

اودی اودی وہ مسی کی دھڑیان
اور وہ تحریرِ رنگِ سرخیِ پان

مطلعِ صبح وہ گریبان تھی
شفقِ شام مسی و پان تھی

ہلکی جوڑی رکھی تھی اپنی حضور
بھاری جوڑی رکھی تھی پاس سی دور

ماہ نی موتیون کو خاک کیا
اور اونکا بھبوت مونھہ پہ ملا

مشعلِ نور ہاتھہ مین لیکر
کہکشان پر ہوا وہ جلوہ گر

مہر پرور کا حکم یہہ پہنچا
کہینچو بالای قصر نگیرا

پر وہ ہو کارچوبی نقرئی کا
ہو طلا کی نہ کچھہ جہلک اصلا

کام دانیکا فرش کرواؤ
بادلی کو زمین پہ بچھواؤ

روشنی دور ہو درختون مین
پر نہو پہولنکی وہ تختون مین

خادمانِ محل کو لیکر ساتھہ
باغمین جا ہی پہنچی ہاتھون ہاتھہ

ایضاً

مئی گلگون پلا مجہی ساقی
تا نہ دل مین رہی ہوس باقی

مہر پرور جو باغ مین پہونچا
خادمانِ محل کو یاد کیا

ایک ایک اونمین شوخ دیدہ تہی
ایسی دیکہی نہ انکہہ سی نہ سنی

وہ اُمنگین بلا جوانی کی
وہ ترنگین جدا جوانی کی

ایسی بی چین ایسی گرما گرم
برق و سیماب کو بہی آئی شرم

ایکطرف مطربانِ ہوش ربا — ایک سو لولیان زہرہ ادا
ایکطرف ساقیانِ سیمین ساق — حُسن وخوبی مین شہرۂ آفاق
برجِ مہر وجمال کی خورشید — ملکِ جاہ ووقار کی جمشید
لبِ نازک مین تو شراب کا رنگ — رخِ تابان مین آفتاب کا رنگ
شیشی ہاتہون مین مثلِ شیشۂ دل — جامِ می نقد ہوش کی سائل
حُسن مین رشکِ چشمِ مستِ بتان — نور مین آفتاب سان تابان
کشتیون مین وہ نور کی کنٹر — شیشۂ آسمان سی بہی خوشتر
جلوہ آرا وہ بادۂ سرخوش — جسکی ہر موج دامِ طائرِ ہوش
غم ربا عیشِ وصلِ یار صفت — روح بخش آب خضر کی صورت
فرسِ عقل کی لئی مہمیز — دشمنِ زہد وقاتلِ پرہیز
صاف تر ہی وہ آبِ گوہر سی — تاک اوسکا سینچا تہا کوثر سی
رنگ می تہا کہ پہولی تہی اوسجا — شفقِ صبح پنبۂ مینا
شاہِ خاور چلا سما پر سے — درِ انجم جو نکلی اندر سی

شمع فانوس مین تہی یون روشن
جیسی حجرہ مین پہلی شب کی دولہن

آتشِ طور سی جلین تہین وہ
نور کی سانچی مین ڈہلین تہین وہ

حرفِ رشتہ تہا پنبۂ منصور
تہا زبان زدِ منم سے تجلی طور

شعلۂ شمع جان آتشِ طور
شعلۂ شمع نورِ دیدۂ نور

شعلی کو کہتی ہتی یہہ صاحب دید
صبح کا نور شمع کا خورشید

شمعِ فانوس کب ہی زاری مین
حور ہی نور کی عماری مین

روئی یوسف نہان نقاب مین ہے
شمع مہ دامنِ سحاب مین ہی

دلِ روشن ہی یا کہ سینی مین
ڈانک رکہا ہی یا نگینی مین

برجِ مہتاب مین ہی یا ناہید
شکمِ صبح مین ہی یا خورشید

دلِ عاشق مین آہِ سوزان ہے
یا پری شیشی مین نمایان ہی

کیا کہون تہا جو نور فرش کا روپ
چاندنی ملگجی ہی میلی ہی دہوپ

صدر مین ایک مسندِ پُرزر
مہر جیسی بساطِ گردون پر

پردی زربفت کی بہت بہاری
شیرماہی کی وہ چقین ساری

جو فریم اوسکا تہا مرصع تہا | زرِ خورشید کا ملمع تہا
تہا مرقع تمام حور نژاد | رشکِ ارژنگ مانی و بہزاد
چہرہ پردازِ روم و چین و فرنگ | آئینہ سان ہون دیکہہ کر اوسی دنگ
وہ منقش تمام سقف و جدار | وہ بہارِ طلسم نقش و نگار
وہ منبت تمام میناکار | لاجوردی وہ ہر در و دیوار
سقف نقاشِ چین اگر دیکہین | دنگ ہون آنکہین چہت سی لگ جائین
دیکہہ کر وہ بہارِ گلکاری | عقلِ نقاشِ فکر ہو عاری
طرفہ فرشی کیول پہ جوبن تہا | نور نار ایک جا پہ روشن تہا
فلکِ انجمن کی تاری تہی | یا کلس عرش کی اوتاری تہی
جہاڑ فرشی وہ چارسو پر نور | غیرت افزای نخلِ گلشنِ طور
تیل پانی کی وہ چڑہی تہی گلاس | جنسی شرمای ساغرِ الماس
سبز و سرخ ایک ایک وہ فانوس | جسکا پرتو تہا اطلسِ طاؤس
دیکہی فانوسِ چرخ بہی جو انہین | اپنی نیرنگیان اوسی بہولین

سائبان وہ ہر ایک زردوزی
غیرت افزای ابر نوروزی

شیشہ آلات وہ لگا تھا تمام
صبح جنت بھی جنسی نور لی وام

آئینہ ایک ایک برق نسب
رشک رخسار شاہدان حلب

آئینہ تھا کہ باغ جوہر تھا
بی تکلف دل سکندر تھا

خانۂ آئینہ تھا مظہر نور
موج آئینہ موج شعلۂ طور

بیش قیمت بھی اسقدر تھی وہ سب
جنکا بیعانہ تھا خراج حلب

آئینی سنگ کوہ طور کی تھی
جھاڑ سب ایک ڈال نور کی تھی

جھاڑ کو دیکھ کر ہوا ثابت
سبع سیاری ہوگی ثابت

زور دیوار گیریونپہ بہار
کہئی پستان شاہد دیوار

وہ دو شاخی کنول تھی دست دعا
صاف صبح اجابت آئینہ تھا

وہ پری چہرہ ایک اک تصویر
مہروش ماہ پارہ برق نظیر

رنگ تصویر رنگ روی بہار
رشک گلگونۂ گل رخسار

رنگ روی شفق کا تھا ہمزاد
یا کہ رنگ طبیعت بہزاد

بہرِ سیرِ بہارِ عالمِ آب — عینکِ چشمِ نہر تھی وہ حباب
آب مین صرف پیچ و تاب تھی موج — رشتۂ گوہرِ حباب تھی موج
یہ نئی موجِ نہر کی تھی شال — تھی مرغابی حباب کا جال
ماہی عکسِ شعلہ گوہر بار — کرتی تھی شستِ موجِ نہر شکار
تھا بڑا قصر اوسمین مینا کار — تھی جواہر سی سب بھری دیوار
طاقِ کسرا سی حسن مین دوچند — قصرِ قیصر سی مرتبہ مین بلند
کاخ تھا وہ نئی وطیرہ کا — صاف تر شاہوا تھا ہیری کا
کاخ گردون سی بھی وہ اعلیٰ تھا — ہمسرِ قصرِ دُرِّ بیضا تھا
مشرقِ آفتاب تھا وہ مکان — پھیری تھی صبح کی سفیدی وہان
ساقِ سیمینِ حور تھی وہ ستون — غیرتِ شمعِ طور تھی وہ ستون
درِ فردوس سی بھی خوشتر در — رشکِ آغوشِ حورِ عین ہر در
شمسہ شمسہ تھا شمسۂ خورشید — بیضہ بیضہ تھا بیضۂ خورشید
چار سو اک چبوترہ پر نور — صاف مانندِ لوحِ سینۂ حور

لہر پانی کی باندھتی تہی دل — دیکھنے والی ہوتی تہی بسمل
موج زن مثلِ چشمۂ خورشید — صاف پانی تہا آبِ مروارید
یون تہی وہ نہرِ باغ اور وہ رات — جیسی ظلمات مین ہی آبِ حیات
نہر کو دیکھ کر یہہ طور آیے — مونہہ مین کوثر کی پانی بھر آئی
دلِ تسنیم و سلسبیل و لبن — ہون اسیرِ کمندِ نہرِ چمن
دیکھکر آب و تاب پانی کے — پانی پانی ہوا آبِ کوثر بہی
کیا صفائی خدائی بخشی تہے — وہان لطافت بہی پانی بہرتی تہی
قربِ موج و حباب تہا اسطرح — چشم و ابرو ہین متصل جسطرح
ہر حباب اوسکا رشکِ غنچۂ گل — گیسوئی موج طرۂ سنبل
فتح کرتی تہی تیغِ موجِ خوش آب — دمبدم ہوتی تہی شکستِ حباب
دی ہی تہی یہ ایک چشمِ حباب — شوخیِ چشمِ گلرخان کا جواب
ہالۂ موج کا قمر تہا حباب — درجِ گوہر سی خوبتر تہا حباب
یا لبِ نہر پر تہی پتجالے — یا کہ تہی تیغِ موجکی چہالے

ہر خیابان برنگِ جادۂ نور | شب گلشن مثالِ صبحِ بلور

یون شگفتہ تہا موتیی کا چمن | جسطرح سی گہر میانِ عدن

پیش نورِ چراغ لالۂ تر | چشمِ مذبوح تہا ہراک اختر

کیا درخشندہ برگ نسرین تہی | غیرتِ بالِ مرغِ زرین تہی

نخلِ انگور تہی وہ نور آگین | خوشہ خوشہ تہا خوشۂ پروین

اسقدر تہا وہ بوستان پُر تاب | ماہ اک وہان تہا کرمکِ شب تاب

جوش نور اسقدر تہا اوج پذیر | تہا شبہا پر گمان بدر منیر

صبح کی شبہہ مین وہان شب پر | روز نونسی نہوتی تہی باہر

شرم سی صبحِ نوربخش جہان | پردۂ شب مین ہو گئی تہی نہان

رنگ لائی تہی چاندنی کی بہار | زاغ پر تہا گمانِ بوتیمار

نہرین اسطرح کی بنائین تہین | دل مین آنکہون مین جو سمائین تہین

بیکلی دل کو ہر زمان ہووی | تابِ نظارے کی کہان ہووی

تہی لبالب گلاب سی ہر نہر | جوش سی پانی مارتا تہا لہر

یون نہالونکی اونمین جلوہ گری ‌‌ جسطرح سی نگینہ شجر ہے

بادلہ پوش وہ ہر ایک شجر ‌‌ وہ تمامی کی تہیلیون مین ثمر

کہکشان کی فلک پہ یون ہی جلا ‌‌ جسطرح سی محک پہ نقش طلا

وہ شبِ چار دہ وہ جلوۂ بدر ‌‌ زیب ہی گر اوسی کہون شبِ قدر

شب وہ تہی مشعلِ فلک کا دہوان ‌‌ شب وہ تہی خالِ روی صبحِ جنان

وہ صفا اور وہ صحن باغ کا روپ ‌‌ چاندنی پر گمان تہا کہ ہی دہوپ

نور مین جو درختِ گلشن تہا ‌‌ غیرتِ نخلِ دشتِ ایمن تہا

دست ہر شاخ تہا کفِ موسا ‌‌ پہول پہل صورتِ یدِ بیضا

مطلعِ صبح یاسمن تہی چمن ‌‌ گلِ تر اخترِ شبِ سوسن

اکطرف چاندنی قمر کا جواب ‌‌ موتیا رشکِ گوہرِ شب تاب

صاف سورج مکہی گلِ خورشید ‌‌ یاسمن زار رشکِ صبحِ امید

زلفِ زہرہ تہا طرۂ سنبل ‌‌ مرغِ زر اوس چمن کا تہا بلبل

دوب مین ہر روشنی تہی یہ ضیا ‌‌ نظر آتی تہی صاف مہر گیا

گلِ اورنگ لعل کا تھا بنا | جسپہ بلبل کا دم نکلتا تھا
لاجوردی تھا وہ گلِ خیرو | سرو پر قمری کرتی تھی گو گو
یار کو اپنی وہ بلاتی ہے | ہی کہاں ہی کہاں سناتی تھی
تا بنڑیکا گلِ فرنگ جو تھا | آنکھونمین وہ ہر ایک کی کھٹکا
سیوتی کی بہار ایکطرف | کیتکی کی قطار ایک طرف
تختہ تھا ایکطرف گلاب کا جو | کیا بیان آب و تاب اوسکی ہو
نسترن رای بیل اور نسرین | باغ مین انکا تھا جدا آئین
کہین نرگس کہین پہ داودی | اور جھومی ہوئی گھٹا اودی
تھی درخت اور میوی کی جو جو | کرون کیا مین بیان اب اونکو
تاک انگورونکی تھی ایسی خوب | جنکی سائےمین عشق ہو مرغوب
باغ وہ گلشنِ تجلی تھا | ہر چمن معدنِ تجلے تھا
بادلہ ہر روش پہ بچھا تھا | صحنِ گلشن سپہر آسا تھا
نخلدان وہ تمام الماسی | صاف ترشی ہوی اناناسی

ذرّونکی جا پہ ہیری ہوتی ہتی — کہ گئی جنکی جان دل مین چہبی
تہی طلائی کہڑی جو وہ دیوار — اوسپہ تہا سب جڑاؤ مینا کار
کیا بلندی کہون مین اوسکی عیان — کیا کرون اوسکی باغ کا مین بیان
کوئی دیوار پر اگر چہڑہ جای — تو فرشتونکا مرتبہ وہ پای
اوسمین انواع قسم کی ہتی درخت — ایستادہ ہتی سروہو کی کرخت
ہتی جواہر نگار وہ جو شجر — بلبلین بیٹہتی ہتین جا جا کر
پہچہاتی ہتین بلبلین خوش ہو — آنکہہ اونسی لڑاتی ہتی شبّو
موتیا موگرا گلِ شبو — ڈہڈہاتی ہتی کہل کی راتونکو
اشرفی جاہی جوہی ہار سنگار — تہی ہر ایک طرحکی ہر اک پہ بہار
کہین گیندی لگی ہوئی ہتی زرد — یار کی رخ کی عکس سی پر درد
گلِ لالہ کہین بدخشان کا — کیون نہ بلبل کو کہٹکا ہو جانکا
اور نیلم کا تہا جو نافرمان — تہا دکہاتا بہار وہ ہر آن
گلِ حِنا عقیقِ زرد کا تہا — عاشقونکو سبب وہ درد کا تہا

عشق بازو نپہ نام رکہتا تہا | خودنمائی سی کام رکہتا تہا
نشۂ بادۂ جوانی تہا | حاصل ایک عیشِ جاودانی تہا
عشق کی نام سی تہا اوسکو ننگ | ایسی کرونسی ہوتا تہا وہ تنگ
کہتا تہا کیسی ہوتی ہی صورت | جانتا تہا وہ مٹی کی مورت
پر فلک کسکو خالی رکہتا ہی | مئی الفت ہر ایک چکہتا ہی
اوسنی دنیا کا کچھہ نہ جانا تہا | مہ رخونکو کبھی نہ مانا تہا
ایک شب کا ہی اسطرح مذکور | جو دہین شب جو سب مین ہی مشہور
اوسنی کارندونسی یہ فرمایا | چاندنی کا تماشا دیکہونگا
چاندنی باغ اوسکا ایک تہا باغ | کیا کہون مین کہ تہا وہ کیسا باغ
وصف اوسکا اگر کرون مین رقم | لال ہو جائی تو زبانِ قلم
بارہ فرسخ کی گرد مین وہ باغ | دیکہی رضوان تو کہای سینہ پہ داغ
مشکِ خالص کی تہی زمین سبہی | اور کرن کی تہی اوسپہ گہاس جمی
تہی خذف کی جگہہ پڑی یاقوت | روح حورونکی جنسی پائی قوت

تیشی سی اولٹی سر وہ پہوڑتی تہین | مثل فرہاد جانین توڑتی تہین
اسکو ہوتی نہ تہی خبر بہی کچہہ | آہ مین کرتی نہ تہین اثر بہی کچہہ
فکر مین ملک و مال کی یہہ تہا | گہات مین اور حال کی یہہ تہا

ایضاً

ساقیا اتبو جامِ عشق پلا | اتبو رندون کا ہوی کچہہ چرچا
سر و میخانہ تہا یہ مدت سی | گرم ہو کچہہ تو میکی حدّت سی
آری پیر مغان برای خدا | ہم جوانونکو نشہ دی ایسا
کچہہ زمانیکا سرد و گرم نہین | شمع رِندونکی غم مین اشک نہین
کسی کو پر یہہ دل ہو پروانہ | گرم ہو خوب تیر امیخانہ
ساغر ایسا شراب کا بہر دی | دل کو خالی غمونسی جو کر دی
ذکر ایکدن کا یاد آتا ہی | رنگِ نو عشق نو دیکہتا ہی
بی لگاوٹ نہین مزا کچہہ بہی | ہان اتبک نہین کیا کچہہ بہی
تہا جو وہ شاہِ مہر پرور نام | کچہہ محبت سی تہا نہ اوسکو کام

سارا ساماں مہیا عیش کا تہا ۔ جز خوشی کوئی غم نہ تہا اصلا

دست بستہ تہی حور اور غلمان ۔ تہا عجب طرحکا وہ بس انسان

عیش کرتا تہا اونسی وہ ذات ۔ ناچ گانی سوا نہ تہی کچہ بات

شادی اپنی نہ کرتا تہا وہ شاہ ۔ تہا تجسس مین پر وہ شام و پگاہ

گوئی شہزادی میری ہو ہمسر ۔ تو اوسی بیاہ لائی جا کر

پاتا تہا پر نہ کوئی مثل اپنا ۔ اس لئی بیاہ سی کنارہ تہا

تہین ہزارون کنیزین خوش سیرت ۔ دیکہتا تہا اونہین کی بس صورت

کام اونسی وہ اپنا لیتا تہا ۔ پر کسیکو وہ دل نہ دیتا تہا

نہ کسی حور پر وہ مفتون تہا ۔ نہ کسی لیلی کا وہ مجنون تہا

دلکو بہلاتا تہا وہ اپنی مدام ۔ عیش دلکی سوا نہ تہا کچہ کام

گو کہ پریان ہزارون تہین دلشاد ۔ سرو کیطرح تہین مگر آزاد

اوسپہ قمری نہ کوئی ہوتا تہا ۔ جان اپنی نکوئی کہوتا تہا

تہی جو اون مہوشون کی شیرین لب ۔ اونکی پروا تہی اسکو لیکن کب

مثل رکھتا تھا وہ نہ دنیا مین | سیکڑون اوسکی تہی تمنا مین

خوبصورت جو تہا جوان وحسین | چاند چہرا تہا آفتاب جبین

اوسکی عارض سی مہ نی کہایا داغ | لاکہون ہی مہوشون نی پایا داغ

تیغ ابرو سی تہا جہان بسمل | ایک عالم کا وہ بنا قاتل

انکہ نرگس سی جب لڑاتا تہا | پاؤن اوسکا بہی لڑکہڑاتا تہا

باغمین غم سی ہوتی تہی وہ خم | شرم سی ہوتا تہا عجب عالم

شجرِ باغ نوجوانی تہا | گلِ گلزار کامرانی تہا

جوش پر تہی بہارِ حسن شباب | گلِ رخ تہا شگفتہ و شاداب

صفتِ شعلہ تہا سراپا نور | شمع قامت مین تہی تجلیِ طور

تہی جبین آفتابِ صبحِ بلور | موی سر رشکِ دودِ شعلۂ طور

نورِ عارض تہا برقِ خرمنِ ہوش | زلف دامِ بلا سی تہی ہمدوش

شوخ چشمی عیان تہی چتون سی | سحر کرتا تہا چشمِ پرفن سی

نیچی نظرین تہین رہزنِ دل و ہوش | تیرِ مژگان اجل سی گرمِ آغوش

حسن مین وہ مہِ سپہرِ امید — رشکِ ناہید و غیرتِ خورشید

بحرِ شاہی کا گوہرِ نایاب — آسمانِ جمال کا مہتاب

جلوہ آرا جبین سی اقبال — رخسی تابندگی جاہ و جلال

سوزِ الفت دل و جگر مین نہان — وحشتِ عشق تیورونسی عیان

رو برو رخکی یون فروغِ سحر — کرمِ شب تار جیسی پیشِ قمر

اوس بہارِ ریاضِ شاہی کو — شمعِ بزمِ جہان پناہی کو

جسنی دیکھا اوسی نہ ضبط رہا — بی تکلف درود پڑھ کی کہا

لو شرف اس زمین نی پایا — بامِ گردون سی مہر اوتر آیا

اوسکا اٹھارہ سال کا سن تھا — رخِ انور سی شہر مین دن تھا

اوسکی صورت کا کیا بیان کرون — کیا قلم کو مین رازدان کرون

تعریف حسن شاہزادہ مہرپرور

ساقیا ساغرِ شراب پلا — نشہ مین سنبلی سارا پھر قصا

کہتی ہین بادشہ وہ ایسا تھا — حسن و خوبی مین بس وہ یکتا تھا

بی خزان اوسکی باغکی بہی بہار — نور مین جلوۂ سوادِ دیار

رشکِ شامِ امید عاشق تہا — غیرتِ نورِ صبحِ صادق تہا

ہر عمارت تہی صنعت آگین تہی — غیرتِ قصرِ لندن و چین تہی

صاف و آراستہ ہر اک بازار — خوش قرینہ مسطح و ہموار

کانِ جنسِ وفا ہر اک دکان — دلکش و قطع دار عالیشان

مثلِ لیلی وہ خلق پر مائل — مثلِ مجنون ہر ایک تہا سائل

شاہد اوس سرزمین کی عاشق خو — حسن عذرا مثال وامق خو

جملہ شیرین خصال و لیلی زاد — قیس طینت طبیعتِ فرہاد

گلکو حاصل تہا رتبۂ بلبل — خاطرِ آشفتہ طرۂ سنبل

تہی کچہہ آب و ہوای عشق انگیز — در و دیوار تک تہی الفت خیز

نام تہا مہر پرور اوس شہ کا — ہمسرِ مہر عکس تہا مہ کا

خوبصورت حسین وہ ایسا تہا — مہروش مہ جبین وہ ایسا تہا

ماہ غیرت سی ڈوب جاتا تہا — مہر بہی سامنے نہ آتا تہا

کون تہا جو وہان امیر نہ تہا
کیمیا گر سوا فقیر نہ تہا

حاکمِ وقت ہتی جو بستی تہے
شہر مین اوسکی ہُن برستی تہی

امرا اوسکی شہر کی محتاج
چرخ سی تہا بلند اوسکا تاج

فوج کا اوسکی ذکر ہوی کیا
موجِ دریا ذرّۂ صحرا

سامنی اوسکی عدل کی باللہ
عدلِ کسرا تہا ظلمِ نادرشاہ

عدل کا تہا یہہ اوسکی زور یہہ شور
قیدِ فانوس مین تہا شمع کا چور

کفِ معشوق مین بہی دزدِ حنا
پا بہ زنجیرِ خطِ دست سی تہا

بسکہ تہا رعبِ عدلِ شاہ دلیر
شانۂ موی تیز تہا پنجۂ شیر

رعب سی عدل کی جو ڈرتی تہے
جورِ معشوق بہی نکرتی تہے

رستمِ وقت اور شجاع و دلیر
روبہ بازی سی گہیرتا تہا شیر

جرات و صفدری مین یکتا تہا
شیرِ صحرا میانِ ہیجا تہا

خوش ہوئی شاہ سی رعایا جب
مطلبِ شاہ سب بر آیا تب

ساکنِ شہر سب خوش و خرم
وا سدا غنچۂ دلِ عالم

شاخسارِ بیان پہ بلبل سان — اسطرح ہوتی ہین نواسنجان

ایک تہا بادشاہِ عالیجاہ — ذرہ سان حکم مین تہی فوج و سپاہ

ہفت اقلیم تہی قلمرو مین — ملک ہشتم کی تہا تک و دو مین

فخرِ دارا او رشکِ اسکندر — جم حشم کی خدم فریدون فر

مثلِ قارون تو حشمت و دولت — دل مین حاتم سی بہی سوا ہمت

حاتمِ طائی اوس سی مالامال — پر خزانی کو اسکے بہی نہ زوال

ابرِ نیسانِ جود گوہربار — شعلۂ خشم صاعقہ کردار

زرِ بخشش کا کسی ہوئی شمار — کوکب و نجم درہم و دینار

ابرِ بخشش بہت برستا تہا — کہ خذف مہنگا موتی سستا تہا

حکمِ داد و دہش یہ تہا دن رات — روز تقسیم اتنی ہو خیرات

کہ نخالی پہری جو سائل آئی — کاسۂ چشمِ حرص تک بہر جائی

نام زر سی حقیر تہی بیزار — جام جم تہا فقیر کو درکار

روز دروازہ خیر کا وا تہا — نامِ شر گم بزنگِ عنقا تہا

میری والدہ تھی میری شیدا تھی | تھی مین کیا کہون کہ وہ کیا تھی
گوش خورشید کی وہ اختر تھی | صدف مہر کی وہ گوہر تھی
دہر مین یہہ نشان اونکا ہی | نام جنت مکان اونکا ہی
نام آتا ہی اب کہانی مین | جا بسی ملک جاودانی مین
بندیکا نام ہی سکندر جاہ | آینہ دار شاہ عرش پناہ
لکھنو گرچہ مقدم اپنا ہی | نام سلطان عالم اپنا ہی
صدف نظم کا جو گوہر ہے | ذرہ ہی اور تخلص ہی
قبل ہی کہہ چکا ہون دو تھی | دوستون نی لگالئی سے حصے
ایک کا نام ہی فسانۂ عشق | در حقیقت ہی کارخانۂ عشق
سادہ دل مجھکو جانتی تھی غریب | یارب لیگئی وہ نظم عجیب
بحر الفت ہوا جو نام اسکا | مثل دریا ہوا کلام اسکا

شروع داستان و تعریف حسن شاہزادہ مہر پرور میگوید

نغمہ سنجان بوستان سخن | تازہ کی بخش داستان کہن

ہوا ہوا ہی جو خوب سرور ‎ اور تہوڑی سی پی لیے انگور

اس جگہہ منصفون کا مجمع ہی ‎ یہین خوانندگی کا موقع ہی

آج تجکو ملی گے دادِ سخن ‎ خار کہائینگی حاسد و دشمن

دُرِ تحسین سی جہولیان بہر لی ‎ نام کرنا ہی آج تو کر لے

حُسن خوانندگی بہی آج دکہا ‎ جودت و شوخیٔ مزاج دکہا

پڑہ اس انداز سی فسانۂ عشق ‎ ہین جو مستِ شراب خانۂ عشق

سنکی تاگور او نہین ہوش آئے ‎ جب تلک داستان پڑہی جائے

منصفونکی تو لب پہ واہ رہی ‎ عشقبازونکو شغلِ آہ رہی

ہٹ دہرم کی بہی دلکو تاب نہ آئی ‎ واہ بی ساختہ زبان پہ لائی

لو بس اب کچہہ پڑہو تو ہان دیکہین ‎ طبعِ رنگین کی شوخیان دیکہین

سبب تصنیف

وہ جو مشہور تہی جہانمین شاہ ‎ شاہِ امجد علی ثریا جاہ

کیا کہون وہ فرشتہ خو بس تہی ‎ مرد مومن وہ تہی مقدس تہی

جمگہٹ شاعرونکی ہون دنرات | کوئی سُنی سوا ہی شعر نہ بات
ہو گلی باز کوئی زہرہ ادا | سامنی وہ کیا کری مجرا
خم کدہ مین پڑی رہین دنرات | ہو بس اس عیش سی بسر اوقات
اختر اب ترک کر یہ طرزِ سخن | شاہدِ طبع کا دکہا جوبن
کہول قفل درِ خزانۂ عشق | چہیڑ رنگین گوہی فسانۂ عشق
دیر سی سامعین ہین مشتاق | ہمہ تن گوش ہین سب اہلِ مذاق
تیری محنت نہ رایگان ہوگی | خوب دلچسپ داستان ہوگی
سب تیری شاعری کی قائل ہین | شعر تیری عزیز ہر دل ہین
ہر سخن مین تیری وہ لذت ہی | کہ نمک پاشِ زخمِ الفت ہی
جتنی ہین بی مثال اردو دان | جانتی ہین تجہی وہ سحر بیان
نظم جو ہی تیری وہ یکتا ہی | لغتِ اردوی معلا ہی
سننی والی ہین سب طبیعت دار | دل چٹکلی بہی تجہسی ہین دو چار
شکل بسمل دلون کو پہڑکا دی | آتشِ عشق اور بہڑکا دی

پھر یہہ موسم کہان کہان یہہ شباب — پہر کہان ہم کہان یہہ بزمِ شراب

یہہ سمان یادگار رہی ساقی — چند روزہ بہار رہی ساقی

اتنی فرصت بسا غنیمت ہے — مفت ہی جی کہڑی کی صحبت ہے

ابہی ہمسی نہین ہی تو ماہر — ہم وہ ہین رند بادہ کش شاعر

ایک دو جب چڑہا لئی ساغر — پہر تو ای ساقیِ خجستہ سیر

فکر کونین کی نہین رہتے — پای خم پر ہی یہہ جبین رہتی

کوئی حسرت نہین ہی اب ساقی — پر یہہ ارمان دل مین ہی باقی

ہاتہہ مین مُل بغل مین یار رہی — نغمہ پیرا سدا ستار رہی

گرم صحبت ہو شعلہ خویون سی — گرمیان کیجئی شمع رویون سی

دورِ دورِ شرابِ ناب رہی — لب بلب شوخِ بی حجاب رہی

روز ان انکہونکو ای خجستہ صفت — گہورنیکو ملی نئی صورت

چور رہئی مُدام مستی مین — عمر کٹ جای می پرستی مین

کیفِ نظمِ سخن مین مست رہون — محوِ فکرِ بلند و پست رہون

هر کبابی رہی بہت ہشیار / وہ گزک کو کباب ہون طیار
جنمین بوئی کباب دل آئی / سیخ پر سیخ متصل آئی
لعلکون کچہہ ہو تہالیان دس بیس / اونمین اک سو گلوریان ہون نفیس
سب مین لپٹین ورق زرِ گل کی / پہر ہون ہنگامی شورِ قلقل کی
جامِ می اسطرحسی دور مین آی / گردشِ چشمِ مستِ یار دکہای
اور اتنی ہی میری فرمایش / دونی ہوجائی تاکہ زیبایش
طائفی چار پانچ بلوا دی / دخترِ رز کو ساتہہ سلوادی
صبح سی شام تک شراب چلی / ناچ آغاز ہو چراغ جلی
پہر میر ازنک طبعِ موزون دیکہہ / پہر جمالِ عروسِ مضمون دیکہہ
وہ دکہاؤن گلِ سخن کی بہار / شوخ و رنگین سناؤن وہ اشعار
غنچہ و گل تو وجد مین آئین / عندلیبونکی ہوش اوڑ جائین
قدر دان تو مجہی دعائین دین / خوبرو سیکڑون بلائین لین
پہلی می جسقدر کی پیتا ہے / فصلِ گل کا یہی مہینا ہی

لطف یون می کشی کا دکہلادی ‏ جلد بارہ دری کو سجوادی

بزم رندان بادہ خوار ہو آج ‏ جمع ہون شاعرانِ شعر مزاج

عندلیبین ہین وہان چمن آرا ‏ شعرا یہان ہون انجمن آرا

بزمِ می اسقدر سجی جائے ‏ روحِ جمشید دیکہنی آئی

ہر صراحی ہو رشکِ گردنِ حور ‏ بادہ ہو غیرتِ شرابِ طہور

لعل و یاقوت کی ہون ساغر و جام ‏ غیرتِ چشم شاہدِ گلفام

نور آگین ہون کنٹر الماسی ‏ جوڑ بہی ہون مقرر الماسی

پہول سی ہون گلابیان لبریز ‏ خونِ بلبل سی بہی ہو رنگ تیز

ساغرِ می وہ آب و تاب دکہای ‏ قدحِ آفتاب شرما جای

میز تیار ایک نور کی ہو ‏ پر سب ایک ڈال وہ بلور کی ہو

او سپہ یون ظرف می لگائی جائین ‏ پی پی نشی دیکہہ کر چہرہ آئین

ہو کہین ساقیِ چمن رخسار ‏ غنچی کی عطر دان مین عطرِ بہار

بڑہیان سونیکی چنگیر مین ہون ‏ پر یہہ سامان تہوڑی دیر مین ہون

کمر سی آج چست کری
روشین باغ کی درست کری

باغبان تو نہ اب توقف کر
اتنا اس فصل مین تکلف کر

شجر گل کو تو گلاب سی سینچ
موتیا موتیون کی آب سی سینچ

کسطرف مین کہان نواپرداز
جلد یہ کہکی دیے ذرا آواز

نغمہ سنجو چلو جو جی چاہے
سنلو ان لوگونکو جو جی چاہی

اختر خوش بیان ہی وارد باغ
بہت اسوقت ہی شگفتہ دماغ

عازم داستان سرائی ہی
ابہی کچھ کچھ طبیعت آئی ہی

یہ تمہاری نہین ترانی ہین
غارت ہوش یہہ فسانی ہین

مست کیف شراب ہونی دو
اک ذرا بی حجاب ہونی دو

پھر یہہ جادو بیانیان سننا
نشی مین لن ترانیان سننا

اختر خوش بیان ہی نام اسکا
نغمہ پیرائیان ہی کام اسکا

ساقیا لا شراب دیر نکر
مست کر دی شتاب دیر نکر

کہدی مطربسی جلد چہیڑے ستار
جوش پر فصل گل ہی گائی بہار

لبِ سوسن پہ کیا جمی ہی دھڑی | جی مین ہی چوسی گھڑی پہ گھڑی
چمن افروز آتشِ گل ہے | نغمہ انگیز شورِ بلبل ہے
منقل آسا چمن دہکتے ہین | نکہتِ گل سی کیا مہکتے ہین
پہ چشمکِ برق ہی یہی ہر بار | کہ مئی لالہ گون پئین میخوار
کرم ابرِ رحمتِ حق ہے | جلوۂ شانِ قدرتِ حق ہی
ایسی موسم مین ساقئی مہرو | کس لئی دیر کر رہا ہے تو
دی کو ہی جلد ساغرِ لبریز | پر ہون وہ بادۂ مضامین خیز
تاکہ پیتی ہی ایک ساغرِ مل | مستِ نظمِ سخن ہون مین بالکل
ہو وہ لوحِ طلسم خانۂ عشق | نظم کرتا ہون ایک فسانۂ عشق
بلبلِ طبع چہچہانے لگے | فکر رنگینیان دکہانی لگے
جوش پر آج طبعِ رنگین ہے | عندلیبِ گلِ مضامین ہے
باغبان سی کہو بہار آئی | آسمان پر گہٹا ہی کیا چہائی
باغ آراستہ کری جلدی | نہر مین عطرِ گل بہری جلدی

دہوم سی آئی ہی بہارِ چمن — ہین ترنم سرا ہزارِ چمن

دلکو لہرا رہی ہی موتی جھیل — آبِ گوہر ہی آب بی تاویل

آج تو دن ہی بادہ خوارینکا — یہی موسم ہی تیری یاری کا

جامنون کی سڑک پہ جوبن ہی — کیا ہوا سرو مشفقِ من ہے

ہین حسینانِ لکہنو کی جماؤ — قہر کی ٹہاٹہہ مین غضب کی بناؤ

چیدہ چیدہ ہین کچہہ طبیعت دار — چارسو نالہ کش ہین عاشقِ زار

چال مستانہ چل رہی ہی صبا — موجِ صہبا ہی صاف موجِ ہوا

دل لُبہاتا ہی سبزۂ شاداب — جہومتا ہی برنگِ مست سحاب

کثرتِ گل سی ہین نہال شجر — شاخ اوٹہاتی نہین ہی بارِ ثمر

رنگ لائی ہی زور فصلِ بہار — گل تو کیا عکسِ گل سی سرخ ہین خار

کیا عروسانِ باغکی ہین نکہار — کارِ مشاطہ کر رہی ہی بہار

لبِ گل پر ہی قہر کی لالی — چشمِ نرگس غضب ہی متوالی

زلفِ سنبل مین روغنِ گل ہی — شانہ کش بال و پر سی بلبل ہے

ہو جنون نامہ میرا افسانۂ عشق — داغ دل ہو چراغ خانۂ عشق
شادمانی سی دل رہی ناشاد — نامرادی ہو میری عین مراد
صفت بوی گل مین ہون برباد — سرو کی طرحسی رہون آزاد
عالم علم عشق بازی ہون — مفتی حکم جان گدازی ہون
علم دیوانگی یہہ شہرت پای — درس وحشت کو روح مجنون آی
گوہ غم وہ اوٹھاونین سرپہ — روح فرہاد لی قدم آکر
گوہ رنج والم کا ہون فرہاد — روح مجنون کہی مبارک باد
خرد و ہوش ہون فدای جنون — سایہ افگن رہی ہمای جنون
بی حجابی میرا اشعار رہی — ننگ کی نام سی بہی عار رہی
رشک بانگ جرس ہو نالۂ زار — وحشیونکا ہون قافلہ سالار

مخاطب ہونا ساقی سی

ساقیا جلد آ بہار آئی — ساعت جشن بادہ خوار آئی
ابر ہی عیش باغ ہی ساقی — وقت دور ایاغ ہی ساقی

رخ سوئی شاہدِ یگانہ کر — اب مناجاتِ عاشقانہ کر

مناجات عاشقانہ

یا خدا روح قیس کا صدقہ — دل مجروح قیس کا صدقہ
بھر دردِ دلِ شکستہ دلان — پئی سوزِ درونِ خستہ دلان
مرضِ الفتِ حبیب رہی — زندگی بھر بہ غمِ نصیبت رہی
تیغِ الفت سی رکھہ جگر افگار — اور کچھہ غم نہو بجز غمِ یار
داغِ حسرت سی لالہ زار ہو دل — چمنِ یاس کی بہار ہو دل
دل مین ہو خون آرزو ہر دم — اشکِ غم سی کرون وضو ہر دم
دہ گلِ داغ ہو حوالۂ دل — بلبلون کا سبق ہو نالۂ دل
دل غم و درد و رنج کا گھر ہو — مسکنِ عشقِ فتنہ پرور ہو
شورشِ غم سی داغ داغ ہو دل — خانۂ برق کا چراغ ہو دل
زخمئی نازِ دلبری دل ہو — مسکنِ جلوۂ پری دل ہو
دل پہ کوہِ غمِ ہراس گری — خرمنِ جان پہ برقِ یاس گری

طب الفت سی نام زد ہووی — روح بقراط کو حسد ہووی
قصر فردوس ہو میری ہر بیت — دل عشاق مین کری گہر بیت
یہہ فسانہ ہر ایک طبع کو بہای — دل پہ سنگین دلونکی بہی چہپ جای
میری عنقا ہی فکر عالے کا — اوج پرواز مین یہہ ہو رتبا
شاخ طوبی پہ آشیانہ ہو — مرغ سدرہ سی ہم ترانہ ہو
اسقدر طبع مین روانی ہو — کلک فوارۂ معانی ہو
وحشت انگیز جب لکہون مضمون — ہو صریر قلم انا مجنون
صفت بادہ ہم کرین جو رقم — خامہ اپنا شراب کی ہو قلم
ہر سخن مین میری وہ دی تاثیر — آدمی کیا پری بہی ہو تسخیر
بات ہو غیرت نبات میری — رکہہ لی اہل سخن مین بات میری
وہ میرا ہر کلام ہو بی عیب — کہین اہل زبان لسان الغیب
نام اتنا دیا تو نامی کر — ہم فنون مین مجہی گرامی کر
مثنوی پائی حسن سی اتمام — ہو اس آغاز کا بخیر انجام

بحرِ وحدت سی آشنائی دی — اس دوئی سی مجھی رہائی دی
دل کو لبریزِ معرفت کر دی — نورِ عرفان سی جسم و جان بھر دے
رنج و غم سی مجھی فراغ رہی — دلِ افسردہ باغ باغ رہی
بی تیری ملتجیِ غیر نہون — چھوڑ کر کعبہ محوِ دیر نہون
اس محیطِ جہان مین ای داور — آبرو سی رہون برنگ گہر
روح قالب سی جب روان ہووی — نام تیرا میری زبان ہووی
قبر کی ہی بہت کڑی منزل — سہل کر دیجیو میری مشکل
مجکو رسوا نہ حشر مین کیجیو — پردہ ای پردہ پوش رکھ لیجیو
چمنِ بزمِ مجمعِ احباب — رکھیو سرسبز و تازہ و شاداب

درخواست ز باری تعالی جہت اتمام مثنوی

یا الٰہی بحقِ آلِ رسولؐ — دی عروسِ سخن کو حسنِ قبول
طائرِ فکر کو رسا کر دے — جبرئیلِ امین کی شہپر دیے
میرا افسانہ وہ فسون ہو جائے — جو پریزاد سنی جنون ہو جای

سائل اوسکا کسی کی در پہ جای | ہاتھہ غیروں کی سامنی پہیلای
گر بہلا ہون و یا برا ہون مین | بندہ ای رب مگر تیرا ہون مین
گو کہ ای منشئ خطِ تقدیر | رازقِ رزق و کارسازِ قدیر
یہ عقیدت میری سرشت مین ہے | وو ہی ہوگا جو سرنوشت مین ہی
مگر ای چارہ سازِ مجبوران | ای امیدِ وصالِ مہجوران
جب سی لا تقنطو نی دی ہی نوید | ہی تیری فضل سی بڑی امید
گو سراپا گناہ گار ہون مین | پر یہہ تجہسی امیدوار ہون مین
جب تلک قطع ہو نہ تارِ نفس | تا کہ باقی رہی شمارِ نفس
تیری الفت کا دل مین داغ رہی | روشن اس گہر مین یہ چراغ رہی
دل رہی تجہہ مین تو رہی دل مین | ہو تیری یاد آب اور گِل مین
می الفت سی تیری مست رہون | بلبلِ گلشنِ الست رہون
خلوتِ دل مین یادِ غیر نہو | بی تیری کچہہ مرادِ غیر نہو
دی وہ اب دیدہ حقیقت بین | ہمہ تن ہون مین چشم وحدت بین

روحِ پاکِ رسول کا صدقہ — بیکسیٔ بتول کا صدقہ
روسیہ ہون گناہگار ہون مین — جرمِ بیحد سی شرمسار ہون مین
نام آمرزگار ہے تیرا — عفو کرنا شعار ہے تیرا
شرمِ عصیان سی آب آب ہون مین — غرقِ دریای اضطراب ہون مین
آبِ رحمت سی ہو دلِ ابتر — گردِ عصیان سی پاک دامن کر
مجھسی تو جو ہوئی زبون کاری — وہ تو قابل تھی میری ای باری
تو وہ کر جو کہ تیری شایان ہی — کس لئی تو رحیم و رحمان ہی
مین ہون بیچارہ چارہ ساز ہی تو — مین گدا ہون گدا نواز ہی تو
یہ تو کیونکر کہون مجال نہین — کہ تجھی کچھ میرا خیال نہین
مگر اب ہی تباہ حال میرا — رد نکر رد نکر سوال میرا
تجھسی کس منہ سی آبرو مانگون — شرمِ عصیان سی پانی پانی ہون
تو ہی منصف ذرا ہو بارِ الٰہ — تیری رحمت بڑی کہ میری گناہ
دو جہان جسکی در پہ سائل ہون — جس سی مقصد ہر اک کی حاصل ہون

فقط اظہارِ پنجتن کی لیے — دو جہان یہ خدا نی خلق کئی
یہ مخمّس جو اس خمسہ کا — صفتِ پنجتن مین نظم ہوا
ایک ہی نور سی ہین بارہ امام — شش و پنج اسمین منکرو نکاہی کام
چار ارکانِ دین ہین یہہ بارہ — صدرِ شرعِ مبین ہین یہہ بارہ
باغِ احمد کی ہین یہہ بارہ دری — انکی درجی جہان پہ ہین جلی
لی محمد سی بس محمد تک — چودہ معصوم ہین یہی بیشک
انکی رتبو نسی کون ماہر ہی — یہہ خدا ہی پہ خوب ظاہر ہی
جو کری فرق انین کافر ہی — کہ وہ حکمِ خدا کا منکر ہی
دوست کا انکی خلد مسکن ہی — دشمن انکا خدا کا دشمن ہیہے
یا الٰہی بحقِ ہفتِ نجوم — بہ طفیلِ چہاردہ معصوم
خاکِ راہِ ابو تراب ہوئین — ذرّی سی مثلِ آفتاب ہوئین

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ای خطا پوش ای محیطِ عطا — ای غفور ای سحابِ لطف و سخا

تو ہی خورشیدِ برجِ عز و شرف — حق تیری سمت تو ہی حق کی طرف

ہشت خلد آپکا ہی جای ورود — ہفت دریا ہین اک قطرۂ جود

وہ قدم ہین تیری سعادت زا — تو جو دو کام ہووی جلوہ نما

عجب اسکا نہین اگر شاہا — بیضۂ نقش پا سی نکلی ہما

کسکو شک ہی تیری امامت مین — کیا نہین نظم تیری مدحت مین

اک رباعی تو ربع مسکون ہی — دوسری ہفت بند گردون ہی

رخ سی تیری چرای تھی تنویر — روز مہر اسی ہوتا ہی تشہیر

تیری عالم پہ رای افضل ہی — خضرِ راہِ عقلِ اول ہی

تیری روضی کا ای شہِ آفاق — ابروی حورِ خلد ہی ہر طاق

زائر اک سمت پاسبانِ نجف — اج رکھتی ہین قدسیون پہ شرف

کچھ غبارِ نجف اڑا تھا کہین — چرخ کہتی ہین اسکو اہلِ زمین

تیری در کا گدا ہی ماہِ تمام — ہی شہِ تختِ لاجورد غلام

روک اب ہی تو زبان او ناکام — کر سخن مدحِ پنجتن پہ تمام

سب کی حاجت روائی کرتا ہی — بندہ ہی پر خدائی کرتا ہی

شان مین اونکی ہی کلام اللہ — آیۂ انما یرید اللہ

پائی دوش نبی پہ جب معراج — کی بنا کفر و ظلم کی تاراج

ورنہ کافر کسی سی ڈرتی تہی — بت حرم مین خدائی کرتی تہی

بعد احمد اگر نبی ہوتا — تو ہی بی شبہہ یا علی ہوتا

سب پہ ثابت ہی یہ کہ ساری — تیری سرکار کی ہین ہرکاری

مرتبہ سب آئنہ ہی تیرا — دل اسکندر آئنہ ہی تیرا

جسپہ پرتو تیرا پڑا شاہا — سمجھا ظل ہما کو وہ سایا

تجکو خالق نی دی ہی ای سرور — کار فرمائی قضا و قدر

تو تو حاجت روای عالم ہی — تو تو مشکل کشای عالم ہی

حکم تیرا ہی امر رب قدیر — یہان ہی تقدیر تابع تدبیر

تجھسی ہی ابروی آب بقا — ہی تیری گرد راہ خاک شفا

فیض تیرا جو حکم فرما ہو — قطری قطریسی کار دریا ہو

گوہرِ بحرِ برتری ہی علیؑ — جوہرِ تیغِ صفدری ہی علیؑ
دل و جانِ حبیبِ رب ہی علیؑ — ہستیٔ خلق کا سبب ہی علیؑ
قوتِ بازوئی نبی ہی علیؑ — محوِ فرمانِ ایزدی ہی علیؑ
عاشقِ حق پناہِ دینِ نبی — رونقِ شرع جانشینِ نبی
ہادی و رہنمای عالم ہے — مرشد و پیشوای عالم ہے
قاضیٔ مسندِ شریعتِ پاک — مفتیٔ حکمِ سرورِ لولاک
خضرِ وادیٔ ہدایت ہی — مشعلِ محفلِ امامت ہی
صاحبِ ذوالفقار و زوجِ بتول — اسد اللہ و ابنِ عمِ رسول
ہی وہ مشکل کشا زمانی کا — مہتممِ حق کی کارخانی کا
وارثِ علمِ انبیا وہ ہے — حاکمِ شرعِ مصطفیٰ وہ ہی
واقعی شیرِ کردگار ہی وہ — مردِ میدانِ روزگار ہی وہ
واقفِ رازِ ہر خفی و جلی — شان مین ہی اوسیکی نادِ علیؑ
کیا کہون عز و احتشام علیؑ — نام اللہ کا ہے نام علیؑ

گو نہین لائقِ شفاعت ہون — معصیت کار و مستِ غفلت ہون
ناز ہی پر تیری عنایت پر — مہربان تو ہی اپنی امت پر
مجھسی بیکس سوا نہین گوئی — بی تمہاری میرا نہین گوئی
عاجز و بیکس و غریب ہون مین — رحمتِ حق سی بی نصیب ہون مین
حشر کی محکمی مین ای سرور — بی تیری کون ہی میرا یاور
مجھہ سیہ کار سی نہ شرمانا — نظر اپنی کرم پہ فرمانا
آئی گا پہی حمائت آپ — کیجئی گا میری شفاعت آپ
تو ہی ای خالقِ خفی و جلی — بخش دنیا بہ پاسِ روحِ نبی

منقبت جناب امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابیطالب
علیہ السلام

ساقیٔ رشکِ آفتابِ منیر — ہون مین مستِ شرابِ خُمِ غدیر
پاؤن گر جام بادۂ اطہر — تو لکہون مدح ساقیٔ کوثر
فرض مومن پہ ہی ثنای علی — عین ایمان ہی ولای علی

کیون فلک دون وہ کونسا ہوگا / کہ تلک بخت بد رسا ہوگا
ہم بھی دیکھین کی مرقدِ انور / بوسہ گہ ہوی گا درِ سرور
دل زیارت کا ہی بہت مشتاق / اب نہین مجکو تابِ ضبطِ فراق
شوقِ دیدار سی خدا ہی علیم / تیغِ فرقت سی جان و دل ہین دونیم
ہی یہی حسرتِ دلِ غمناک / کہ غبارِ مدینہ ہو میری خاک
گردِ رہ طوطیای چشم کرون / زیرِ دیوارِ قبرِ پاک مرون
ای گلِ خلد ای رسولِ زمن / جبسی یہہ گوشش زد ہوا ہی سخن
کہ ملک بعدِ مرگ بی تاخیر / قبر مین لاتی ہین تیری تصویر
دلکو اوسوقت سی نہین ہی قرار / ہی یہہ شوقِ زیارتِ دیدار
مجکو سوہانِ جان ہی تارِ نفس / جسم ہی بھر مرغِ روح قفس
کسی کروٹ نہ دلکو کل ہی نہ چین / آرزو یہہ ہی ای شہِ کونین
کہ کہین جلد موت آجای / تا سبیہہ آپ کی نظر آی
ازرہِ لطف یا رسول اللہ / اپنی خادم پہ مہر کی ہو نگاہ

کس سی یہہ مرتبہ ملائی ہین | اپنی مردی یہان جلاتی ہین
حق تو یہہ ہی کہ ای رسولِ انام | تجھسی بہتر ہی بس خدا کا نام
ای شفیعِ قیامت ادرکنی | ای سپہرِ رسالت ادرکنی
ای دوای شفای بیماران | ای تسلّیِ معصیت کاران
جانِ شیرین فدای نامت باد | مرغِ روحم اسیرِ دامت باد
کمترین اک غلام ہون تیرا | دل مین غم سر مین ہی جنون تیرا
چاشنی تیری دردِ الفت کی | کیا کہون ہی عجیب لذّت کی
رگ و پی تیری غم کی منزل ہی | سوزِ الفت مسکنِ دل ہی
غمِ الفت سی داغ داغ ہی دل | عشق کا تیری خانہ باغ ہی دل
اب نہین طاقتِ جدائی ہی | جانِ مشتاق لب پہ آئی ہی
دل تڑپتا ہی یاد فرماؤ | روضۂ پاک جلد دکھلاؤ
مددی طالعِ رسا مددی | ای تمنای رہنما مددی
ای کشش اب نہین ہی تابِ فراق | درمیان سی اوٹھا حجابِ فراق

تو ہی شمعِ ازل کی ہی تنویر — لوحِ محفوظ ہی ضمیرِ منیر
ہیش شمعِ خرد تیری بالکل — عقلِ کل کا چراغِ عقل ہی گُل
ناظمِ مُلکِ دین و ایمان ہے — حاکمِ جن و انس و حیوان ہی
اوجِ کاخِ حشم سی تیری کہین — پست تر ہی شکوہِ عرشِ برین
گُلشنِ قدر کا تیری ای گُل — طائرِ قدس بہی ہی اک بلبل
نطقِ عیسیٰ نی ای سراپا ناز — تیری لب سی کیا ہی کسبِ اعجاز
آپکی نامِ پاک کا طغرا — سرِ سیمای عرش ہی کندا
دور مین تیری ای رسولِ انام — لایا ہندوی چرخ بہی اسلام
تیری عطرِ گُلِ بدن کی شمیم — لی کی گذری جو سوی دشت نسیم
غیرتِ افزای باغ جنگل ہو — شجر ایک ایک درختِ صندل ہو
تو سراپا ہی نور گو ہی بشر — حق تو یہ ہی کہ جسنی ایک نظر
تجکو ای فخرِ انبیا دیکہا — جلوۂ خاصِ کبریا دیکہا
یہ نصارا سی پوچہتی ہین ہم — دمِ عیسیٰ کا کیا یہہ بہرتی ہین دم

باعثِ انتظامِ عالم ہے
اوسی سب اہتمامِ عالم ہی

وہی سرچشمۂ عنایت ہی
وہی دریای لطف و رحمت ہی

آسرا سبکو اوسکی ذات کا ہی
عاصیونکی سبب نجات کا ہی

وہ نہ تہا پہلی نور تہا اوسکا
پیش از آدم ظہور تہا اوسکا

وہ ہدایت کو آفریدہ ہوا
رتبہ مین سب سی برگزیدہ ہوا

کیا صفت ہو قلم سی اوسکی بیان
لکہتی لکہتی گہسی زبان یہان

ای شہنشاہِ کشورِ لولاک
کیا میرا منہہ ہی کیا میرا ادراک

جو تیرا مرتبہ بیان کرون
چاہئی ہی آدب ہر آن کرون

توہی ممدوحِ خالقِ اکبر
کیا تیری مدح کر سکی گا بشر

کہ باین طرز حسن و زیبائی
ختم کی تجہہ پہ حق نی یکتائی

دانشِ آموزِ عقلِ کل توہی
جزو ہین تیری سب وہ کل توہی

گوہرِ تاجِ انبیا ہے تو
خاص محبوبِ کبریا ہی تو

گوہرِ درجِ اِنّما تو ہے
قمرِ برجِ والسما توہی

خاکِ در صندلِ جبینِ فلک — گردِ رہ کحلِ چشمِ حور و ملک
ہر نفس غیرتِ دمِ عیسیٰ — نقشِ پا رشکِ یدِ بیضا
صبح آئینہ دارِ روی جناب — شام عکسِ سوادِ موئی جناب
جلوۂ نورِ چہرۂ موزون — مطلعِ آفتاب کا مضمون
شانِ ابرو مین سورۂ نون ہے — لامِ واللیل زلفِ شبگون ہے
رفعتِ آستانۂ اطہر — چرخ و کرسی و عرش سی برتر
جبرئیلِ آمین مجاورِ در — خضر و داؤد و نوح زائرِ در
سقفِ روضہ وہ امن خانہ ہے — مرغِ سدرہ کا آستانہ ہی
ذکرِ معراج مین خدا نی کہا — قابِ قوسین اور او ادنیٰ
مہرِ دین ہی وہ ماہِ نیک سیر — جسکا ایک معجزہ ہی شق قمر
عرش پر حق نی اسکو جا دی ہے — وہ تو سب مرسلونکا ہادی ہی
نام اسکا احد سی مشتق ہی — اسکا جلوہ اسی کی رونق ہی
باعثِ عالم اسکی ذات ہوئی — واسطی اسکی کائنات ہوئی

شمع راهِ یقین ابوالقاسم — مشعلِ دودهٔ بنی هاشم

واقفِ سرِّ کبریای جلیل — گلِ نورستهٔ ریاضِ خلیل

شافعِ عاصیان میانِ نشور — روشنی بخشِ ظلمتِ شبِ گور

ماهِ برجِ وقار و مهرِ شرف — ناسخِ دینِ انبیای سلف

مونسِ بیکس و انیس غریب — شرک سی دورتر خداسی قریب

سرورِ آدم و بنی آدم — آب و رنگِ مرقعِ عالم

مخزنِ مهر و منبعِ اشفاق — معدنِ حلم و مجمعِ اخلاق

ظلِّ حق هادی سبیلِ نجات — قاسمِ خلد و صاحبِ درجات

غمگسارِ یتیم و مظلومان — مهربان و شفیقِ مغمومان

خاتم المرسلین شهِ لولاک — نورافزای شعلهٔ ادراک

عاشقِ کبریا و جانِ جهان — کعبهٔ دین و قبلهٔ ایمان

نورِ حق بحرِ جود ابرِ کرم — نوبهارِ حدیقهٔ عالم

دست پرورده جسکاهی اعجاز — دامنِ عرش فرشِ پا انداز

حمد مین کیا تیری یک انسان ہین | مرغ و ماہی تلک ثنا خوان ہین

افسر کلام نعت حضرت خیر الانام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ

ساقیا دی ہہی مجہی کوی ساغر | بادۂ عشق احمدی بھر کر
نشۂ شوق مین ہون چکنا چور | چاہتا ہون کہ ہو وچند سرور
بلبل خامۂ نوا پرداز | گلشن نعت مین ہو نغمہ طراز
اب ارادہ ہی نعت احمد کا | بندی کیا رب کہی گا صل علی
سنکی نام حبیب رب ودود | پڑہ رہی ہی زبان خامہ درود
قدسیون سی کہو کہ جلد آئین | آپ کوثر ہی وضو لائین
نعت پاک جناب لکھتا ہون | مدحت لاجواب لکھتا ہون
ای قلم نعت مصطفی لکھہ اب | وصف شاہنشہ ہدی لکھہ آب
زیب ارض و سما محمد ہے | شرف انبیا محمد ہے
باعث نقش عالم ایجاد | ماحی کفر و بدعت و بیداد
حامی عاجزان غریب نواز | در یکتا ہی قلزم اعجاز

ای ضیا بخشِ چشمِ کورِ نگر — آنکهه ایسی کہان سی لائی بشر
ہان جو تو چاہی ای کریم عباد — دیکهه لی تجهکو کورِ مادر زاد
حکم سی تیری دم مین ای معبود — ہست ہو بود و بود ہو نابود
ذرّہ خورشید کی مقابل ہو — اختر ایک ایک ماہِ کامل ہو
طفل پیدا سدا ہو بے مادر — سنگ مین نخل لائی تخمِ شرر
ابہی ممکن ہو ہے جو ناممکن — دم کی بہی دیر ہو یہہ کیا ممکن
گو نہین تیری عادت ای داور — حفظ قدرت کو ہو جو مدنظر
ربط ضدین مین کمال رہی — آب و آتش مین اتصال رہی
ذرّی ذرّی مین مہر و ماہ سمای — ایک قطرہ مین ہفت قلزم آی
ایک جلوہ ہی لاکهہ صورت مین — وحدت اپنی دکہائی کثرت مین
قصرِ افلاک کی جو تزئین کی — روشنئ چراغِ پروین کی
مہر کو یہہ شرف دیا تو نی — ذرّہ پر نور اوس کیا تو نی
کیا ہماری تو عقل اور فرہنگ — ابنیا تک ہین تیری کنہہ مین دنگ

دست گیرِ شکستہ پا ہی تو — توشۂ راہِ بے نوا ہی تو
تو ہی معمارِ کعبۂ دل ہی — تو ہی تسکینِ جانِ بسمل ہے
تو ہی محبوبِ خلق و جانِ جہان — تیری عاشق ہین شاہدانِ جہان
بس تو ہی لائقِ خدائی ہی — تو ہی شایانِ کبریائی ہی
تیری نسبت کی کون قابل ہی — آپ ہی اپنا تو مقابل ہی
مہر و مہ مین ظہور ہی تیرا — ذرّہ ذرّہ مین نور ہی تیرا
تو وہ یکتا ہی جو تیرا ہمتا — نہوا ہی نہ ہی نہ ہوئی گا
ای بہارِ گلِ ریاضِ مراد — چمن آرای گلشنِ ایجاد
کونسی دل مین تیری یاد نہین — کون ہی جسکی تو مراد نہین
دیر و کعبہ مین جا بجا تو ہی — گبر و مومن کا مدعا تو ہی
کعبۂ دل ہی جلوہ گاہ تیری — چشم انسان ہی شاہراہ تیری
شمع کی دل مین سوز تیرا ہی — جانِ پروانہ تیری شیدا ہی
گو بظاہر عیان نہین ہی تو — دیکھی تو کہان نہین ہے تو

خاک سی پہر اوٹہائی گا ایکدن
خاک کو پہر جلائی گا ایکدن

نامراد اوسی بامراد اوسی
دشمن و دوست دونو شاد اوسی

عشق مین قمری اوسکی کوکو زن
یاد مین عندلیب کو شیون

موم دل ہوکی دیکہہ ڈہلتی ہی
شمع لو مین اوسی کی جلتی ہے

ساری عالم کا دستگیر ہی وہ
خالق کل شی قدیر ہی وہ

ماہ سی لیکی تا باہی ارض
اوسکی الفت ہی سبکی دل مین فرض

اوسکی قدرت کا ایسا رنگ کہون
جس سی طاؤس ہووین بوقلمون

کوئی معشوق کوئی عاشق ہی
جو کوئی ہی اوسیکا شائق ہی

ای خداوند نظم و نثر جہان
جلوہ آرای دفتر امکان

رونق کار حسن و عشق ہی تو
جنس بازار حسن و عشق ہی تو

خالق جملہ کائنات ہی تو
صانع نقش ممکنات ہی تو

ہی تو ہی مظہر وجود و عدم
ہی تو ہی مصدر حدوث و قدم

تو ہی درمان دردمندان ہی
تو ہی مقصود مستمندان ہی

یا فتاح

خاکسی کی بشر کی شکل عیاں
پھر کیا اوسکو زیر خاک نہاں

یہہ جو ہژدہ ہزار ہی عالم
بھر رہا ہی ہر ایک اوسکا دم

خوانِ نعمات ہی کشادہ اوسکا
نام ہی رازق العباد اوسکا

لطف بندونپہ اوسکا یکسان ہے
رازقِ کافر و مسلمان ہے

کون محروم اوسکی در سی پھرا
کون محروم اوس نظر سی پھرا

نہ رہا خالی سائلِ درگاہ
رو سپید اسمیں ہو کہ بختِ سیاہ

باغِ جنت ہی دوستی کا پہل
اور سقر اوسکی دشمنی کا پہل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای قلم حمد اوس خدا کی کر / جسنی پیدا کئی ہین شمس و قمر

ہر کواکب کی اوسی تزئین ہے / روشنی بخش ماہ و پروین ہے

سر کی ہل چل کہ جا ادب کی ہی / سجدہ کرنیکی جا یہ سب کی ہی

شام تاریک و روشنی سحر / دال صانع کی ہین یہ قدرت پر

صانع و ذو الجلال و قادر ہی / اپنی قدرت سی آپ ماہر ہی

آپ حامد ہی اپنا خود محمود / بندی عابد ہین اور وہ معبود

ذات اقدس کو ہی اوسکی ثبات / اور ہر ذی حیات کو ہی ممات

شبنیه مبارک مصنف مثنوی هذا سلطان ابن السلطان خاقان ابن الخاقان المتخلص باختر



شروع مثنوی بحر الفت تصنیف مبارک حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاه بادشاه عادل
قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاه اوده غازی خلد الله ملکه و سلطنته و افاض علی العالمین بره و احسانه

باهتمام خانه زاد مدد علی طبع شد

MAS̱NAVI - BAḤR-I-ULFAT

مثنوی بحرِ الفت